

# سيف البحار

تصنيف لطيف

مولانا شاه فضل رسول قادری بدایونی مدنی

مکتبہ رضویہ

مکان ۱۱۱ محلہ اچنت گرہ انجن شیڈ لاہور



یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یا اللہ جل جلالک

جلد الحق و زھق الباطل ان انبا طل کان زھوقا الایہ

# سيف الحبار

المسلول علی الاعلاء لایبرار

۱۲۶۵ھ

تالیف الطیف

سيف اللہ المسلمول معین الحق مولانا شاہ فضل سول

قادر ی بدایونی قدس سرہ العزیز المتوفی ۱۲۸۹ھ

ناشر

مکتبہ رضویہ مکان محلہ چنت گڑھ انجن شید

لاھور

مکتبہ ضائع حبیب مدیکہ ضلع شیخوپورہ

۱۲۸۹ھ  
۵۱



نام کتاب

مؤلف

مقدمہ

کتابت

طباعت بارششم

ناشر

تعداد

صفحات

قیمت

مطبع

سیف الجبار

مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ

محمد عبدالحکیم شرف قادری

میاں محمد اقبال - رانا،

بیچ الاول ۱۳۹۳ھ / ۱۹۷۳ء

مکتبہ ضویہ انجمن شیڈ لاہور

ایک ہزار

۲۱۶

۵۰ - ۲

لاہور آرٹ پریس - لاہور

## ملنے کا پتہ

مکتبہ جامدیہ، مکتبہ نبویہ، مکتبہ المعارف، گنج بخش روڈ - لاہور

رضوی کتب خانہ نزد جلال الدین ڈسپنسری وقف سرکل روڈ - لاہور

مثنی دار الاشاعت، مکتبہ ضویہ، ڈچکوٹ روڈ - لائل پور

مولانا محمد النور قادری، دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بند پال ضلع سرگودھا

مولانا الحاج محمد منشا تائش قصوری خطیب فردوس ٹینریر میرید کے ضلع شیخوپورہ

مولانا غلام رسول صاحب سعیدی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور

استاذ العلام مولانا عبدالقیوم صاحب ناظم علی جامعہ نظامیہ ضویہ لوہاری

دروازہ لاہور

انجمن اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال ضلع جہلم

مکتبہ ضویہ مکان ملا محلہ اجنت لکڑہا انجمن شیڈ لاہور

## فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۲۷	مصنف کا مشاہدہ -	۲۷	حالات مصنف از محمد عبدالحکیم
۲۸	ہندوستان میں اس میں کے پھیلنے کی کیفیت -	۲۸	شرف قادری
۲۹	مولوی اسماعیل دہلوی سے تین فتنے پیدا ہوئے پہلا فتنہ بل خواہر کا -	۲۹	تمہید تردید مذہب حبیب
۵۰	تقلید ائمہ کی حقیقت -	۲۹	تقسیم حکم
۵۲	مثنی اور حنفی میں نسبت -	۳۰	مقدمہ صراط المستقیم کے بیان میں
۵۲	مناقب امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ	۳۰	پہلے باب میں مذہب نجدیہ کے پیدا ہونے اور پھیلنے کا بیان -
۶۱	دہلوی صاحب کا پہلا الطیفہ -	۳۱	مکہ مکرمہ پر چڑھائی -
۶۱	دوسرا الطیفہ -	۳۲	طائف میں قتل وغارتگری -
۶۲	تقویت الایمان کی ایک جاکٹ کا کیا کتاب سنت کے سمجھنے کے لئے	۳۲	۴ ثمار متبرکہ منہدم کر دیئے
۶۳	علم کی ضرورت نہیں؟	۳۳	علمائے مکہ کا نجدیہ کے خلاف اتفاق
۶۴	دوسرا فتنہ -	۳۴	مکہ مکرمہ میں سفاکی کی انتہا -
۶۴	سید صاحب نے فاحشہ زندگیوں کا نذرانہ قبول کیا -	۳۵	مدینہ منورہ پر لشکر کشی -
۶۴	صراط مستقیم لکھنے کا سبب اس کے اقتباسات	۳۵	مساجد مقدسہ اور آثار صحابہ سیدنا حضرت
۶۴		۳۶	روئے مقدسہ کی بے ادبی اور اس کا نتیجہ
۶۴		۳۶	محمد علی پاشا والی مصر کا نجدیہ کے خلاف حکم جہاد اور ان کا استیصال -



صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۷۹	ان عبارات کا تجزیہ - مولوی جمدی صاحب طوعاً کرہاً	۱۱۷	سے الوار عظیم حاصل ہوتے ہیں -
۷۹	پہلی خرابی مسائل اہل سنت کی تاکید کی	۱۱۹	(تفسیر عزیزی)
۸۰	دوسری خرابی رد و باریت میں چند تصانیف	۱۱۹	آداب کی تین قسمیں
۸۰	تیسری خرابی کی فہرست	۱۲۰	نجدی نے اپنا سنی نہ ہونا ظاہر کر دیا
۸۱	صراط مستقیم اور تقویۃ الایمان میں باہمی تخالف	۱۲۱	ترکب کبیرہ کے بارے میں حضرت
۸۱	سفر حجاز سے واپسی پر عجیب غریب	۱۲۵	یشاہ عبدالعزیز کا فرمان
۸۲	مکتوب کی اشاعت -	۱۲۵	تحقیق شرک -
۸۲	سید صاحب کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھار	۱۲۸	مسئلہ علم غیب -
۸۳	غرق نہ کر سکا - (نعوذ باللہ منہ)	۱۲۸	غیب کی تحقیق از تفسیر عزیزی -
۸۳	سید صاحب کے غلام لطف علی	۱۲۹	فلا یظہر علی غیبہ الا بشیء کی تحقیق
۸۴	پروچی آتی تھی -	۱۲۹	تفسیر عزیزی سے -
۸۴	لطف علی کا عجیب واقعہ	۱۳۰	نداء یا رسول اللہ
۸۴	تیسرا اقتضیٰ کتاب التوحید سے متاثر	۱۳۲	اہل قبور سے تعلق -
۸۵	ہو کہ اس کے مضامین کی اشاعت	۱۳۲	استمداد از دربار رسالت
۸۶	خیر آبادی کا خلاصہ	۱۳۳	حضرت طاہری قاری کا ارشاد
۸۸	مناظرہ دہلی کی رونما	۱۳۳	اللہ تعالیٰ مکان و جہت سے پاک
۹۰	مولوی اعلیٰ دہلوی مجلس مناظرہ سے چلے گئے	۱۳۵	ہے - (تحفہ اثنا عشریہ)
			جو آیات بتوں کے حق میں ہیں انکو انبیاء
			و اولیاء پر محمول کرنا جیسا کہ تقویۃ الایمان
			میں ہے تحریف قبیح ہے -

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۱۳۷	حضرت اعلیٰ گڑوی قدس سرہ کا ارشاد	۱۱۷	سے الوار عظیم حاصل ہوتے ہیں -
۱۳۹	غیبات خمسہ کے بارے میں { ابن حجر مکی کا قول	۱۱۹	آداب کی تین قسمیں
۱۴۱	سہروردی عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے خاتمہ کا علم نہ تھا (نجدی)	۱۲۰	نجدی نے اپنا سنی نہ ہونا ظاہر کر دیا
۱۴۲	علم شریف کے متعلق علامہ { خواجه کا قول	۱۲۱	ترکب کبیرہ کے بارے میں حضرت
۱۴۲	ابن تیمیہ کا ذکر -	۱۲۵	یشاہ عبدالعزیز کا فرمان
۱۴۲	علامہ ماوردی کا قول	۱۲۵	تحقیق شرک -
۱۴۸	روح کا علم	۱۲۸	مسئلہ علم غیب -
۱۴۹	مسئلہ تصرف	۱۲۸	غیب کی تحقیق از تفسیر عزیزی -
	اگلے لائن عزیزی سوانح کو اوپر کھینچے	۱۲۹	فلا یظہر علی غیبہ الا بشیء کی تحقیق
	محمد علی بعد القادر کو بجا تہنیں اگلے	۱۲۹	تفسیر عزیزی سے -
۱۵۲	کھینچے سب برابر ہیں - (نجدی)	۱۳۰	نداء یا رسول اللہ
۱۵۵	شفاعت بالوجہ بہت	۱۳۲	اہل قبور سے تعلق -
	کیسیت شفاعت کے بیان میں	۱۳۲	استمداد از دربار رسالت
۱۵۷	کتاب التوحید اور تقویۃ الایمان کی ہمنوائی	۱۳۳	حضرت طاہری قاری کا ارشاد
	محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توجہ	۱۳۳	اللہ تعالیٰ مکان و جہت سے پاک
۱۵۹	کی کیا ضرورت ہے (نجدی)	۱۳۵	ہے - (تحفہ اثنا عشریہ)
			جو آیات بتوں کے حق میں ہیں انکو انبیاء
			و اولیاء پر محمول کرنا جیسا کہ تقویۃ الایمان
			میں ہے تحریف قبیح ہے -



# سیف المسلمون معین الحق شاہ فضل رسول قادری

بدایونی قدس سرہ العزیز

آپ مقول و منقول کے جامع اور شریعت و طریقت کے شیخ کامل تھے عمر عزیز کا بہت بڑا حصہ خلق خدا کے جسمانی و روحانی امراض کے علاج میں صرف کیا، ان گنت افراد آپ سے فیضیاب ہوئے۔ اس کے علاوہ تحریر و تقریر کے ذریعے مسلک اہل سنت و جماعت کے تحفظ کے لئے قابل قدر کوششیں کیں۔

اس دور میں کچھ لوگ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی "کتاب التوحید" سے بے بنی طرح متاثر ہو گئے اور شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور شاہ عبد العزیز محدث دہلوی قدس سرہ انہم کے مسلک سے منحرف ہو کر فقہ نجدیت کے پھیلائے میں بڑے زور و شور سے منہر ہو گئے اس فتنے کے سد باب کیلئے علمائے اہل سنت نے اپنی اپنی جگہ قابل قدر کوششیں کیں جن میں استاد مطلق مولانا محمد فضل خاں آبادی شاہ عبد العزیز محدث دہلوی کے بھتیجے اور شاہ رفیع الدین محدث دہلوی کے صاحبزادے مولانا شاہ مخصوص اللہ دہلوی مولانا محمد ولی دہلوی مولانا منور الدین دہلوی مولانا ابوالکلام آزاد کے والد کے نانا اور معین الحق شاہ فضل رسول قادری وغیرہم نے نمایاں طور پر باحقان حق کا فریضہ ادا کیا۔ بیشمار سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کا تحفظ فرمایا اور لاتعداد افراد کو براہ راست دکھائی۔ مولوی محمد رضی الدین بدایونی لکھتے ہیں۔

"بالخصوص ہنگام اقامت ملکے کنہیں وہابیہ و شیعہ بکثرت آپ کے دست مبارک پر نائب ہو کر شرف بیعت سے شرف ہوئے وزیر جماعت کثیر مشرکین کو آپ کی ہدایت و برکت سے شرف اسلام حاصل ہوا تمام مشائخ کرام و علمائے عظام بدایہ اسلام کے آپ کو آپسے عصر میں شریعت و طریقت کا امام مانتے ہیں"

لے محمد رضی الدین بدایونی۔ تذکرۃ اہل اہلسنن جلد اول مطبوعہ نظامی پریس بدایوں دسمبر ۱۳۵۵ھ ص ۲۵۵

۱۶۱	ہمداد بہ شفاعت	۱۸۶	میں بھی ایک دن مرکز شمش میں ملنے والا ہوں (تقویت الایمان)
۱۶۲	نجدی نے جہو السنن کی مخالفت کی۔	۱۸۷	انبیاء کرام کے اجسام کو مٹی
۱۶۳	سجدہ عبادت اور سجدہ تعظیم کی تحقیق تفسیر غزیری سے	۱۸۸	نقصان نہیں پہنچاتی
۱۶۴	انبیاء و اولیاء کے مزارات کی طرف سفر کرنا شرک (نجدی)۔	۱۸۹	عبد الرسول اور عبد النبی نام رکھنا
۱۶۵	کشف قبور کا طریقہ از حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۱۹۰	مصطلح اصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف حق ادا نہیں کیا جاسکتا
۱۶۶	نا اہل پر بغض اللہ۔	۱۹۱	مظنن مان طائف کا مسجد حرام میں ورود
۱۶۷	قیام تعظیمی شرک (نجدی)۔	۱۹۲	خاتم مکائد نجدیہ کے بیان میں
۱۶۸	مسئلہ مذہب۔	۱۹۳	تحریر معنوی کی مثال۔
۱۶۹	حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی کی تحقیق	۱۹۴	در بیان سے عبارت حذف کرنے کی مثال
۱۷۰	انفاس العارفين کا اہم اقتباس	۱۹۵	در بیان میں عبارت زائد کی مثال
۱۷۱	تحفہ اشاعشریہ کا سوال۔	۱۹۶	قل مردود پر اکتفا کی مثال۔
۱۷۲	بدہ لام سعد الحدیث	۱۹۷	نقل کے اصل میں موجودہ جوہر کی مثال
۱۷۳	فتویٰ حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی	۱۹۸	نامہ مسائل اہل بدعت میں باجمعی
۱۷۴	"یا محمد اغشی بلند" کہنا شرک ہے انجود	۱۹۹	مخالفت کی مثال۔
۱۷۵	مکتوب مولانا حکیم برکات احمد علی	۲۰۰	ایک کتاب میں اختلاف کی مثال
۲۰۱	نقل اشتہار علانیہ فرنگی محل	۲۰۱	تحریر مولانا رضا علی مجددی
۲۰۲	مکتوب مولانا شتاق احمد کابوری	۲۰۲	خاتمہ
۲۰۳	مکتوب مولانا برکات احمد علی	۲۰۳	جامعہ املاویہ مظہریہ کا اعلیٰ تعارف



کے مزاج کے ساتھ عرس کے موقع پر مولانا محمد الواسع لکھنؤی مولانا ظہور اللہ فرنگی محلی اور دیگر اہل علم کی موجودگی میں رسم دستار بندی ادا کی اور وطن جانے کی اجازت دی۔ وطن آکر ماہرہ شریف حاضر ہوئے حضور اچھے میاں آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دعائیں دے کر فرمایا۔ اب فن طب کی تکمیل کر لینی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کو تباری ذات سے ہر طرح کا دینی و دنیاوی فیض جاری کرنا منظور ہے چنانچہ آپ نے دھول پور میں حکیم بر علی موہانی سے طب کی تکمیل کی۔

ابھی آپ دھول پور ہی تھے کہ حضور اچھے میاں قدس سرہ کے انتقال پر ملال کا سانحہ پیش آیا۔ وصال سے قبل تنہائی میں شاہ عین الحق مجدد الحمید قدس سرہ کو طلب فرما کر طرح طرح کی بشارتوں سے نوازا۔ اور شاہ فضل رسول قادری کے دست شفا کی مہار کیا دیتی۔ والد ماجد کے بلانے پر دھول پور سے واپس وطن پہنچے اور مدینہ قادریہ کی بنیاد رکھی۔ یہاں سے اہل شہر کے علاوہ دیگر بلاد کے لوگوں نے بھی فیض حاصل کیا پھر صلہ رحمی کے خیال سے ملازمت کا ادا کیا یا راست بنا س وغیرہ میں قیام کیا لیکن دس تدریس کا سلسلہ کہیں منقطع نہ ہوا۔

اس عرصے میں کئی بار والد ماجد کی خدمت میں بیعت کی درخواست کی ہر دفعہ معاملہ دوسرے وقت پر ٹال دیا جاتا۔ بالآخر معلوم ہوا کہ مقصد یہ ہے کہ جب تک دنیاوی تعلق ختم نہیں کیا جاتا۔ حصول مقصد میں تاخیر رہے گی چنانچہ تعلقات دنیاوی ختم کر کے حاضر ہوئے اور حصول مدد عا کی درخواست کی۔ والد ماجد نے قبول فرما کر "فصوص الحکم شریف" اور "مثنوی مولانا روم" کا بالاسنیحاب درس دیا۔ کچھ عرصہ بعد آپ پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی۔ اکثر اوقات ہولناک جھگڑوں میں گزارتے کئی سال تک یہ حالت رہی پھر جا کر سلوک کی طرف رجوع ہوا۔

آپ کو والد گرامی کی طرف سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے علاوہ سلسلہ چشتیہ

۱۔ ماہنامہ پاکستان آلہ آباد نامہ احمد رضا نمبر مارچ اپریل ۱۹۶۲ء ص ۳۸۔

۲۔ محمد بنی الدین ہدایونی تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۱۔ ۳۔ ایضاً ص ۲۵۲۔

آپ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی طرف سے جامع القرآن حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک اور والدہ ماجدہ کی طرف سے رئیس المفسرین حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد ماجد مولانا شاہ عین الحق مجدد الحمید قدس سرہ العزیز رمتونی ۱۲۶۳ھ کے ہاں متوفی تھے صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ لہذا آپ کی والدہ ماجدہ بیکل اصرار کیا کرتی تھیں کہ مرشد برحق شاہ آل احمد اچھے میاں مارہروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تدریس و ملاو کی دعا کیے گزراش کریں لیکن شاہ عین الحق پاسبان ادب کی بناء پر ذکر نہ کرنے جب حضرت شاہ فضل رسول کی ولادت کا زمانہ قریب آیا تو حضرت شاہ آل احمد اچھے میاں رحمۃ اللہ تعالیٰ خود فرزند کے پیدا ہونے کی بشارت دی

چنانچہ ماہ صفر المظفر ۱۲۶۳ھ/ ۹-۱۰-۱۸۸۰ء میں آپ کی ولادت ہوئی حضرت اچھے میاں کے ارشاد کے مطابق آپ کا نام "فضل رسول" رکھا گیا اور تاریخی نام ظہور محمدی منتخب ہوا۔

صرف و خوشی ابتدائی تعلیم ہوا مولانا مجدد سے اور کچھ والد ماجد مولانا شاہ عبد الحمید سے حاصل کی۔ بارہ برس کی عمر میں مزید تعلیم حاصل کرنے کیلئے پیادہ لکھنؤ کا سفر کیا اور فرنگی محل لکھنؤ میں ملک احلامی بحر العلوم قدس سرہ کے تلمیذ القدر شاہ محمد مولانا نور الحق قدس سرہ (متوفی ۱۲۳۸ھ/ ۱۸۲۲ء) کی خدمت میں حاضر ہوئے مولانا نے خاندانی عزت و عظمت اور ذمہ داری کے پیش نظر اپنی اولاد سے زیادہ توجہ مبذول فرمائی حتیٰ کہ آپ چار سال میں تمام علوم و فنون سے فارغ ہو گئے

جمادی الاخریٰ ۱۲۴۸ھ کو حضرت مخدوم شاہ عبدالحق ردو لوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

۱۔ ایضاً ص ۲۵۰۔ ۲۔ محسن علی تذکرہ علمائے ہند اردو طب و طبیبہ کراچی ص ۲۸۰۔

۳۔ محمد بنی الدین ہدایونی تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۰۔

نوٹ۔ تذکرہ علمائے ہند طب و طبیبہ کراچی میں تاریخی نام "ظہور محمد" غلط لکھا ہے کیونکہ اسکے مطابق سن ولادت ۱۲۶۳ھ ہونا چاہیے تاریخی نام "ظہور محمدی" ۱۲۶۳ھ ہے ۴۔ ایضاً ص ۲۵۱۔



نقشبندیہ الاولیائے اور سلسلہ سہروردیہ میں اجازت و خلافت حاصل تھی۔  
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اللہ تعالیٰ کے مزار اقدس پر متکفل تھے  
کہ اچانک مدینہ طیبہ کی زیارت کا شوق ایسا غالب ہوا کہ سفر خرچ کا فکر کئے بغیر  
پیادہ پا بمبئی روانہ ہو گئے۔ دو ماہ کا سفر تائید الہی سے اس قدر طے ہوا کہ آپ  
ساتویں دن بمبئی پہنچ گئے۔ حالانکہ زخموں کی وجہ سے کچھ دن سستے میں قیام بھی کرنا پڑا۔  
بمبئی سے سفر مبارک کی اجازت حاصل کرنے کے لئے والد ماجد کی خدمت میں  
عریضہ لکھا۔ انہوں نے بہ کمال خوشی اجازت مرحمت فرمائی حرمین شریفین پہنچنے کے  
بعد عبادت و ریاضت کے شوق کو اور جلالی شب روز یاد الہی میں بسر کئے۔ اول  
خلق خدا کی خدمت کے لئے پوری طرح مکرستہ رہے۔

مولوی رضی الدین بدایونی لکھتے ہیں۔

”جو کچھ ریاضتیں آپ نے ان امانتیں ادا فرمائیں بجز قدماً اولیاء  
کرام کے دوسرے سے سموع نہ ہوئیں حرمین شریفین کی راہ میں پیادہ پا  
سفر فرمایا اور تیمیوئیکینوں کے آرام پہنچنے میں اپنے اہل ہر قسم کی  
تکلیف گوارا کی۔“

اسی مبارک سفر میں حضرت شیخ مکہ عبداللہ سراج اور حضرت شیخ مدینہ عابدینی سے  
علم تفسیر و حدیث کا استفادہ کیا۔ اسی سال کامل جذبہ ارادت سے بغداد شریف  
حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور شیخ  
فیوض دیبرہ کا تہ حاصل کئے۔ درگاہ غوثیہ کے سجادہ نشین نقیب الاشراف حضرت  
سید علی نے آپ کو از خود اجازت و خلافت مرحمت فرمائی۔ اور ان کے لئے صاحبزادے  
حضرت سید سلمان نے آپ کے لئے کاشف حاصل کیا اور اجازت حاصل کی کہ  
جس آپ واپس وطن پہنچے تو والد ماجد اسی سال کی عمر میں حرمین شریفین کی زیارت

لحہ رضی الدین بدایونی۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۳

لحہ رحمان علی۔ تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ کلچری ص ۱۳۸  
لحہ محمد رضی الدین بدایونی۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۳

قصد فرما کر بمقام ہرودہ پہنچ چکے تھے حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس عمر میں آپ نے  
اس قدر طویل سفر کا ارادہ فرمایا ہے۔ لہذا میں مفارقت گوارا نہیں کر سکتا۔ وہیں  
سے والدہ ماجدہ کی خدمت میں عریضہ لکھ کر اجازت طلب کی اور والد ماجد  
کے ساتھ پھر سوئے حرمین شریفین روانہ ہو گئے۔ اس سفر میں عبادت و ریاضات  
کے علاوہ والد محرم کی خدمت کا حق ادا کر دیا۔ اور ان کی دعاؤں سے پوری طرح  
بہرہ ور ہوئے۔

مولانا کی ذات والا صفات مرجع اہم تھی۔ ان کے پاس کوئی علاج معالجے  
کے لئے آتا اور کوئی مسائل شریعت دریافت کرنے حاضر ہوتا۔ کوئی ظاہری علوم کی کتب یا  
سلجھانے کے لئے شرفیہ باریابی حاصل کرتا۔ تو کوئی باطنی علوم کے عقد سے حل کرانے کی  
غرض سے دامن عقیدت و انکسار غرض وہ علم و فضل کے نیر اعظم اور شریعت طریقت  
کے سنگم تھے۔ جہاں سے علم و عرفان کے چشمے پھوٹتے تھے۔ وہ ایک شمع آجس تھے جن  
سے ہر شخص اپنے ظرف اور ضرورت کے مطابق کسب ضیاء کرتا تھا۔

ذیل میں وہ استفتائے نقل کیا جاتا ہے جو ہند کے آخری تاجدار بہادر شاہ ظفر  
کے دربار سے بعض اختلافی مسائل کی تحقیق کے لئے مولانا شاہ فضل رسول قادری  
کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اصل استفتاء طویل اور فارسی میں ہے۔ لہذا  
اختصار کے ساتھ اس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔

## استفتاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص سے متعلق  
جو یہ کہتا ہے کہ دن متعین کر کے نخل میلاد شریف منعقد کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اور نخل میلاد  
شریف میں قیام کرنا شرک ہے اور فاتحہ کرنا طعام و شیرینی پر حرام ہے۔ اور اولیاء اللہ

لحہ محمد رضی الدین بدایونی۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۳



سے مراد چاہنا شرک ہے۔ اور حسب دستور قدیم ختم میں پانچ آیتوں کا پڑھنا بدعت  
سینہ ہے اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کا معجزہ حق نہیں ہے  
اور کہتا ہے تحریر کا بالقصد یا بلا قصد دیکھنا کفر ہے اور ہولی دیکھنا اور دیکھنے  
میں سیر کرنا اگرچہ بلا الادب تو وہ کافر ہو جائیگا۔ اور اس کی عورت پر طلاق ہو جائیگی  
اور کعبہ شریف و مدینہ منورہ کے خطہ میں کوئی بزرگی نہیں ہے۔ اس وجہ سے کہ اس  
زمین میں ظلم ہوا ہے اور سننے میں آیا ہے کہ وہاں کے باشندگان ظالم ہیں مدینہ  
منورہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کیا اور مکہ معظمہ میں عبد اللہ ابن  
زبیر کو قتل کیا۔ اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ سے باہر کیا۔  
پس ایسی صورت میں ان لوگوں کی اقتداء اور ان کے پیچھے نہانے پڑھنا یا ملنا  
کو ان سے بیعت ہونا درست ہے یا نہیں؟ اور شرع شریف کا ایسے لوگوں پر  
کیا حکم ہے۔ و نیز ان کے متبعین پر کیا حکم ہے۔ فقط

نقل مہر حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الرحمانی بادشاہ دین پیادہ وفقہ اللہ لایحیہ و

محمد بادشاہ	بادشاہ غارے
ابو ظفر سراج الدین	

حضرت سیف اللہ المسلول مولانا شاہ فضل رسول قادری نے پندرہ صفحات  
میں تفصیل سے جواب لکھا اور مسلک اہل سنت و جماعت کو دلائل سے بیان کیا۔  
اس فتویٰ پر اہل علم نے تصدیقی دستخط فرمائے۔

آپ نے خدمت خلق و عبادت و ریاضت و درستی تدریس و خط و تبلیغ کے  
مشاغل کے باوجود تصنیف و تالیف کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ سفر و حضر میں آپ کا  
دریائے فیض کمال استحضار کے ساتھ جاری رہتا۔ آپ نے اعتقادات، درسیات  
طب اور فقہ و تصوف میں قابل قدر کتابیں لکھی ہیں مشہور تصانیف درج ذیل

۱۔ ماہنامہ پاسبان امام احمد رضا ممبر المداباد (شمارہ مارچ و اپریل ۱۹۶۲ء) ص ۵۰، ۵۱  
بحوالہ اکل التاریخ جلد دوم۔ ص ۵۳ تا ۱۶۹۔

۲۔ سیف الجبار، بوارق محمدیہ، تصحیح المسائل، المعتقد المتفقہ، فوز المؤمنین،  
تغییر الحق، احقاق الحق، شرح فصوص الحکم، رسالہ طریقت، حاشیہ میرزا ہد  
رسالہ قطبیہ، حاشیہ میرزا ہد ملا جلال، طب الغریب، تثبیت القدیمین، شرح  
احادیث ملتقطہ البواب، صحیح مسلم، فصل الخطاب، حرز معظم۔  
چند کتب کا قدرے تفصیلی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

۳۔ المعتقد المتفقہ، دعویٰ اعتقاد اہل سنت پر نہایت اہم کتاب ہے۔ اس میں  
بعض نئے اٹھنے والے فتنوں کی بھی سرکوبی کی گئی ہے۔ مکہ معظمہ میں ایک بزرگ کی  
فرمائش پر لکھی اس پر پڑے بڑے نامور علماء مثلاً مجاہد آزادی، استاد مطلق مولانا  
محمد فضل حق خیر آبادی، مفتی محمد صدیق الدین خاں آزاد، صدر الصدوق دہلوی، شیخ  
المشاخ مولانا شاہ احمد سعید نقشبندی اور مولانا حمید علی مولف منتهی الکلام وغیرہ  
نے گرفتار تقریظیں لکھیں اور نہایت پسندیدگی کا اظہار کیا۔

مولانا حکیم محمد سراج الحق خلیفہ رشید مجاہد عظیم مولانا فیض احمد بدایونی  
نے اس پر حاشیہ لکھا اور جب یہ کتاب بریلی شریف سے شائع ہوئی تو امام اہل  
سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں قادری بریلوی نے "المعتقد المتفقہ"  
بنا، نجات الابد کے نام سے قلم برداشتہ نہایت وقیع حاشیہ تحریر کیا۔ المعتقد  
المتفقہ اس لائق ہے کہ اسے درسیات میں شامل کیا جائے مکتبہ حامدینہ نجف  
روڈ لاہور کی طرف سے آپ کتاب سے شائع ہو چکی ہے

۴۔ بوارق محمدیہ، المعروف بہ "سوط الرحمن علی قرن الشیطان" (دفا سی ہولی)  
محمد شاہ الدین اس کی تصنیف کا باعث یوں بیان کرتے ہیں۔

"باخصوص ردوہا میر میں جس قدر تبلیغ کوشش، حکم اولیاء کو ام آپ فرمائی  
وہ مخفی نہیں ہے۔ چنانچہ جب آپ بمقام دہلی روضہ حضرت خواجہ خواجگان  
خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ میں مزار مبارک پر مراقب تھے۔  
عین مراقبہ میں آپ نے دیکھا کہ حضور جناب خواجہ صاحب رواقی افروریہ۔



اور دونوں دست ہمارے پر اس قدر کتب کا انبار ہے کہ آسمان کی طرف حد نظر تک کتاب پر کتاب نظر آتی ہے۔ آپ نے عرض کیا کہ اس قدر تکلیف حضور نے کس لئے گوارا فرمائی ہے۔ ارشاد ہمارے کہ تم یہ بار اپنے ذمہ لیکھیں طین فیاسیہ کا قلع قمع کرو۔ پھر بعد اس ارشاد ہمارے کہ آپ نے مرقہ سے سرٹھایا اور تعمیل ارشاد والا ضروری خیال فرما کر اسی ہفتہ میں کتاب مستطاب "بوارق محمدیہ" تالیف فرمائی۔

اس کتاب کو علماء و مشائخ نے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ مولانا غلام قادر بھیروی (متوفی ۱۳۲۶ھ) نے "الشوارق الصمدیہ" کے نام سے خلاصہ ترجمہ کیا ہے جو عرصہ ہوا شائع ہو چکا ہے۔ اس کی وقعت و مقبولیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت شیخ الاسلام و المسلمین سیدنا پیر حہر علی شاہ صاحب گولڑوی (م ۱۳۵۶ھ) نے بھی اسے بہ طور حوالہ ذکر کیا ہے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔  
 "صاحب بوارق محمدیہ صفحہ ۱۲۱ میں لکھتے ہیں کہ۔" دوسری جگہ فرماتے ہیں۔  
 "در بوارق سے زلیں امام احمد وغیرہ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہم ان حدیث را دست کردہ اند۔" ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔  
 "ابن جابر ذکر چندے الزانفاس متبرکہ حضرت خاتم المحدثین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نقل نموده است آنها را مولانا فضل رسول قادری حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکتفا نموده می آید۔"

حضور اعلیٰ گولڑوی قدس سرہ نے جابجا بوارق محمدیہ کے حوالہ جات نقل کر کے اور ان پر اعتماد کا اظہار کر کے اس کی قبولیت و صداقت پر مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی نے "تقویۃ الایمان" میں بیان توحید کیلئے بہت سخت زبان استعمال کی ہے جس کا خود انہوں نے ایک موقع پر اعتراف بھی کیا تھا عقیدہ اے محمد رضی اللہ عنہ بدایونی، تذکرۃ الواصلین، ص ۲۵۴۔ لے حضرت پیر حہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ۔ اعلام کلمۃ اللہ ج ۱ ص ۱۳۹۔ لے ایضاً۔ ص ۱۶۳۔ لے ایضاً ۱۹۔

توحید کی بنیادی حیثیت سے انکار کر کے کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکتا۔ لیکن ایسا اندازہ ایمان یقیناً قابل تردید ہوگا جس میں شان الوہیت کی غفلت کے اظہار کیلئے شان رسالت کو نظر انداز کر دیا جائے اور تنقیص شان کا ارتکاب کیا جائے۔ بتوں کے حق میں وارد ہونے والی آیات کو انبیاء و اولیاء کی ذوات مقدسہ پر چسپاں کیا جائے وہ توحید ہرگز قابل قبول نہیں جو شان رسالت کی تنقیص پر مشتمل ہو۔  
 حضرت پیر حہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ نے اس حقیقت کو بڑے واضح الفاظ میں بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

الحاصل مابین اہنام وارد اح کمل فرقیست یمن و امتیاز لیست ہاہر پس آیات واردہ فی حق الاصلنام لابرانیاء و اولیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین حمل نمودن کمافی "تقویۃ الایمان" تجھے است قلع و تحجیجے است شیعہ علی الحاصل بتوں اور کاملیں کی ارواح میں فرق ظاہر و باہر ہے لہذا ان آیات کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا جو بتوں کے حق میں وارد ہیں جیسا کہ تقویۃ الایمان میں ہے۔ قبیح تحریف اور بدترین تخریب ہے۔  
 دیگر علماء اسلام کی طرح مولانا شاہ فضل رسول قادری نے بوارق محمدیہ اور سیف الجبار وغیرہ کتب میں تقویۃ الایمان کی اسی قسم کی عبارات پر محض جذبہ دینی کے تحت عالمانہ تنقید کی ہے۔

(۳) سیف الجبار (اردو) متعدد دفعہ مختلف مطابع سے شائع ہو چکی ہے۔ ہماری معلومات کے مطابق آخری دفعہ دارالعلوم منظر اسلام بریلی کے شعبہ تبلیغ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اس کا تاریخی نام "سیف الجبار علی الاعداد لابرار" (۱۲۶۵ھ) ہے۔ اس میں فتنہ نجدیت کی ابتداء اس کے پھیلاؤ، حرمین شریفین اور دیگر مقامات کے مسلمانوں پر نجدیوں کے لڑنے خیر نظام کا تفصیلی نقشہ پیش کیا گیا ہے، تاریخی اعتبار سے یہ کتاب بہت اہمیت رکھتی ہے۔ کیونکہ مصنف نے نجدی نظام کے اے حضرت پیر حہر علی شاہ گولڑوی قدس سرہ۔ اعلام کلمۃ اللہ ص ۱۷۱۔



اثرات بحشم خود ملاحظہ کئے تھے۔ ایک جگہ فرماتے ہیں۔

”زید یہ مذہب سیدوں ساکن نواحِ خفا و حدیدہ نے مذہب نجد پر اختیار کر کے مکان کو فوج سے خالی دیکھ کر پھر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان میں ایک ایک امیر المؤمنین ہو گیا، عجب ظلم برپا کیا۔ راقم نے ۱۲۵ھ میں اسی حال پر چھوڑا۔“

محمد ابن عبد الوہاب نجدی کے بارے میں مولوی حسین احمد مدنی کی رائے قابل ملاحظہ ہے۔ لکھتے ہیں۔

”صاحبو! محمد بن عبد الوہاب نجدی ابتدائے تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا۔ اس لئے اس نے اہل سنت و جماعت سے قتل و قتل کیا اور انکو با کج اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا۔ ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا کیا۔ ان کے قتل کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو خصوصاً اس نے تکالیف شاقہ پہنچی ہیں، سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی و بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے۔ بہت سے لوگوں کو جوہر اسکے تکالیف

شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی و فاجر و فاسق شخص تھا۔ شاہ فضل رسول قادری نے مولوی اسماعیل دہلوی اور سید احمد دہلوی کو قریب سے دیکھا۔ ان کے عقائد اور عزائم کا بنظر غائر جائزہ لیا۔ ان کے طور و طریق کو بخوبی جانچا اور پھر ضمیر کی آواز کو بلا کم و کاست تحریر کر دیا۔ فرماتے ہیں۔

”فاحشہ رندیوں کی بھی پیش کش (نذر) لینے میں تامل نہ تھا۔ یہاں تک کہ جو فرنگیوں کے گھروں میں بھینس چنانچہ بنا کس کا یزید نڈ، اگسٹن بروگ نام اسکے گھر میں ایک فاحشہ تھی۔ بڑی اختیار والی اور صاحبِ مقدور مرید

۱۹ مولانا فضل رسول قادری سیف الجبار ص ۴۴

۲۰ مولوی حسین احمد مدنی۔ الشہاب الثاقب۔ ص ۵۰

ہوئی اور اس ہزار روپے نذر کئے۔ اور اس کے مرید ہونے سے ریزہ بیزٹ نے بہت خاطر داری کی کہ سید صاحب نے اسکو اپنی بیٹی فرمایا تھا راقم بھی ان سے متعلق تھا۔ سیف الجبار میں تقلید کی حقیقت اور امام الائمہ، سراج الائمہ، امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب بڑے دل نشین پرائے میں ذکر کئے گئے ہیں۔

محمد ابن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید (صغیر)، محرم بروز جمعہ ۱۲۲ھ کی صبح ملنے مکہ مکرمہ کے سامنے پیش ہوئی۔ اس وقت نجدی لشکر طائف میں قتل و غارتگری اور سید ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا منہدم کر کے مکہ مکرمہ جانے کا قصد کر رہے تھے علما مکہ مکرمہ ہمارے مجمع ہوئے اور کتاب التوحید کا مطالعہ کر کے اس کا رد کیا۔ مولانا احمد بن یونس باعلوی اس تردید کو ضبط تحریر میں لائے۔ نماز عصر تک اسکے ایک باب کا رد مکمل ہوا تھا کہ طائف کے مظاہرین کا ایک گروہ مسجد حرام میں پہنچ گیا اور مشہور ہو گیا کہ نجدیہ کا لشکر حرم شریف میں پہنچ کر قتل و غارت کرتے والا ہے اس پر اضطراب کی وجہ سے دوسرے باب پر نظر نہ کی جاسکی۔

مولانا شاہ فضل رسول قادری نے سیف الجبار کے آخر میں کتاب التوحید کا پہلا باب اور اس پر علماء مکہ مکرمہ کا رد جمع ترجمہ نقل کر دیا ہے۔ جابجا تقویت الایمان کی عبارتیں نقل کی ہیں جن سے یہ عجیب و غریب حقیقت سامنے آتی ہے کہ تقویت الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ اور شرح ہے۔ علماء مکہ مکرمہ کی تقریرات کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی، حضرت شاہ رفیع الدین دہلوی اور مولانا شاہ محمد فضل حق خیر آبادی کی عبارات نقل کی ہیں جن سے یہ امر کھل کر سامنے آجاتا ہے کہ یہ حضرات نہ تو کتاب التوحید کے معتقد ہیں اور نہ تقویت الایمان کے مندرجات سے متفق، ان کے عقائد وہی ہیں جو اس وقت کے علماء مکہ مکرمہ و علماء اہل سنت و جماعت کے ہیں۔

شاہ فضل رسول قادری پر عام طور پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے انگریز کی حکومت کے دور میں منصب افتاء قضاء اور صدر الصدوری کے ذریعہ اقتدار

۲۱ مولانا فضل رسول قادری سیف الجبار ص ۴۴



دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب  
 دوسری بات یہ کہ اس میں حکومت کا ایسا دخل ہو گا کہ یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ کتاب

تجربہ ہے کہ جب علماء دیوبند میں سے مولوی محمد حسن نانوتوی مولوی محمد ظہیر مولوی  
 محمد فیض مولوی ذوالفقار علی مولوی فضل الرحمن مولوی مملوک علی اور مولوی محمد یعقوب  
 نانوتوی وغیرہ بھی "سرکار انگریز" کے ملازم تھے تو ان کی حکومت کے اقتدار کو مضبوط کر کے  
 ان کے علماء اہل سنت پر ہی کیوں عائد کیا جاتا ہے ؟

پھر یہ کہ یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر علماء منصب اقتدار قضاء اور صدر الصدوری کو قبول  
 کرتے تو ان صاحب پر فائز ہو کر فیصلہ کرنے والے ہندو ہوتے یا انگریز کیا یہ اچھا ہوتا کہ  
 علماء اہل سنت کو قبول نہ کرتے اور مسلمان اپنے مقدمات کے فیصلوں کے لئے ہندو یا  
 انگریز کی کچھ بولی میں مارے مارے پھرتے۔

اسی سلسلے میں ہمارے کرم فرما پروردہ فیض محمد ایوب قادری نے ایک بات کہی ہے ۔  
 "مولانا فضل رسول بدایونی کی تصانیف کے سلسلے میں ایک بات ہم نے خاص طور  
 پر روشنی ہے کہ ان کی اکثر تصانیف کسی کسی سرکاری ملازم کی اعانت سے شائع ہوئی ہیں  
 بر تقدیر تسلیم ہمارے نزدیک مولانا پروردہ کوئی اعتراض نہیں ہے کہ ان کی اکثر کتابیں کسی کسی  
 سرکاری ملازم کی اعانت سے شائع ہوئی ہیں کیونکہ انگریز دوستی یا انگریز سے ساز باز نہیکہ ہمارے  
 قابل اعتراض امر ہے فقط سرکاری ملازم ہونا کوئی جرم کی بات نہیں ہے بلکہ طبیعت کسی خلاف  
 اسلام امر میں ان کا تعاون نہ کیا جائے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے مولوی محمد علی  
 کو ملازمت کی اجازت دیکر اس قسم کے شبہات کو ختم کر دیا تھا سرکاری ملازمت سے ہر شخص کے  
 بالخصوص ہمارے لئے قائم کر لینا کہ یہ انگریز کا غیر خواہ و قادر اور حسب کسی طرح بھی صحیح نہیں ۔  
 کیونکہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں اکثر و بیشتر انہی علماء نے کھل کر حصہ لیا جو انگریز کے در اقتدار  
 میں صدر الصدور اور افتاد وغیرہ کے خاص پر فائز تھے ۔

پھر یہ بھی ایک فکر انگیز حقیقت ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی مشہور کتاب "تقویت الایمان"  
 پہلے پہل رائل ایسٹیا ملک سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوئی ۔ اگر کسی کتاب کو سرکاری ملازم شائع  
 شدہ ہو تو فیض محمد ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۲۶ ۔  
 کہ ان ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۱۸ ۔

پھر یہ بھی ایک فکر انگیز حقیقت ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی مشہور کتاب "تقویت الایمان"  
 پہلے پہل رائل ایسٹیا ملک سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوئی ۔ اگر کسی کتاب کو سرکاری ملازم شائع  
 شدہ ہو تو فیض محمد ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۲۶ ۔  
 کہ ان ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۱۸ ۔

پھر یہ بھی ایک فکر انگیز حقیقت ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی مشہور کتاب "تقویت الایمان"  
 پہلے پہل رائل ایسٹیا ملک سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوئی ۔ اگر کسی کتاب کو سرکاری ملازم شائع  
 شدہ ہو تو فیض محمد ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۲۶ ۔  
 کہ ان ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۱۸ ۔

پھر یہ بھی ایک فکر انگیز حقیقت ہے کہ مولوی اسماعیل دہلوی کی مشہور کتاب "تقویت الایمان"  
 پہلے پہل رائل ایسٹیا ملک سوسائٹی کلکتہ سے شائع ہوئی ۔ اگر کسی کتاب کو سرکاری ملازم شائع  
 شدہ ہو تو فیض محمد ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۲۶ ۔  
 کہ ان ایوب قادری ۔ مولانا محمد حسن نانوتوی ص ۱۸ ۔



تقریباً اسی اور اچانے سنن سید المرسلین ہے سو ہم بلا روک ٹوک اس کتاب میں کہتے ہیں۔  
پھر ہم سرکارِ انگریزی پر کس سبب سے جہاد کریں اور اصول مذہب کے خلاف بلا وجہ ظہر نہیں  
کا خون گراویں۔

مولانا شاہ فضل رسول قادری کے بارے میں ایک بات یہ بھی کہی جاتی ہے۔  
مولانا صاحب علی ٹوٹی اس سلسلے میں ایک خاص بات یہ لکھی ہے کہ مولوی فضل رسول  
بدایونی نے مولانا استیغاب شہید دہلوی کی شہادت ۱۳۱۸ھ کے سن میں سال بعد وہاں  
کے وہاں کتابیں لکھنی شروع کیں۔ ظاہر ہے پنجاب کے انگریزوں کے قبضے میں آجانے کے بعد  
مجاہدین کا مقابلہ براہ راست انگریزوں سے تھا۔

مولوی استیغاب دہلوی نے جب تقویت الایمان لکھ کر مسکن اہل سنت و جماعت کے  
خلاف عقائد و افکار کا اظہار کیا تو اکثر و بیشتر علماء تحفظ دین و مسکن کی خاطر میدان میں  
آکر آئے، بعض نے ان سے اور ان کے ہم خیال علماء سے مناظرہ کیا مگر مولانا شاہ مخدوم  
دہلوی مولانا محمد موسیٰ (صاحبزادگان حضرت شاہ رفیع الدین محدث دہلوی) منطق و کلام  
کے مسلم الثبوت استاد مولانا محمد فضل حق خیر آبادی مولانا رشید الدین خاں اور علمائے  
پشاور وغیرہم نے یہ شمار علماء نے تصنیف تالیف کے ذریعے تردید کی بعض نے  
تقریری طور پر رد و ابطال پر اکتفا کیا، لطیف کی بات یہ ہے کہ ان میں اکثر و بیشتر حضرت  
شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کے صاحب علم و فضل شاگرد تھے۔ بلکہ خود حضرت شاہ  
صاحب نے تقویت الایمان پر اظہارِ ناراضگی فرمایا۔

”حضرت مولانا شاہ محمد فاضل صاحب الزبیدی قدس سرہ فرماتے تھے کہ جب سید  
دہلوی نے تقویت الایمان لکھی اور ساری جہان کو مشرک کا فریادنا شروع کیا اس  
وقت حضرت شاہ صاحب کھول سے معذور ہو چکے تھے اور بہت ضعیف بھی  
تھے، افسوس کے ساتھ فرمایا کہ میں تو بالکل ضعیف ہو گیا ہوں۔ آنکھوں سے بھی  
معذور ہوں ورنہ اس کتاب اور اس عقیدہ فاسدہ کا رد بھی خود انا کرتا۔“

۱۔ منشی محمد جعفر تیسری۔ حیات سید احمد شہید ص ۱۷۱

۲۔ تیسری محمد الوداد قادری۔ زندہ حیات سید احمد شہید ص ۲۴

کی طرح لکھتا کہ لوگ دیکھتے۔

مولانا شاہ فضل رسول قادری ان علماء میں سے تھے جنہوں نے اس نئے فتنے کی تردید کے  
لیے بہت تقریری کام کیا اور جب ضرورت محسوس ہوئی تو تصنیف تالیف کا سلسلہ  
شروع کیا اور ایسی کتابیں لکھیں جنہیں اہل علم سر آنکھوں پر جگہ دیتے ہیں۔ مولانا کی ساری  
تقریری کا مطالعہ کرنے کے بعد ان کی کوششوں میں حفاظت دین کے سوا اور کوئی مقصد  
نظر نہیں آتا۔ کیا اس بات کا ثبوت پیش کیا جاسکتا ہے کہ انہوں نے اپنی ابتدائی زندگی  
میں تقریب کے ذریعے عقائدِ باطلہ کی تردید نہیں کی حیات اعلیٰ حضرت ص ۳۹ تا ۴۰ مذکور ہے  
مرتب ناظر الدین بہاری کے مطالعہ سے واضح طور پر۔

پتہ چلتا ہے کہ مولانا طالب علمی کے زمانہ ہی سے رد و ابہت کی ابتدا کر چکے تھے۔  
یہاں اس بات کا ذکر ہے جانے ہوگا کہ مولوی (مصحح طبعی) سید صاحب اور ان کے رفقاء  
کو انگریزوں سے کوئی مخالفت نہ تھی اور نہ وہ انگریزوں سے جہاد کا ارادہ ہی رکھتے تھے۔

آپ کے زمانہ کا سلسلہ بہت وسیع ہے جس شخصیت نے طویل مدت تک سفر و حضر  
میں درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھا ہو۔ اس کے شاگردوں کا شمار انشاؤں میں ہوگا۔  
چند فضلاء کے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے جنہوں نے آپ کے بحرِ علم سے استفادہ کیا۔

مولانا شاہ محی الدین ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری دم ۱۲۷۰ھ مولانا صاحب الرسول شاہ  
محمد عبدالقادر بدایونی ابن مولانا شاہ فضل رسول قادری دم ۱۳۱۹ھ (۱۹۰۱ء) مجاہد زادی  
مولانا فیض احمد بدایونی، قاضی القضاۃ مولانا مفتی اسد اللہ خاں الزبیدی (دم ۱۳۰۰ھ)  
استاد دہلوی رحمن علی مؤلف تذکرہ علماء ہند مولانا معنایت رسول چڑیا کوٹی مولانا شاہ احمد  
سعید دہلوی دم ۱۳۷۷ھ مولانا کریمت علی پورچوری دم ۱۳۹۰ھ سید احمد بدایونی

۱۔ ملکہ العلماء مولانا محمد ظفر الدین بہاری ماہنامہ سہان نامہ احمد رضا نمبر ۲۰۱۹ء اس  
سلسلے میں مقالات سید احمد جعفر شاہ نے ہم مطبوعہ مجلس ترقی ادب لاہور کے واشیہ پر شہرہ آفاق پائی جاتی  
کاؤٹ ص ۲۵۲ تا ۲۵۸ اور ص ۳۱۸ تا ۳۱۹ قابلِ ملاحظہ ہے نیز سید صاحب کی تحریر  
کی صحیح پوزیشن سمجھنے کے لئے جناب و حیدر محمد سعید بدایونی کی تحقیقی کتاب ”سید احمد شہید کی  
صحیح تصدیق“ مطبوعہ لاہور ملاحظہ کی جائے۔ ۲۔ مولانا فضل مولانا محمد فاروق پٹو کوٹی دم  
۱۳۰۹ھ استاذ شبلی نعمانی مولانا معنایت رسول کے چھوٹے بھائی اور شاگرد تھے



مولانا سید عبدالفتاح گلشن آبادی مولانا عبد القادر عید گزاری رم ۱۲۶۹ھ مولانا سید اشفاق حسین رم ۱۲۸۸ھ مولانا خرم علی بلہوری رم ۱۲۷۳ھ مولانا حکیم عبد الباقیم ہارپوری سید بنید شاہ سنبھلی مولانا سید خادم علی مولانا سید رحیم الدین مولانا سید اولاد حسن خلف سید گل حسین مولانا غلام محمد مولانا جلال الدین رئیس سونہر خلد مولانا فصاحت اللہ مولانا مولانا نامت حسین اشمن منہ مولانا بہادر شاہ دانش مند وغیرہ وغیرہ۔

آپ کے مریدین کا سلسلہ عرب عجم میں پھیلا ہوا ہے۔ ریشہ لوگ مذاہب باطلہ افریقہ اند فاسدہ سے تا ثب جو کہ آپ کے درست فی پر بیعت ہوئے۔ آپ کے چند مریدین کے نام یہ ہیں۔

مولانا محب الرسول شاہ محمد عبد القادر بدایونی خلف رشید شاہ فضل رسول قادری مولانا حکیم سراج الحق ابن مولانا فیض احمد بدایونی رم ۱۲۶۲ھ ۱۲۹۵ھ مولانا سید ال نبی حسنی حسینی شاہ جہاں مولوی رم ۱۲۷۸ھ مولانا حکیم محمد العزیز مولانا عبد اللہ بدایونی مدرس مدرسہ محمدیہ بدیشی رم ۱۳۱۵ھ ملا اکبر شاہ اخانی مولانا عون الحق حافظ محمد ضیاء الدین جدر آباد کن قاضی حمید الدین خاں کھیل بندہ شیخ محمد صدیق متوطن بریلی شیخ عبد الرحیم رئیس ہڈیوں شیخ عبد اللہ ہادی ملتعب بہ شاہ سالار وغیرہ وغیرہ جب آپ کی عمر شریف ۷۷ برس ہوئی تو آپ کے شاوون کے درمیان پشت پر مذم نمودا ہوا۔ ایک دن قاضی شمس الاسلام عباسی جو آپ کے والد ماجد کے مرید تھے عبادت کے لئے حاضر تھے آپ نے فرمایا۔

”قاضی صاحب بقصدائے و آتیا بنحمتہ ربک فتحی“ آج آپ سے کہتا ہوں کہ دربار نبوت سے امتیصال فرقہ واپسیر کے لئے مامور کیا گیا۔ الحمد للہ کہ فرقہ باطلہ سنبھلیہ و اسحاقیہ کا رد پورے طور پر ہو چکا دربار نبوت میں میری یہ سعی قبول ہوئی، میرے دل میں اب کوئی آرزو باقی نہ رہی، میں اس دار فانی سے جانے والا ہوں۔“

لے ماہنامہ پاسبان امام احمد رضا نمبر ص ۵۳۔

آخری دن میں کزوری بہت زیادہ ہو گئی تھی مگر عبادت و ریاضت اور تہجد کیلئے شب بھاری میں دن بھلا اضافہ ہوتا گیا۔ ۲ جمادی الاخری ۱۲۸۹ھ ۱۲۸۷ھ بروز جمعرات خلف رشید مولانا شاہ محمد عبد القادر قادری بدایونی کو بلا کر جنازہ کی وصیت کی لہر کے ذریعہ وقت اس کے ذکر شفی میں مصروف تھے کہ اچانک وہ قدر بلند آواز سے اللہ اللہ ایک نورین ہارک سے چمکا اہل بند ہو کر غائب ہو گیا اور ساتھ ہی روح قفس عنبری سے اُلی علیہ کی طرف پرواز کر گئی۔ ”تا اللہ وانا الیہ راجعون۔“

رحلت کے وقت ہی ملک بادشاہ ہوری بھی پھر بھی ہزار ہا افراد نے جنازہ میں شرکت کی شرف کے بعد عید گاہ شمس نماز جنازہ ادا کی گئی اور شب جمعہ والد ماجد کے روضہ میں مدفون ہوئے۔ مولوی عبد السلام سنبھلی نے یہ قطعہ تاریخ کہا ہے۔

معدن فضل الہی حضرت فضل رسول	پیشوائے الہی عرفان سرور الہی قبول
واقف اسرار شمع و کاشف اسرار دین	ماہر کامل بہر فن از فروش تامل
سلطوت تقریر او بکد اخت جان کرکل	ہیبت تحریر او اندخت کج خمول
جامع علم و ولایت دافع آثام جہل	قاریح بنیاد کفر و رفع اوج قبول
رفتہ اند دنیا و دنیا از عجم او تیرہ شد	کوز روشن منزل اولی بانوار نزول
ایں جہان اسنگ نام تم جہین دعا ست	آنچہاں را گوہر مقصود دست قبول

خواسم تاریخ وصل ہے نویسم ناگہاں  
شدیں الہام از رجوش انا فضل رسول“

(۱۲۸۹ھ)

مولانا حسین الدین نے درج ذیل تاریخ وصال لکھی ہے۔  
حضرت فضل رسول نامدار با فیضیت باکرم با افتخار  
کان فی عزہ و فضل کاملاً فضلہ کا شمس فی نصف الزہار  
واقف اسرار علم و معرفت مرشد دین ترقی را راز دار

لے محمد رضی الدین بدایونی۔ تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۲  
لے تذکرہ علمائے ہند مطبوعہ کراچی ص ۳۸



دوئم از ماہ جمادی الآخر  
وقت ولادت داشت شغل ذکر حق  
تا گیسال آورد با ہر تمام  
انشاء گفت و حال دادہ مکت  
گشت مفہوم آن زمان از شش ہفت

لفظ الشد از در و دیوار و دار

نرمین بقیتہ الشیخ حضرت مولانا مفتی عزیز احمد قادری بدایونی دام ظلہ  
جناب حکیم محمد موسی اترسری (لاہور) اور حضرت علامہ مولانا محمد مشتاق بخش قصوری  
کا شکر یزدا کرنا ضروری ہے جن کی راہنمائی اور معاونت سے یہ کتاب پیش کی جا  
سکتی ہے۔ جزاء ہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔  
مولانا غلام رسول حمیدی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو لاہور مؤلف  
توضیح البیان کا شکر یہ ادا کرنا بھی ضروری ہے کیونکہ مکتبہ رضویہ کی مطبوعات کی  
اشاعت کے سلسلے میں ہماریے ساتھ ہمیشہ فی سبیل اللہ تعاون کرتے ہیں اور ہماری  
وصلہ افزائی میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کرتے۔ جزاء اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔

محمد عبدالحکیم شرف قادری

اشاعت العلوم چکوال۔

۱۰۔ رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ

۱۹۔ اکتوبر ۱۹۷۲ء

## تہذیب ترویج مذہب جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلام رسول دامیہ کا کہہ رہا ہوں، بعد از اس بات کہ نوجو کہ ہر وہ ہے کہ ۱۳۲۱ھ  
میں برہمنی انتظام سلطنت دوم دیکھ کر خدوہ کیا اور اس بنا پر سب مسلمانوں کو  
مشک ٹھیرایا۔ اور ایک نیا عقیدہ بنایا جو اس کے خلاف ہر شرک کے متبعین  
پر حلیہ کیا اور اہل سنت کے قتل کو مباح کیا اور ایک زمانہ تاسعین طبعین  
اور بعض عراق کے شہروں پر تل کر ملا وغیرہ کے اُن کا تسلط رہا ہر مسلمانوں کے  
شکر نے اُن پر فتح پائی۔ اور اسلئے صلی علی اُس کا شکر ۳۳۳ میں ہو گیا اور اُن کے نئے  
عقیدہ کی کتاب و کتاب التوحید جو ہندوستان میں آئی تھی مولوی اسماعیل نے  
اُس کو اختیار کیا اور ایک رسالہ اس کے مطابق لکھ گیا اس کا ترجمہ اور شرح ہے  
اور وہ زبان میں تصنیف کیا اور تقویتہ الایمان اُس کا نام رکھا کہ اس کی روشنی  
کے استادوں سے لے کر صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی شریعت سے  
نہیں بچتا۔ ہند کے علاوہ اہل سنت نے اُن کے آگے اور پیچھے تحریر و تقریر سے رد  
کیا۔ ہندوستان میں وہابی وہ ہے جو تقویتہ الایمان کو حق سمجھے اور مولوی اسماعیل  
کے مذہب کو اچھا کہے فقط اور وہ جو وہابیہ کے عقیدہ کا حامل ہے۔ اوپر مذکور ہوا  
اس کی ایک سند بہت بڑی معتبر لکھی جاتی ہے وہ یہ ہے۔ درختہ نام فقہ حنفی  
کی کتاب شتہر ہے۔ علامہ شامی نے اس پر ایک حاشیہ لکھا اُس کا نام اور اُختا ہے  
اور وہ حاشیہ تمام بلاد اسلامیہ میں مشہور و معروف ہے۔ اور ہند کے وہابی یعنی  
مولوی اسماعیل کے پیرو تھے۔ جیسے مولوی مذہب حسین دہلوی اور مولوی بشیر الدین فوجی



اور مولوی سید احمد سیالوی۔ اسی نے مولوی احمد علی صاحب جھڑپٹی کی کتاب  
وغیرہم جو بجاہت مولوی اسماعیل کے مذہب اہل سنت کے رد میں تصنیف  
کرتے ہیں اور مولوی اسماعیل کی طرف سے جواب لکھتے ہیں اور بھیجواتے ہیں۔ یہ  
لوگ بھی اس حاشیہ شامی سے اپنے رسالوں میں سند لگاتے ہیں۔ اس میں یہ  
لکھا ہے۔

کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و  
تعلموا علی الحرمین وکانوا یشتملون مذہب الخبالبۃ لکنہم اعتقدوا  
انہم ہم المسلمون وان من خلف اعتقادہم مشرکون فاستباحوا  
بذلک قتل اہل السنۃ و قتل علما تہم حتی کسر اللہ تعالیٰ  
شوکتہم و خرب بلادہم و ظفر علیہم عساکر المسلمین عام  
ثلث و ثلاثین و مائتین و الف و النفی۔

یہ عبارت نسخہ مطبوعہ مصر کی تیسری جلد کے صفحہ ۳۰۹ پر باب البقاۃ میں ہے  
اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ ہندوستان کے وہابی یعنی اسماعیلیہ جو اپنی کلمہ بت  
کی برائی چھپانے کے واسطے وہابیہ نجد کی تعریفیں ربانی بیان کرتے ہیں اور رسالوں  
میں لکھتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ لوگ بہت اچھے اور دیندار تھے اور اہل  
سنت و جماعت کے کچھ مخالفت نہ تھے اور انہوں نے کچھ اور ظلم نہیں کیا اور اس  
کلمہ کے لوگ ان کو برا نہیں جانتے ہیں یہ سب باتیں وہابیہ اسماعیلیہ کی کذب  
و افتراء ہیں اور اسی حرکت سے ان کا ربانی ہونا ہر عقل پر ظاہر ہو جاتا ہے۔  
نقطہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کتاب سیف الجبار المسلمین علی الاعداء لا یرارہ اس کا نام ہے اور یہی  
اس کی تاریخ انجام ہے مجملۃ بالصفات شریفہ جناب ہدایت آف زبدۃ العلماء  
محققین عمدۃ الفضلاء المرققین بقیۃ السلف حجۃ الخلف سند لا ولیا مستند  
الاصغیاء واقف حقائق المعقول والمنقول کا شرف قائل الفروع والاصول  
شفائ المسلمین حضرت مولانا فضل الرسول المحقق القادری العثماني  
الہادی فی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و افاض علینا برکاتہ فقط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ  
شَفِیعِ الْمَذْنُبِیْنَ مُحَمَّدٍ وَّآلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الطَّاهِرِیْنَ ؕ  
بعد محمد و صلوٰۃ کے جانتا چاہیے کہ ہندوستان میں بسبب ہوجانے کفر  
کی حکومت کے اور نہ رہنے اسلام کی سلطنت کے دین اسلام میں فتنے اور شرع  
کے احکام میں رخنے پڑ گئے حکم شرع کی تین قسمیں ہیں۔ ایک قسم وہ کہ حکم ہے کسی چیز  
کے جان لینے اور مان لینے کا کچھ کام کرنا نہ کرنا اس میں نہیں ہے۔ جیسے اللہ ایک  
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین میں۔ قیامت حق ہے شفاعت حق ہے ہر شے  
و دوزخ حق ہے اس کو علم عقائد کہتے ہیں۔ دوسری قسم حکم ہے۔ ہاتھ پاؤں زبان سے  
کام کرنے یا نہ کرنے کا۔ جیسے نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد کرنا چوری شراب خوری  
لے انگریزوں کی حکومت یہ کتاباں وقت لکھی گئی اور بھی جیکہ انگریز حکومت کرتے تھے دوسری  
طرف مولوی اسماعیل صاحب دہلوی کا فرمان ملاحظہ ہو۔ سرکار انگریزی پر نہ جہاد مذہبی طور  
پر واجب ہے نہ ہمیں اس سے کچھ خواہش ہے۔ ہم صرف کھدوں سے اپنے بھائیوں کا انتقام  
لیں گے۔ (۱۰)۔ رجیات طیبہ مطبوعہ ثنائی برقی پریس امرتسر ۱۳۵۸ شرف قادری۔



زنا نہ کرنا اس کو علم فقہ کہتے ہیں تیسری قسم حکم ہے دل سے کام کرنے نہ کرنے کا  
جیسے عبرت توکل تسلیم و رضا قبول کرنا، عجب حسد بغض، ریا نہ کرنا اس کو علم تصوف  
کہتے ہیں اور علم اخلاق اور علم زہد اور علم توحید اور احسان بھی کہتے ہیں۔ پہلے ان تینوں کو  
فقہ کہتے تھے پھر جدا جدا نام ہو گئے۔ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ نے جو فقہ کی تعریف  
کی یعنی اس کے حنی بیان کئے اُس میں تینوں کو داخل رکھا اور شرع و دین نام ہے  
مجموعہ ان تینوں کا جو نہ ہو وہی دین کا نقصان ہے اس زمانے میں کہ قاضی مفتی  
عقوب خلیفہ سرپرست نہ رہے جن کا خوف نہ ہو نفس اور شیطان نے جو آدمی  
کے دشمن ہیں، قابو پایا، عجب طرح کا جنگ نامہ برپا ہوا کہ ہر شخص کو یا ناک بین کا ہے  
جو پاپا ہوتا ہے حکم کر دیتا ہے تیسری قسم شرع کی یعنی تصوف کہ دین کا کمال ہے بالکل  
چھوٹ گیا۔ نام و نشان باقی نہ رہا۔ عمل کا تو کیا مذکور علم بھی کیاب بلکہ گویا نایاب  
ہو گیا اور بے ادب زبان و زنجار لوگ اُس کو برا کہنے لگے اور پہلی قسم کی جڑ ہے  
دین کی جو جیسا سلف نے کہا ہے۔ اُس کو بدعت سینہ میں داخل کرتے ہیں۔ اور  
دوسری قسم میں بھی جو پہلوں نے لکھا ہے اس کا کچھ اعتنا نہیں کرتے کہ اسلام حرام  
لہذا دین کے علاوہ چھوڑ کر اللہ ہی کی یاد میں بنایا۔ صراطِ شریعت نے تیغ میں لکھا ہے الفقه معرفة  
النفس والہا وما علیہا یعنی علم فقہ جانتا نفس کا ہے اُس چیز کو کہ اُس کے واسطے ہے اور جو اُس پر  
ہے اور جس میں کہ تیغ نام ہے لکھا ہے کہ تعریف منقول ہے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے اور آخر قول میں  
لکھا ہے کہ وہ شامل ہے محاورات و وجہات و علیات و معرفۃ ما لہا وما علیہا من  
الاعتقاد والادب والاعمال و معرفۃ ما لہا وما علیہا من الوجدانیات ہی علم الاخلاق  
والتصوف کا توحید والصلوٰۃ والرضا وحموض القلب فی الصلوٰۃ و نحو ذلک و معرفۃ  
ما لہا وما علیہا فی العبادات ہی الفقہ و المصطلحہ فان اردت بالفقہہ ہذا المصطلح  
اذت عملت فی قولہ ما لہا وما علیہا وان اردت ما یشتغل الاقسام الثلاث لہ  
تند و ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ انما المرید بحیث اراد الشمول یعنی جانتا نفس کا  
اس چیز کو کہ اُس کے واسطے ہے اور اس پر ہے اعتقاد بات سے علم کلام اور وجدانیات سے علم اخلاق و  
تصوف ہے بحیث زہد صبر و محض و قلب وغیرہ اور علیات سے فقہ مصطلح ہے اگر فقہ سے

علم ان کے اختیار میں ہے جیسا جس کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے اور دعویٰ  
کرتا ہے کہ صراطِ مستقیم ہی ہے سو اس خیر خواہ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام  
نے ہمارا کہ جس کے علم و فہم میں آیا ہے۔ قلم سے لکھ دے کہ اور وہ کو بھی مفید ہوگی  
واسطے یہ رسالہ عرض اللہ لکھا ہے۔ اقدیر سلطان دیندار بھائی کے حضور میں عرض  
ہے کہ اسے دیکھیں۔ اگر پس خاطر ہو۔ تو دعائے خیر سے فقیر کو یاد کریں اور اگر کسی  
مقام میں شک شبہ ہو یا کسی صاحب کے نزدیک کسی طرح کا سقم ہو تو ضرر بالضرر  
تقریر و تحریر سے بلا واسطہ یا بلا واسطہ فقیر کو مطلع کریں کہ عنون احسان ہوگا اور  
جو بات حق معلوم ہوگی اُسے بدل و جان قبول کرے گا۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ نصرت  
کو دخل نہ دے گا۔ اور جو فقیر کی سمجھ میں اُس بات کی حقیقت ٹھہر گئی۔ پھر ان صاحب  
کے حضور میں عرض کرے گا۔ یہاں تک کہ طرفین کے نزدیک ایک بات حق مقرر ہو  
جائے۔ اخوت اسلامی کا حق یہ ہے کہ ایک عرض اور بھی ہے کہ سب اوراق کو اہل  
سے آخر تک خوب ملاحظہ فرما کر اس تصریح سے کہ تمام کتاب میں ہمارے  
نزدیک فلاںی فلاںی بات مشکوک یا غلط اور باقی مسلم و مقبول مجھ کو نصیحت کریں  
کہ الدین النبیۃ اور فائدہ نصیحت کا اُسی صورت میں حاصل ہوتا ہے کہ  
میں اپنی سب خطا و صواب پر آگاہ ہو جاؤں تاکہ خطا کے دور کرنے اور صواب  
کے قائم رکھنے سے ماخوذ خدا کا نہ رہوں۔ اور کسی بات ناتمام یا زائد خارج از  
مطلب کا اظہار نہ کروں وغیرہ یا از قسم عثمان و حکایات یا الفاظ میں اوجھنا  
اور جھگڑا کرنا ہے فائدہ اور خلاف راہ انصاف کے ہے جو عمل مطلب  
میں یا اس میں اگر شک شبہ ہو اس کے ارشاد سے عنون منت کریں اور  
اگر کسی شخص کو کسی سقم پر اطلاع ہوے اور مجھ کو خبر نہ کرے وہ خدا کے ہاں ماخوذ

یہی ارادہ کرے تو عمل کی قید نہ رہے اور اگر تینوں کو شامل رکھے تو نہ بڑا بڑا اور بالآخر  
نے قید عمل کی نہ رہے اس سبب کہ ارادہ کیا شامل ہونا فقہ کا تینوں قسموں کو ۱۷۔



ہوگا اور میرا حق اس پر ہے گا۔ اس رسالہ میں ایک مقدمہ ہے اور دو باب ہیں۔ اور ایک خاتمہ۔

**مقدمہ میں بیان ہے صراط مستقیم کا** یہ بات ظاہر ہے کہ ہر فرقہ آپ کو صراط مستقیم

یعنی سیدھی راہ پر جانتا ہے مگر صرف ایک کا جاننا اور کہنا کفایت نہیں کرتا اور اُن کے فقط کہہ دینے سے ثابت نہیں ہو جاتا۔ بلکہ حق وہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام سے ثابت ہو۔ اس واسطے ہم شروع کرتے ہیں خدا اور رسول کے کلام کی طرف یہ بات دریافت کرنے کے لئے کہ سیدھی راہ اور صراط مستقیم کونسی ہے سو قرآن شریف کی پہلی سورت میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت مانگیں اور یوں کہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ اور اُسی جگہ صراط مستقیم کا بیان بھی فرمادیا کہ وہ راہ اُن لوگوں کی ہے جن پر تو نے انعام کیا ہے۔ اور دوسری جگہ اُن لوگوں کا بھی بیان فرمایا کہ لوگوں میں یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء اور صالحین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے کہ :-

لے عبارت تفسیر عزیزی کی یہ ہے۔ وچوں بندہ را تعلیم فرمودند کہ ہدایت را مستطاب ناید لازم آمد ذکر کسانیکہ بواسطہ آہنہا را راست بہندگان رسیدہ است بہ دیدن اعمال و شہیدن اقبال آہنہا را راست از غیر را راست تمیز شدہ والا ہر کسے از اہل مذہب مختلف دعویٰ میکند کہ من بر راہ راستم پس جماعت را یقین باید کرد در دین خود کہ بیان کنندہ را راست باشد لہذا بیان راہ راست باین طریق تعلیم فرمودند صراط الذین انعمت علیہم یعنی راہ کسانیکہ انعام کردہ بر ایشان و ایں لفظ را در جائے دیگر از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند چہاذا فرقہ کہ انبیاء و صدیقان و شہیدان و صالحان باشند پس معلوم شد کہ راہ راست راہ ایں چہاذا فرقہ است و در وقت مناجاست با پروردگار بندہ را می باید کہ ایں چہاذا فرقہ را ملحوظ نظر اجمال سازد و راہ آہنہا طلب کند چنانکہ در قرآن مجید سورۃ نساء فرماید

اللہ تعالیٰ نے بندے کو تعلیم فرمایا کہ سیدھی راہ کی ہدایت طلب کیے تو اُن لوگوں کا ذکر کرنا لازم ہوگا کہ جن کے واسطے سے سیدھی راہ بندوں کو پہنچی ہے اور ان کے اعمال کے دیکھنے اور اقوال کے سننے سے سیدھی راہ غیر سیدھی راہ سے مجدا ہو جاتی ہے اور ہمیں تو سب مختلف مذاہب الاول میں سے ہر ایک کہتا ہے کہ میں سیدھی راہ پر ہوں سو ایک جماعت کو مقرر کیا چاہیے کہ سیدھی راہ کے بیان کرنے والے ہوں اس واسطے راہ کا بیان اسی طرح تعلیم فرمایا صِرَاطَ الذِّیْنِ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ یعنی ان لوگوں کی راہ کہ انعام کیا تو نے جن پر اس لفظ کی قرآن مجید میں دوسری جگہ تفسیر فرمائی ہے کہ تے چار فرقے ہیں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین سو معلوم ہوا کہ سیدھی راہ انہیں چار فرقوں

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والجدیدین والصدیقین حسن اولئک رفیقاً فی جہنم اطاعت خدا و رسول خدا بجا آورد و غنمہ ہر دو مل کن پس اور راہ ہمزہ کسان میرود کہ انعام کردہ بہت اکثر تعالیٰ برآہنہا و آہنہا چہاذا فرقہ انبیاء و صدیقان و شہیدان و صالحان و ایں کردہ نیکبذق را بند پس بواسطہ الصراط المستقیم جنان راہ حق است و از صراط الذین انعمت علیہم طلب رفیق است کہ ان رفیق ثم طریق و در اینجا باید دانست کہ حرام نمونین و رفاقت صالحان طلبہ باید کرد و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان را رفاقت انبیاء اگر کہے اند عوام مؤمنین خواہد کہ رفاقت انبیاء ناید و از رفاقت ایں سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچار نیست چنانچہ اگر کہے رفاقت بادشاہ خواہد بدین رفاقت جماعت داری کہ او در رفاقت رسالہ داری و او در رفاقت سیری انصار و کبار باشند مکن نیست و لہذا دخول در طریق اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود است و نیز باید دانست کہ چون ایں راہ از عالم غیب و بجزرت انبیا تعلیم فرمودہ اند و از ایشان بہر یقین از صدیقان و شہداء و از شہداء و از صالحان سیدہ لازم است کہ دل را معرفت انبیا و صالح شود و بعد از ایں معرفت ایں سہ گروہ و یکہ بہ طلب رفاقت آہنہا میرسد گر دود



کی ہے اور بندے کو چاہیے کہ اللہ سے مناجات کے وقت میں ان چار فرقوں کو اپنی نظر میں لحاظ کرے اور ان کی راہ طلب کرے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے سورہ نساء میں۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا  
یعنی جو کوئی اطاعت خدا و رسول کی بجلائے اور دونوں کے کبے پر عمل کرے سو وہ راہ میں ان کے ساتھ جاتا ہے کہ انعام کیا ہے۔ اللہ نے ان پر اور وہ چار فرقے ہیں۔ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین یہ گروہ اچھے رفیق ہیں پس اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ میں راہ حق کا ڈھونڈھنا ہے اور صراط الذین اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں فیق کا طلب کرنا ہے کہ الفرقی ثم اسطریقی پہلے فیق پھر راہ اس جگہ جتنا چاہیے کہ عوام مومنوں کو صالحوں کی رفاقت کرنی چاہیے اور صالحوں کو شہیدوں کی اور شہیدوں کو صدیقوں کی اور صدیقوں کو انبیاء کی اور جو کوئی عوام مومنین سے چاہے کہ رفاقت انبیاء کی کرے اُس کو ان تین گروہوں کی رفاقت درجہ بدرجہ ضروری ہے جیسے کہ اگر کوئی رفاقت بادشاہ کی چاہے تو بغیر رفاقت جمہدار کے کہ وہ کسی رسالہ دار کی رفاقت میں ہو اور رسالہ دار کسی امیر کے بڑے امیروں میں سے رفاقت میں ہو ممکن نہیں اسی واسطے اہل اللہ کے طریقوں میں داخل ہونا اہل اسلام کا مقصود ہوا۔ اور بھی جانا چاہیے کہ جو اصل راہ عالم غیب سے انبیاء کو تعلیم فرمائی اور انبیاء سے صدیقوں کو اور صدیقوں سے شہیدوں کو اور شہیدوں سے صالحوں کو پہنچی ہے لازم ہوا پہلے انبیاء کو جاننا اور اس کے بعد ان تینوں کو تو ان کی رفاقت کی طلب میسر ہو۔

شاہ عبدالعزیز صاحب نے یہاں چاروں لفظوں کے معنی بیان

اور کہا کہ شہید اُسے کہتے ہیں کہ دل کو اُس کے مشاہدہ حاصل ہوا ہو اور دنیا سے اُس کو ہنجیا ہو اُس کا دل ایسا قبول کرتا ہے کہ گویا دیکھتا ہے اسی واسطے دین کے کام میں جان دینا اس کے نزدیک آسان کام ہے گویا سر میں مارا نہ گیا ہو اور آخر کو شاہ صاحب نے لکھا۔

قولی ان تینوں فرقوں کو شامل ہے لیکن اکثر صاحبوں کو کہتے ہیں اور وہ حقیر کہ ان چاروں فرقوں کو شامل ہے اُس کے علامات سے ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو دوست رکھتا ہے۔ اور ان کے مذاق کی کفالت کرتا ہے اس طرح کہ اوروں سے ممتاز ہوں اور دشمنوں سے بچتا ہے اور غربت میں اُن کا نہیں ہوتا ہے اور اُن کے نفسوں میں غیرت دیتا ہے کہ امیروں اور بادشاہوں کی خاصیت سے شہید اُن است کہ قلب اور مشاہدہ مستحق باشندہ و انجیا علیہم السلام اور سائیدہ اندر ہے قلب او اُن را قبول کند گویا اور امی ہند و لہذا دادن جان در امر دین نزد او سہل کارے باشد کہ حسب ظاہر مقتول نہ شدہ باشند علیہ و نام ولی ہر چند شامل ہیں سرگروہ دوست لیکن بیشتر ہی لفظ بر صالحین اطلاق کردہ می شود و چہرے کمال ہیں چہاں فرقہ است یعنی انبیاء و صدیقان و شہداء و صالحین از علامات اُن است کہ حضرت ایشاؑ را دوست می دارد و کفلی رزق ایشاؑ سیفر ماندہ نہ بچے کہ ممتاز از امرا و افسر باشند دانا عدلے خود ایشاؑ را محفوظ می دارد و انیس ایشاؑ می باشد در غربت و دفعوس ایشاؑ غیرتے می دهد کہ بہرہٗ اُن غیرت بخدشت نوک و امراء راضی نہ می شوند و ہمت ایشاؑ را بند سیفر ماندہ پس راضی نہ می شوند کہ لقا ذور است دنیا او دہہ گردند و داند ایشاؑ را منور می سازد پس ایشاؑ را چیز م معلوم می گردد کہ غیر ایشاؑ ازار بابہٗ اہل و عکرا ایشاؑ نرسند مگر بچہٗ شہید و عرطولی و سینہ ہائے ایشاؑ را کشت دہی ماندہ پس ہر غنہ ہائے دنیا و مصیبت ہائے اُن و مردن اقرار دہد و دیگر تکیفات و شہادت نگذرد نمی شوند و غیر برائے ایشاؑ پیوستہ می دهد کہ در قابو سرکشان و جباران اما شہرے کند و برکت در کلام و در تقاس و در افعال و در حکامات ایشاؑ و در ہم صحبتان ایشاؑ و در اولاد و اول ایشاؑ و در زیارت کفہ گاہان پے در پے ظاہری گرداند و نزد خود ایشاؑ را دعا ہے و مزینہ ہے بخشد کہ دے ایشاؑ را مستجاب شود بلکہ در ماچہٗ کہ با ایشاؑ تو مسل نامہ حاجت اور دانی گردد و خصوصیات و علاماتے کہ ایشاؑ را در عالم رزق و کوائف قیامت و در عالم حکومت می دہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین با اُن استدلال



راضی نہیں ہوتے اور ہمت بلند کرتے ہیں کہ وہ کیا کی سے آلودہ نہیں ہوتے اور ان کے دلوں کو روشن کرتے ہیں اور ان کو وہ چیزیں معلوم ہوتی ہیں کہ ہرگز سے عالم قابلوں کو معلوم نہیں ہوتیں مگر بڑی کوشش سے اور محنتوں میں اور کسی مصیبت سے تشدد نہیں ہوتے اور ان کو ہیبت دیتا ہے کہ جہادوں اور زبردستوں پر تاثیر کرتی ہے اور ان کے کلام اور انعام اور افعال اور کمالات میں اور ہم صحبتوں اور اولاد و نسل میں اور ان کی زیارت کرنے والوں میں کہتیں پے در پے ظاہر کرتا ہے اور اپنے نزدیک ان کو ایسا جاہ و مرتبہ بخشتا ہے کہ ان کی دعا مستجاب ہوتی ہے بلکہ جو کوئی اپنی حاجت میں ان سے توسل کرے اس کی حاجت بھی روا ہو جاتی ہے اور جو خصوصیتیں اور علامتیں کہ ان کو عالم برزخ میں اور قیامت اور عالم ملکوت میں دیتا ہے۔ اس قبیل سے بہر میں کہ عوام کو میں اس کو دریافت کر سکیں مگر بعد دیکھنے ان عالموں کے یہ خدا ہے تفسیر عزیزی کا اور بھی اس میں ہے کہ اس جگہ ایک شبہ ہے جو تاہم کچھ ہڈی

سہ درین جا شہر وادی شود کہ صراط مستقیم راہ را درست و اس چار گزہ مختلف الطریق میں راہ واحد راہ این تیار کردہ چشم توان شد و نیز بر ہی وضع و شریعت و دیوار داشت و ہڑی اشغال واد کا جہاد کا نہ در دانی ہوئے واد پس با وجود کثرت طرائق کہ در قول مشہور طریق الی اللہ و اللہ انفاک الخلاق مذکور است و ہر وقت وہ پر قہر است آید جواب این شبہ تمثیل خاطر نشان توان کرد و ان آنست کہ طریقت ایمان را مستقیم طریقت است و از وقت بقراط و جالینوس تا خدیو علوی خان محفوظ و مسلوک باوجود آنکہ معالجات بقراط و جالینوس در زمان خود بوجہ دیکھو و معالجات علوی خان بکیم کی گئی در وقت خود بوجہ دیکھو انہما صفوات و استعمال میکنند از تنقیہ لفظہ و اہمال کمال خرافہ و اشتقاق و اعتبار کلمات و از انجا حین و اشربہ بکار میرند و در بعض اقدام بر تنقیہ لفظہ و اہمال ہی نمایند معلوم شد کہ این قسم متکلفات و کثرت ثبات منافی وحدت طرائق نیست و نیز بعضی اطباء ہیونانی را جمع قوا گذشتہ و بعضی مقلدان قوا مدس این اختلاف نیز موجب اختلاف ہوا کہ خود در رنگ آنکہ یک قافلہ از شہر بہ شہر بہ درون یک راہ روانہ می شود بعضی از ان قافلہ جاری باشند و بعضی حاملان و کرایہ کش و بعضی بدرقہ

اور صراط مستقیم ایک ہوتی ہے اور چار گزہ ہوں کی راہیں مختلف چاروں کی ایک ہوں مگر جو کسے ہر نبی کا دین و شریعت اور ہے اور ہر ولی کے اشغال واد کا جہاد واد کا جہاد میں محمول ہیں اور قول مشہور ہے۔

الطریق الی اللہ بعدد انفاک الخلاق یعنی جتنے آدمی ہیں اتنی ہی راہیں اش کی طرف پھر با وجود کثرت کے ایک راہ کیو نہ ہو جو اسب یہ ہے کہ اس طرح کی کثرت اور اختلاف کچھ ضار ایک ہونے کا نہیں ہے۔ اور اس اختلاف سے راہ مختلف نہیں ہوتی۔ یہ ایسا ہے کہ ایک قافلہ ایک شہر سے ایک شہر کو ایک راہ میں جاتا ہے۔ کوئی اس میں سودا کرے کوئی بوجھ اٹھانے والا کوئی نگہبان کوئی پاسدار سب ایک ہی راہ میں جاتے ہیں مگر اپنے اپنے مقاصد اور اپنے اپنے منصبوں اور خدمتوں کے مناسب کام مختلف کرتے ہیں ایسے ہی انبیاء اس راہ میں راہبر اور بدرقہ ہیں اور صدیق اور شہید اور صالح و مرتبہ ہر مرتبہ فوق اور باربر و دار و پاسبان ہیں۔ راہ ایک ہی ہے۔ یہاں تک سب تفسیر عزیزی سے لکھا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

و یتبع غیر سبیل اللہ منین یستے اور چلے سب سبیل کی راہ کے سوائے اسکو نولہ مانوالی و نصلہ جہنم پھر نیگے جس طرف کو چکے اور پچھنی دینگے اس کو دوزخ میں اور پچھانی جگہ۔

مولوی عبد القادر نے ترجمہ میں اس آیت کا فائدہ یوں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا لائحہ ہے مسلمانوں کی ہر حالت میں جس نے چھ راہ و پاسدار حال آنکہ ان ہمہ ایک راہ ہی و لکن کار ہائے مختلف بر حسب خدمات و مناصب محمودہ کل می آئند ہم جنس انبیاء علیہم السلام کی راہ راہبر و بدرقہ اند و صدیقان و شہیدان و صالحین مرتبہ ہر مرتبہ فوق و درجہ کش و باربر و دار و پاسبان ہیں ہر مرتبہ و حدت طرائق را منافی و مخالف نیست ۱۲۔ تفسیر عزیزی۔



پڑی وہ جا پڑا دوزخ میں پس جس بات پر امت کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور جو منکر ہو دوزخ میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
 لا یحل دم امّ مسلم یشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلاث الشیبات الزانی والنفس بالنفس النارک لدینہ المفارق للجماعة۔  
 اس حدیث بخاری اور مسلم نے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی سے کہ مسلمان کا کہ خدا کی توحید اور میری رسالت کی گواہی دے خون حلال نہیں مگر تین کا ایک ہو کسی کو مار ڈالے۔ اس کا مار ڈالنا بطریق قصاص کے چاہیے۔ دوسرا جو بیابا ہوا زنا کرے سنگسار کیا جائے تیسرا وہی کافر اس کا بیان فرمایا کہ پھوڑنے والا جماعت کا۔

نودی علیہ الرحمۃ نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ جو کوئی مسلمانوں کی جماعت سے نکلے نئی بات نکال کر جماع کے خلاف جیسے رافضی اور خارجی اور ان کے سوا سب اس میں داخل ہیں۔ ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

اتبعوا لسواد الاعظم ذاتہ من شد شد فی الناس دوزخ میں گرایا جائے گا۔  
 یعنی سواد اعظم کی پیروی کرو کیونکہ جو اکیلا ہوا اکثریوں کی متابعت سے وہ اکیلا

شیخ عبدالحی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جس جانب میں اکثر علی ہوں اس کی پیروی کرو۔ ترمذی نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

ید اللہ علی ابتداء من شد یعنی جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے جو جماعت

شد فی الناس۔

سے اکیلا ہو دوزخ میں پڑے گا اکیلا۔  
 ابو داؤد اور امام احمد نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ان الشیطان ذنب الانسان کذا الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة والناجیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والكافة  
 یعنی شیطان آدمی کا بھڑیا ہے جیسے بکری کا کہ پکڑ لیتا ہے جسکو کہ اپنے بھائیوں سے نفرت اور بے امنی کے سبب اکیلے رہے اور جس کو کہ گٹ سے اہل چلی جائے اور جس کو کہ اکیلے رہ جائے اپنی جماعت سے گھاٹیوں میں مت جاؤ اور جماعت کو لانا پکڑو۔  
 شیخ عبدالحی علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے مقصود یہ ہے کہ جماعت سے باہر نہ ہو اور اکثر عالم جس طرف ہوں اس کی پیروی کرو۔

قائدہ۔ یہ بات قرآن و حدیث سے خوب ثابت ہوگئی کہ راہ حق اور صراط مستقیم راہ انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کی ہے موافق جماعت اور سواد اعظم کے جو جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہوا وہ دوزخی ہے ماب ریافت کرنا چاہیئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون اور تارک جماعت اور سواد اعظم کے مخالف کون ہیں یہو بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے قرن اول یعنی صحابہ کے وقت خلافت حقہ تک ایک مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور ان کے شاگرد جو تابعین کہلاتے ہیں۔ طریقہ پیغمبر پر باہم متفق رہے۔ اگرچہ کسی شیعہ فرعی میں اختلاف ہوا کہ وہ اختلاف رحمت تھا مگر خلاف اور شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقہ میں خارجیوں نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت خاتم خلافت امیر اللہ الغالب علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو کافر ٹھہرایا۔ نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوئے پھر معتزلی ظاہر ہوئے غرض



ہر وقت میں جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقہ نکلتے گئے۔ اور کسی کسی وقت میں کسی طرف میں اظہار بد مذہبی کا بھی منتشر ہوا مگر وہ جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور ان کے اتباع کا ہے کہ جن کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جب سے اب تک اسی صراط مستقیم پر ہیں اور جماعت اور اہل علم امت وہی ہے۔ اور ہر وقت میں اکثر اطراف میں اظہار حق اور بد مذہبی دین کی انہیں سے ہوتی رہی اور سب بد مذہبوں کو تادیب اللہ تعالیٰ اور سنانی اور سنانی کرتے رہے اور بموجب وعدہ الہی کے الا ان حزب اللہ هم الغالبون۔ غلبہ عام اُسی فرقہ کا رہا اور وہ سواد اعظم عقائد میں اشعری ماتریدی اور فقہ حنفی شافعی مالکی حنبلی میں جو ان کے سوا ہے۔ وہ جماعت سے خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین کا سارق ہے۔ اور جماعت کے تارک اور سواد اعظم کے مخالف جو فرقے اب تک ہوئے ان کے ذوق ابطل اور دفع و زوال میں جو جو کہ پیش آیا اس کا ذکر نہایت شہرت کے ضرور نہیں ہے۔ سر و دست جو فتنہ نجدیہ کا پھیل رہا ہے اُس کا بیان نہایت مناسب ہے کہ اکثر عوام اس کی حقیقت سے ناواقف ہیں اور اس سبب سے دھوکوں میں پڑے ہیں۔

**پہلے باب میں مذہب نجدیہ کے پیدا ہونے اور اس کے پھیلنے کی کیفیت ہے**

اصل اس فتنہ کی یہ ہے کہ صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔  
اللہم بارئ لنا فی شامنا ویمیننا۔ یعنی اللہ رکھ دے ہمارے ملکین میں اور ایک شام میں

واللہ اعلم فیہ۔ یعنی لوگوں نے عرض کیا کہ ملک نجد کے واسطے یعنی عافریہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دعا فرمائی۔ واسطے ملک شام و یمن کے پھر لوگوں نے عرض کیا واسطے ملک نجد کے آخر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا  
هناک الزلازل والفتن و یعنی ملک نجد میں زلزلے اور فتنے ہونگے  
بہا یطلم قرن الشیطان اور اس سے نکلے گی امت شیطان  
بخاری شریف ج ۱ ص ۱۴۱ ج ۲ ص ۱۵۱) کا۔

اے مسلمانو تم دیکھو یہ معجزہ پیغمبر خدا کا بارہ سو برس کے بعد ظاہر ہوا۔ شرح اُس کی ٹیٹل ہے کہ ۱۲۰۳ھ میں سلطان عبدالحمید خان غازی بادشاہ روم کہ ۱۲۰۳ء و دیندار صاحب غریم تھا راہی جنت ہوا۔ سلطان سلیم ثالث اُس کے بھتیجے نے اُس کے بیٹوں کو نظر بند کیا اور زبردستی سے بادشاہ ہو گیا۔ اور بہت امیروں اور سرداروں کو اس خیال سے کہ ہو خواہ سلطان اور اُس کی اولاد کی سلطنت کے خواہاں ہیں مع اکثر فوج عمدہ کے حالت غفلت میں مجبور قبض روح سلطان مرحوم کے مروا ڈالا۔ اور رعیت پر بھی ظلم شروع کیا اسی باتوں سے روم کی سلطنت میں خلل پڑ گیا۔ سارے روم نے کہ ترکی زبان میں پاشا کہلاتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے بادشاہ کہ سلطان روم کے تابع تھے سب پھر گئے۔ اپنے آپ حاکم ہو گئے سلطان کا حکم کچھ نہ رہا۔ آپس میں لڑائیاں ہونے لگیں۔ جو زبردست ہو گیا کمزور کا ملک چھین لیا تمام ملک میں کہ روم کی بادشاہی کے حکم میں تھا۔ بڑی بد انتظامی ہو گئی۔ ہر ایک کو حوصلہ ہوا حکومت اور بادشاہی کا جس کے ساتھ کچھ شورہ پشت مفسد اٹھتے ہو گئے جس مکان پر قابو پایا وہاں کا حاکم بن بیٹھا۔ سر میں مختار یعنی مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ سے جو ملک متعلق تھا اُس کی حکومت بہت مدت سے مکہ کے شریف کی تھی یعنی ایک شہزاد



اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہاں کا مالک تھا تھا اوسا کسی کا حکم  
 تھا اور اس کے ملک کا بہت سے حاصل نہ تھا۔ ہر موسم حج میں سلطان روم کے یہاں  
 سے ایک امیر فوج کے ساتھ آتا تھا اور نقد و جنس بشمار لاتا اور وہاں کے  
 سادات اور اہل خدمات کو علی حسب المراتب پہنچاتا اور عام رہنے والوں کو  
 مکہ اور مدینہ اور ان کے گرد و نواح کے واسطے بھی جو مقرر تھا دیتا اور بدیہ اور  
 تہذیب سولے مقرر کے سلطان اور ہر ایک وزیر امیر کی طرف سے بہت سی آتی  
 تھیں کہ سب آمدنی کا حساب کر ڈالوں کو پہنچاتا تھا۔ اور فوج سلطانی کو اگر  
 شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجاتے اس سبب وہاں کے رہنے  
 والے سب خوش و خرم آرام تمام سے زندگی بسر کرتے تھے جب روم کی سلطنت  
 بزرگئی ان سب باتوں میں غفلت چڑھ گیا شریف کی وہ شوکت نہ رہی بفسدہ لوگوں نے  
 ہر طرف سے سر اٹھایا، بڑے بڑے حادثے اور فتنے برپا ہوئے، سب سے بڑا  
 فتنہ نجد کے رہنے والوں کا ہے کہ وہ ایک ملک حجاز و عراق کے بیچ میں  
 شیطان ملعون اسی نجد کے بیچ کی صورت بن کر مکہ کے کافروں کا شریک مشورہ ہوا  
 تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دشمنی کے لئے اس مہذب شیطان کو شیخ نجدی  
 کہتے ہیں۔ اس حادثہ کا کیا بیان کر ڈالوں مکہ مدینہ کے رہنے والوں نے نیز علیہ علیہ  
 اور حجاج پلید کے ظلم چکانوں سے سنے تھے۔ نجدیوں کے ہاتھ سے اپنی آنکھ سے  
 دیکھتے تھیں جیل اس کی یہ ہے کہ۔

عبدالوہاب نام ایک رئیس نجد کا بڑا چالاک جوشیار تھا اور باپ دادے  
 اس کے علم ظاہری اور باطنی میں اس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ تھے اور  
 اس کے خاندان کا اس ملک میں بڑا اعتبار تھا عبدالوہاب نے حال سلطنت کی

۱۵ عطر اور وہ شرح تہذیب بردہ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی ص ۲۵  
 شفا شریف ج ۲ ص ۱۱۰ رشرف قادری رحمہ اللہ بوضیحات التفات

۱۱ کا وہ کہ کلامہ کیا بادشاہی کا اور یہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے جیسے  
 نہ تو اس کو جمع کر کے مکہ اور مدینہ کو اپنے تصرف میں لے لیجئے کہ فوج و لشکر سے  
 اسوں اور مال و غزانہ ان میں بٹھا رہے جب یہ حکم قبضہ میں آگیا اور غزا  
 و غمار ہاتھ لگا تو پھر آگے اہل ملکوں پر دخل ہو جانا آسان ہے کیونکہ وہ سب  
 اہل میں نفاق اور نزاع کے سبب خواب حال ہیں۔ یہ صلاح ٹھیرا کہ عبدالوہاب  
 اپنے عزیزوں و قریبوں کے وعظ کہنے اور مرید کرنے میں کہ طریقہ باپ دادے  
 کا متاثر ہو شغول ہوا۔ اور غلاف کو اپنا مقتصد و صلح کے جمع کے دن حج عام  
 لایا اور بڑے تلامیوں کو اطراف و جوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع  
 میں بادشاہ ضرور ہے احکام دین کا جاری ہونا ظالم کا تدارک مظلوم کی داد دینی خود  
 علم وغیرہ سب بادشاہ ہی پر موقوف ہیں۔ اور بادشاہ روم و شام صرف بٹائے  
 نام میں حکم ان کا ذرا نہیں۔ ان کو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے کہ بڑا لکھ چلا رہا  
 ہے میں کی عبادت ہے جھوٹ بولنا نہایت ہی بچا ہے۔ چاہیے کہ سب حاضرین  
 اس کا ایک شخص کو سردار مقرر کریں۔ مگر نجد کو معاف رکھیں کہ دنیا کی طرف رغبت  
 نہیں رکھتے ہوں۔ پہلے ان لوگوں نے جوشے ہوئے تھے۔ پھر یہوں نے کہا کہ سولے  
 آپ کی ذات شریف کے اور کوئی اس کام کے لائق نہیں کہا کہ مجبور ہوں جماعت  
 مسلمین کے خلاف کیونکر کر ڈالوں۔ ناچار ہی سے قبول کرنا ہوں مگر ایک شرط سے  
 کہ حجاز احوال میں میرے صلح ہو اور میرے حکم سے نہ پھر و آخر سب بیعت لیکر  
 ایزد متوین بننا اور ہم اس کا سلطان کی جگہ خلیفہ میں داخل ہوا تھیں مدینہ  
 کو کہ وطن تھا تحت گاہ قرار دیا کہ اپنی اولاد و اقارب کو شہر میں کا حکم کیا اور عدل  
 و انصاف دینداری و تاکید نماز و روزہ کی خوب جاری کی اور اجلاس امارت کے  
 زور سے ملک کا انتظام اپنی ذریت کو والہ کیا اور آپ مشغول ہوا ایک نیا مذہب



بننے میں کراہل سنت و جماعت وغیرہ کے مشہور مذہبوں سے جدا ہو کر  
اس مذہب کی رو سے وہ کافر ٹھہریں۔ کچھ مسئلے متفرق خارجیوں کے کچھ  
مقتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ کے مذہبوں سے لیکر کچھ اپنے دل سے  
جوڑ کر ایک رسالہ بنایا۔ محمد نام اس کے چھوٹے بیٹے نے اس میں کچھ بڑھا کر  
کتاب التوحید نام رکھا اور پھر اس کو آپ اخفا کر کیا۔ حاصل اس کا یہ  
ہے کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصاً اپنے والے حرمین شریفین کے مکہ ان  
کاوشا اور مارڈالنا جہاد ٹھہرے چند نسخے اُس کے حاکموں کے پاس بھیج گئے  
حاکموں نے اُسے ظاہر کیا۔ محکوموں نے قبول کیا اور بہت خوش ہوئے مکہ کی لوٹ  
اور جہاد کا ثواب ملا۔ آخر مسعود نام بہت ذہینت اس عاقبت نامھوونے  
بتا منہا دزیارت کعبہ ۱۲۱۱ھ اور آخر ایام سلطنت سلطان سلیم ثالث میں  
ٹری بھر کے ساتھ شہ تھانے کے گھر پر چڑھائی کا ارادہ کیا۔ یہاں کے رہنے  
والے اُن کا پہلا حال عدالت اور دینداری کا شکر اُن کے آنے سے بہت خوش  
ہوئے اور مشتاق ملاقات کے ہوئے مگر چند آدمی کہ قریب اس حریمت سے وہاں  
گئے تھے۔ اور نئے دین کا حال دیکھ کر شکر آئے تھے۔ انہوں نے کہیں اُس کا تذکرہ  
کیا اور لوگوں نے شریف سے عرض کی کہ حال اُن کا اچھا نہیں ہے۔ ترک کی توجہ  
کو تمام و مصر کی چھاؤنیوں سے بلوائے دیوار عرب کے قبائل کو جمع کیجئے اور نجد  
کا بندہ و بست کو حاضر کر دے کہ سرحد جاز میں نہ آ جاویں اگر وہ یہاں آ گئے تو پھر  
کچھ تدارک نہیں ہو سکے گا شریف نے اُسی پہلے حال سے دھوکا کھا کر کہا کہ جو اللہ

لہے قدرت خداوندی کا کرم و ملاحظہ ہو کہ بعد ازاں کچھ سے بڑے بیٹے مولانا شیخ محمد علی صاحب  
تعالیٰ عالم باطل ہونے کے ساتھ ساتھ وہاں بیت سے سخت جوار تھے انہوں نے رنج و کدورت  
میں "نور الحق والا کہید فی الرد علی النواہیہ" نامی کتاب لکھی مولانا غلام حسین الدین قصبی  
رحمہ اللہ تعالیٰ مدبر سوا و اعظم ہیں کا ترجمہ کر کے شائع کیا تھا ۱۲۱۰ھ شریف قادری

اللہ تعالیٰ زیارت کرنے والوں کو روکوں اور کہنے والوں پر بڑا غصہ کیا۔  
پھر کوئی اس طرح مفید بات نہ کہے اس عرصہ میں خیرائی کہ مسعود نام مسعود  
نام مسعود دے کر کہہ پڑا تا ہے۔ پھر لوگوں نے شریف سے کہا کہ آپ کی غفلت سے  
اس کی ہنگامہ لال کا قتل اور لال کی لوٹ ہو جائیگی۔ شریف نے وہی جواب  
دیا کہ مسلمان سنت پر چلتے اور تقویٰ کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ ایسے بڑے گناہ اُن سے  
بڑے کہ یہاں ہی قتل و قتل رہی کہ وہ شقیہا قرن المنازل تک کہ میتات نجد  
کہے۔ آپہنچے وہاں سے کہ کو چھوڑ دو رمارہی طائف پر اور ہے بہت اوج ہے  
اور پچیس چاروں طرف سے گھیر کر مارنا شروع کیا جو سامنے آیا کیا مر گیا عورت  
کی بیوی ٹاکیا بڑا سب کو شہید کیا۔ اور مسعود حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ  
عہما کی اور آٹھ تیر کے سب ڈھاکر زمین کے برابر کر دیئے۔ تمام مال و متاع مار  
لے کے گمشدہ چھوٹی مارا کرتے کر غلط پڑ گئے۔ ایک منزل مگر باقی رہا  
تھو کہ کچھ بچے بھاگے طائف کے آگے آپہنچے اور طائف کا ماجرا شریف سے  
عرض کیا۔ شریف کے پاس صرف باغ سو غلام تھے اور حدود لانے کی بہت کم  
تھی۔ اور کتاب التوحید بھی ایک تن پہلے مکے میں آئی تھی علامتہ مکہ نے اس کو  
حرم میں لے جاکر کیا کفر پر خودی کے اور حرم کے غلام اللہ شہر دینار کے لوگوں کو حلق  
کیا۔ اس سے لڑنے پر اور فتویٰ اجماعی پھر ی چاروں مذہبوں کے عاملوں کا بعد  
مذہب کے شریف کو دیا اور کہا کہ سب مسلمان آپ کے ساتھ لڑنے کو تیار ہیں اور  
سامان دست کرنے میں لڑائی کے مشغول ہیں۔ علی الصبح آپ سب جمعیت  
کے ساتھ حرم کی حد پر چل کر اُن کو روکیں اور کہیں یہاں جوا اجماع وغیرہ کا جمعہ  
کے دن ساتویں محرم ۱۲۱۲ھ کو تھا۔ آٹھویں تاریخ صبح کو سب لوگ تیار دستار  
شریف کی برآمد کے تھے۔ شریف برآمد ہوئے۔ طائف کا حال سن کر گھبرائے اور



اپنی مخالفت پر شرمندہ اور فوج کے فرہونے سے ڈرے ہوئے تھے اور بھی ابھی تک اس شبہ میں کہ شاید طائف الاول نے پہلے قصہ شروع کیا ہو اور اس گمان پر مطمئن کہ طائف ہیں جو ہوا سو ہوا حرم میں تلوار نہ چلائیں گے اور لوٹ مار نہ کریں گے کہ ظہر نہ ہوتے ہیں لوگوں نے ہر چند عرض کیا کہ یزید حجاج و قنبرہ کے وقت میں کیا کیا نہ ہوا۔ وہ بھی کلمہ پڑھتے تھے اور طالع نجد کے عقائد کا کتاب التوحید سے اور افضال کا واقعہ طائف سے ظاہر ہو گیا ہے اور ہر طرح کی باتیں بوسلفہ معروض کیں مگر شریف باہر نہ نکلے۔ اس عرصہ میں شریف کے غلام بھی اہل شہر سے متفق ہوئے اور شریف سے اعلان چاہا۔ شریف نے کہا کہ میں حکم قتال کا بیت اللہ کی زیارت کے آنے والوں کو نہیں مگر دوں۔ اس نکرار میں پھر دن آگیا اور کوئی بات قرار نہیں پائی تھی کہ ناگہاں خبر آئی کہ نجد تلواریں مار تے اور لوٹ کر تے ہوئے داخل حرم کے ہوئے۔ اس وقت شریف کو ان خبیثوں کی خیانت کا یقین ہوا سوائے بھاگ جانے کے کچھ چارہ نہ دیکھا اپنے غلاموں کو ساتھ لے جہد کو چلے گئے۔ اور وہاں کے قلعہ میں پناہ پکڑ لی اور کہہ رہے تھے مرد و عورت گھر میں کو چھوڑ کر کچھ پہاڑوں پر چڑھ گئے۔ کچھ مسجد الحرام کہناہ مسجد کربلا میں ابھرے نجدی بیدین بے اس کے کہ کوئی مقابلہ کریں۔ چاروں طرف سے کمال سفاکی اور بے باکی کے ساتھ مسجد الحرام میں گھسے۔ وہ لوگ کہ کعبہ کے پردہ میں چھپے اور قہر مزہم و حلیم مقام ہما ایم میں بے ہوش تھے اُن کا بھی پاس نہ کیا۔ اِنشا باللہ و اتالیقہ زبائن۔ کیا کہوں جو انہوں نے کیا۔ دل یاری نہیں دیتا ہجر اسود تک ان کے ظلم سے نہ بچ سکا میں بھی صدقات ز دو ضربے شوق آگیا تمام اہل شریف اور اہل مکہ کے گھروں کا اور حرم کے کاغذاتوں کا اور نذر کعبہ اپنے تہذیب میں لے لیا اور کچھ نہ چھوڑا جب حکم دیا کہ اہل مکہ پہاڑوں سے آکر اپنے گھر وں میں آباد

ہوں مگر جس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو اُس کو مار ڈالو۔ لیکن مکہ کے شرفیوں کی قوم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلبیت اور سیادت اُن کی صحیح اور ناما میں مستحکم کران نہیں دیا گیا ہر دو کیا عورت کیا چھوڑا کیا بڑا چہاں پاؤ مار ڈالو اس حکم کے شہر و ہونے سے اہلبیت نبوی میں جس کو طاقت بھاگنے کی تھی جدھر کو راہ پائی آوارہ ہو گئے اور جو ان امتیاء کے ہاتھ پر شہید ہو یا قہر نہ لوگ اپنے گھر وں میں آئے اور سامان و اسباب سے صحاف خلل تھے اُنے سب لوگوں کو اوردہ و اوردہ عبرت پڑو جس جگہ کے جانور کا شکار کرنا اور سیر اور پانی سے بھگانا اور وضو کا کرنا اور کھانا اور پیتہ جیانا حرام ہوا اور اُن کی ہاتھ کاٹا کے قصہ کرنے پر مغرور ہو اور عندہ جانور بکری وغیرہ کے پیچھے دوڑے اور بکری حرم کی حد میں گھس جاتے۔ دودھ پھر جاتا ہے اور حرم کی حد میں داخل نہیں ہوتا اور اُن کے والے جانور جو اُن تے ہیں۔ خدا کعبہ کے مقابل آجاتے ہیں تو دائیں بائیں پھر جاتے ہیں۔ اُس گھر کے اوپر نہیں گزرتے ہیں اور اسی طرح کے بہت ہیں۔ ان مشیاطین اور سفاکان بیدین نے ایسے مکان متبرک میں کیا کیا بیدینیاں کیں۔ بعد فراغت کے تخریب حکم معطل سے متوجہ ہوئے مدینہ منورہ کے قاعدت کہنے پر تھوٹ کر اُسی فرج لے کر دوڑے۔ یہ میں جس کو پاپا شہید کرتے تھے مدینہ منورہ کا جا چھا پورا اور جو مکہ معظمہ میں کیا تھا اُسی سے مدینہ منورہ میں بھی منہ اپنا کاٹا کیا۔ لوٹ مار کے سوا سب اہل مقدس اور متبرک کر اویا تار صحابہ و اہل بیت سب کا کھڑکالے کیا مگر منظر میں کیا مدینہ منورہ میں کیا لڑیں اور وہ سب مسجد میں کہ ان طغویوں نے دھائیں بنائی ہوئی صحابہ و تابعین اور اُس وقت سے آج تک زیارت گاہ تمام مسلمانوں کی تھیں کہ تہذیب فقہ و حدیث

شہد شریف ہیں۔ ہر شخص اہل مدینہ کو تلخ و پیچانے کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسکو آگ میں سے کی طرح کھلا دے گا جیسے پانی میں نمک۔ سلم شریف ج ۱ ص ۱۲۳ شرف قادری



میں اُن مکانوں کی زیارت اور اُن میں نماز کو ادا کرنا آداب میں لکھا ہے اور بعض  
 کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے اذن سے بنائی ہوئی تھیں یہ غضب دیکھ کر  
 مسجد قبائلیں بھی ان محدودوں نے کمال بے ادبی کی آخر کو روضہ مقدسہ نبویہ  
 صلی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو کہ صنم کبر نام لکھا تھا ارادہ دھانے کا کیا  
 ادا ایک جماعت نیت ناپاک سے وہاں گئی جہی کہ حد وازہ کھولا ایک اڈھا  
 کی پھٹکائی اور آئی کہ سب خاک سیاہ ہو گئے اور روح ناپاک اُن کی دوزخ کو  
 پہنچی۔ الحاصل وہاں ظلم سے پیٹ بھر کر جمع تمام اسباب سامان نقد و جنس ملے کو  
 ہر فوج میں بٹے اور پاؤں پھیلے۔ جہان و نجد کے پاس کے شہروں پرستانی  
 کی بعض عراق کے شہروں کو بھی جو فوج سے خالی تھے لوٹ لیا اور قتل کیا کر لائے  
 معنی میں بھی جو مدینہ منورہ میں کیا تھا کیا مگر عیدہ پر قصور نہ کرنے کہ قلعہ مستحکم  
 تھا اور اس میں تو میں بھی تھیں اور شریف بھی باہر آنے کی طاقت نہ رکھتے  
 تھے۔ اسی حال میں ایک زمانہ گزر گیا عجیب طرح کا شخصہ تمام ملک سے ہونے  
 والوں کی جان پر تھا شروع اس قلعہ کا سلطان سلیم شہر کی سلطنت میں ہوا کہ  
 اسکی بد فکری اور بے عقلی کے سبب سلطنت کی کچھ سوکھ نہ رہی تھی اور سب  
 پاشا آپس میں ٹوٹے مرنے تھے کسی کو اس طرف تو بدر کی فرصت نہ تھی یہ قلعہ زور پکڑ  
 گیا اس عرصہ میں سلطان مصطفیٰ الرابع خلیفہ سلطان عبدالحمید خاں مرحوم نے سلطان  
 سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت سلطنت پر بیٹھا۔ کئی جہتیں اندر سے تھے کہ مصطفیٰ  
 بیر قلعہ نے سلطان مصطفیٰ کا خلع و قتل کیا جب سلطان محمد و خان غازی خلیفہ  
 سلطان عبدالحمید خاں کو مرد باغی قتل ہوا۔ بادشاہ ہوا اپنی سلطنت کی پرگندگی  
 کو حکمت عملی سے جمع کیا۔ محمد علی پاشا والی مصر کو حکم جہاد کا خدیووں پر دیا۔  
 محمد علی پاشا نے ایسا ہیسا کو حجاز بھیجی اس نے آکر ایسا مدارک کیا کہ نام و نشان

ہر لوگ باقی تھا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کالوٹ لے  
 کر تھے سب لاکر جہاں کا تہاں پہنچا دیا اور جس مالک نے اپنی چیز کی شناخت  
 ل اس کے حوالے کر دیا اور باقی مال مخلو کہ نجد یوں کا مسلمانوں کو تقسیم کیا جلیا  
 پلینے ویسی تلاقی کی اور مسجدیں متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجد نے توڑ ڈالے تھے۔  
 حب کے بننے کا حکم دیا۔ اسی عرصہ میں ملک میں کے جنگلی گنواروں شیعہ زیدہ یہ  
 مذہب کے دین و آئین سے محض ماوا نفس اپنے طریق کے اصول و فروع سے  
 جاہل مطلق سوائے راہ لوشے اور مارڈالنے کے کچھ جانتے نہ تھے۔ اس مذہب کو  
 اپنے مذاق کے موافق پایا اور بڑی خوشی سے قبول کیا مسلمانوں پر جہاد کید کھا اور  
 مدینہ و شہر میں ملک میں کے حند سے کے کن لے پر ٹوٹ لئے جب فوج  
 ترک کی جہاز سے آئی کچھ مالے گئے کچھ جنگلوں کو بھاگ گئے جب سلطان محمود  
 خان غازی جنت نصیب ہوا اس کا بیٹا عبدالحمید خان غازی تخت نشین  
 سلطنت روم بنوا نظم و نسق اپنا شاہانہ جاری کیا سب پاشا اس سے قطع ہوئے  
 محمد علی پاشا والی مصر سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے حال  
 میں اُن پر تصرف ہو گیا تھا نکال لئے جو جب اس حکم کے فوج محمد علی پاشا کو  
 مصر برقی اور فوج سلطان غازی ناکش آئی تھی کہ زیدہ یہ مذہب سیدوں ماکن نواح  
 محلی و حدیدہ نے مذہب نجدیہ کا اختیار کر کے مکان کو فوج سے خالی دیکھ کر  
 تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان میں ایک ایک امیر المؤمنین ہو گیا جب  
 طرح کا ظلم ہو پایا۔ راقم نے ۱۲۵۵ھ میں اسکی حال پر پھوڑا پھر شناسنا کہ فوج ترک  
 کے آنے سے ان کا کام تمام ہو گیا۔ اسی طرح ملک سقط کے گنواروں خاندی  
 مذہب الاول نے اس مذہب کو پسند کیا اور ٹوٹ مار شروع کی۔ حاجیوں اور  
 سودا گروں کے جہاز ٹوٹ لئے سقط کے بادشاہ نے کہ نام اس کا مسجد



ان کا قتل عام کیا بالاخر سب کا استیصال ہو گیا۔ اب تمام ملک عرب حجاز و شام و یمن وغیرہ میں اس مذہب کا نام و نشان باقی نہیں سوائے چند گواروں ایک چھوٹے سے جنگل یمن کے کرنا۔ اس قبیلہ کا اسیر ہے کہتے ہیں کہ کچھ کچھ باقی ہیں۔ والعم غنہ الشہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور تمام مسلمانوں کے شہروں میں جو روم و شام و مصر و عراق وغیرہ کے ہیں۔ کوئی اس مذہب کو ظاہر نہیں کر سکتا یہ حال ہے عرب کے نئے دین والوں کا۔

اور ہندوستان میں اس دین کے پھیلنے کا یہ قصہ ہے کہ مولوی علی کی فکر میں حد سے اور طبیعت میں مذہب سے بے قیدی کی رغبت پہلے ہی سے تھی درگاہ کے بعد کا واقعہ ہے کہ فرانسس برٹانیا اور روس کی متورہ طاقت نے جب ترکی کو کڑے کڑے کر ڈالا اور سلاطین میں محمد کمال پاشا نے ترکی کے بقیہ حصے پر خیر اسلامی راج قائم کیا تو اسکے بعد جرمن شریفین کا کوئی محاذ بندہ گیا میدان خالی دیکھتے ہوئے پھر دوبارہ نجد کا بیشتر یا انگریزوں کی شہ پانکر کو مدینہ پر حملہ آور ہوا۔ اور حجاز و یمن کی یادگار بن کر رہیں یہ نظم کے ہمارے دوست دلا خط بر النور ۱۹۲۲ء مصنفہ مولانا سید سلمان شرف بہاری رحمہ اللہ مابین مارشوان لاہور بابت جولائی ۱۹۲۲ء میں ہے کہ ۱۹۲۵ء کے آخر میں ایک عظیم اور غائبانہ امیرانی سعود وانی خیر نے انگریزوں کے ایما پر مملکت حجاز پر فوج کشی کر دی شریف حسین بادشاہ حجاز سے جو کچھ بعض سیاسی درجہ کی بنابر سلطنت برطانیہ کا بگاڑ ہو گیا تھا اسلئے انگریزوں سے ہوائی بندہ کو سیاسی جوڑ توڑ اور مالی و فوجی امداد و اعانت کے ذریعہ حجاز پر حملہ کرنے کی ترغیب دینی بخیرول نے تصور سے ہی عرصہ میں چند مختصر لڑائیوں کے بعد سلطنت حجاز پر قبضہ کر لیا۔ شریف حسین گرفتار ہوا۔ اور انگریزوں نے اسکو جزیرہ قبرص میں لے جا کر نظر بند کر دیا اور کچھ عرصہ بعد اسی مقام پر اس کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا شریف علی چند روز کیلئے تخت حجاز پر بیٹھا لیکن جلد ہی اسکو ان سعود کے ہاتھوں شکست کھانی پڑی اور وہ بھی بالآخر مجبور ہوا۔ انگریزوں نے حرمین شریفین کے باغیہ ترک و متقاہر و مساجد کو منہدم کر دیا۔ جنت النبی اور جنت البقیع کے تمام قبے مساکر کر دیئے گئے مگر مسطرحمے آج کے مقدس محل مولانا محمد علی شہر قادیانی علیہ السلام ولد قادیانی شہر قادیانی صہا اور اسی قسم کے دیگر مقامات معظمہ کو بالکل بالکل کرا دیا۔ مسجدین

ان کے اس مذہب کے ان سے ناراض بھی تھے شاہ عبدالعزیز صاحب نے ان کے تمام مملوک منقولہ غیر منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے حتیٰ حرم اور ملاہوں و عورتوں کو ہر کہ کے قابض کر دیا مگر مولوی انجیل کو کچھ نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا۔ کوئی نبرہ گول میں نہ رہا۔ مولوی انجیل کھلے بندوں کھیل کھیلے میں شیعہ فساد کے دین میں ان کی ذات سے جاری ہوئے۔ ایک فتنہ ظاہر ہے کہ قیاس و تقلید حرام ہیں۔ اور ائمہ مجتہدین و فقہائے مقلدین فاسق ہیں۔ بلکہ کافر و منکرہ تصور اس شاہجہان آباد میں اور پورا نواح عظیم آباد و حیدرآباد کے شہروں میں پھیلا۔ ایسے جاہل کہ البصیفہ کا لفظ بھی صحیح نہیں بول سکتے تھے کہ پتہ اور شیعہ کو سین کہتے ہیں۔ سامانوں اور مقلدوں کو بُرا کہتے ہیں۔ افسان کی طرف خطا اور گمراہی کی نسبت کرتے ہیں۔ کچھ مائل نہیں کرتے اور مولوی انجیل کی مذہب حانیال اور بے ادبیال ائمہ و فقہاء کے ساتھ مشہور ہیں۔ دیکھو تو یہ الحنین میں لکھا ہے۔

ولیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمكن الرجوع الی الروایات المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصحیحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یتدرک قول امامہ فیہ شائبۃ من الشوک ترجمہ میں نہیں سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید التزام مسجد نبویس مسجد نور وغیرہ کو منہدم کر دیا حتیٰ کہ روضہ مطہرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بھی گرنے کا ارادہ کیا ۱۲ سوانح اعلیٰ حضرت از مولانا ابوالدین احمد قادری شہ ظاہر ہے ایک فرقہ ہے۔ خارج اہل سنت سے روم اشیاطین میں جو رہے تھے انہا عشرہ کے حجاب تصنیف مرزا محمد کشمیری کا لکھا ہے قولہ آ کہ بعضے اناہل سنت مانندہ آؤد و متبعائش انہ طرفہ تراشا ست کہ ان معترض را قام عالم اہل سنت و فطری آیہ داؤد ظاہری و متبعائش را از اہل سنت شمر و در حدیثہ از سفامت است اہل سنت او را متروک ساختہ اند و بہ اختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ اند و متروک قیاس است و قائل بہ بدو شران و لہذا امام احمد بن حنبل اور اپیش خود آمدن غدادہ اند و اہل خود مشہور و معروف است کہ مذہب اہل سنت را مقابل مذہب اہل ظواہر و ظاہر مگر گنبد



کرنا کہ اگر جائز ہو یا وجہ ممکن ہونے پر جو ع کے ان روایتوں کی طرف کئی صلی  
الشعلیہ وسلم سے منقول ہیں کہ صاف دلائل کوئی ہیں تقلید کئے گئے امام کے  
قول کے خلاف چہرہ اگر اپنے امام کے قول کو چھوڑ دے تو اس میں یل ہے شرک کا تھا  
پہلے اماموں کی تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہیے وہ یہ ہے کہ بعد گذر جانے  
زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کی روایتوں میں اختلاف و تعارض بکثرت ہوا

جناح مقابل معتزہ و جہیزہ و کلامیہ و مجاہد و غیرہ غلط ہیں مفسرین  
است چنانچہ سبائی مکر گذشتہ کلمہ یا قیاس پر تشریح می کند چنانکہ تشریح بر قول امامت  
حضرت مرتضیٰ ست بلا فصل باہر عقیدہ کہ باشد چنانکہ مدارتسن بر قول خلافت خلفاء ثلاثہ  
است باہر عقیدہ کہ باشد حال آنکہ جنین نیست بلکہ تفسیر مقابل مذہب باطلہ و عقائد  
خاسدہ است شروط و لوازم تسنن بسیار است یکے انہن جو خلافت خلفاء ثلاثہ ہم است  
۱۔ ہرگز نہ بکثر از دیگر ذریعہ است ۲۔ دہر کہ سر نہ باشد قلندری و اندہ ۳۔ حالا اقول علماء  
اہل سنت در حق داؤد ظاہری بایہ تسلیم درسان المیزان شیخ ابن حجر مرقوم است وقد  
کان حاد و اطلد الدخول علی الامام احمد فمضہ و قل کتب اتی محمد بن یحییٰ الذہبی  
فی امرہ و انه زعم ان القراءان محدث فلا یقر بہی قال محمد بن حسین بن جیم سمعت  
داؤد یقول لقہ ان محدث قال ابن الحاکم تفقہ علی الشافعی ثم تراء ذلك و فی  
القیاس والف فی الفقہ علی ذلك کتبنا امش فیہا علی السلف و ابتدع طریقہ  
بمخبرہ رد اہل العلم علیہا و نقل و طاق داؤد عن ابی حاتم انه قال فی داؤد  
من کان ذا فضل لا یلتفت الی و ما و سہ و خطر انہ ۱۔ استہی و ہر گاہ حال داؤد  
و متبعائش نزد اہل سنت صوم شہسب استشہاد و این معرض سفیہ با قرال اواز قبل  
استشہاد تغلب مذہب خود است محتاج جواب نیست نزد عقلا و علماء اہل سنت ہرگز  
در کتب فقہ قول او نقل نمی کنند و اگر در شرح حدیث ۲۔ نقل کردہ اند بعضی برائے عبرت  
نقل کردہ اند تا دیگران درین معنی احادیث خود بر نظر ہر خود ۳۔ ای قسم یا وہ لانی نکرودہ باشند  
رجوم اشیا طین ۱۷ شاہ ولی الشرحۃ بالغہ میں لکھتے ہیں

والظاہری من لا یقول بالقیاس ولا بأثر الصحابة والتابعین  
کذا داؤد ابن حزم

عقل و دلیل میں اپنے جیسے مل گئے یہاں تک کہ بد مذہب لوگ بھی جیسے رافضی  
نہری وغیرہ داخل ہوئے اور دلیلوں کے رد و قبول میں اختلاف ہوا ایک جس کو  
امام ہے وہ سب انہیں مانتا اور ایسے ہی الفاظ حدیث کے معنی میں بھی مختلف  
ہوئے کوئی ایک حدیث کے کچھ معنی کہتا ہے کوئی اسی حدیث کی اور راہ تعبیراتا  
ہے اللہ تعالیٰ نے خاص خاص مذہب کو توفیق دی کہ اپنی ساری ہمت اور سعی  
مصرف کی اس کام پر کہ دریافت کریں کونسی روایت صحیحہ کونسی غیر صحیحہ کونسی  
مقدم کونسی مؤخر کون راجح کون مرجح کون لاوی عدل کون لاوی غیر عدل کہ جسے معنی  
مستحب کہنے غیر معتبر ہوا انہوں نے اس طرح کی ہر ایک بات کو جیسا چاہیے  
غوب تحقیق کر کے ایک امر صحیح لکھ دیا اور جو صورتیں مسئلوں کی پیش آئیں کہ بعضہ  
قرآن و احادیث میں نہ ملیں ان کو قرآن و حدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ  
کا ضبط کیا اس کا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہ مرتبہ حاصل نہ تھا ان لوگوں  
کی پیروی کی اس کا نام تقلید ہے اور یہ بات کہ جب چاہا جس کسی کی چاہی  
پیروی کوئی کسی مسئلہ میں کسی کی اور کسی میں کسی کی ۱۔ تراویں میں کھیل ہے ایک چیز  
کو کسی حرام کبھی حلال کبھی مکروہ جانے کبھی مباح ۲۔ ایک صورت کے دو متعینوں  
میں کسی مدعی کو حق ملائے کبھی مدعا علیہ کو اماموں کے زمانہ میں او قریب قریب  
اس کے بعد بہت متعبد تھے رفتہ رفتہ ان کے مذہبوں کا نشان نہ رہا انہیں  
چار مذہبوں کی تحریر و تقریر و ضبط اصول و فروع و نظم کلیات و جزئیات  
جیسا چاہیے ویسا دائر و سائر ہوا اسواد اعظم امت مرعوم نے ان چار مذہبوں  
میں سے جس کی چاہی تقلید اختیار کی ۱۔ شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں  
کہ چھ فرقوں کی اطاعت خدا کے حکم سے فرض ہے ۲۔ از انکلم مجتہدین شریعت و  
شیوخ طریقت اند کہ حکم ایشان بطریق واجب غیر لازم الاتباع است ۳۔  
عوام امت زیر کہ فہم امر شریعت و دقائق طریقت ایشان را میں نیست  
فاشئلوا اہل الذکر ان کشفہ لا تعلمون ۴۔ اب دیکھو کہ مولوی اہل



فے تمام لائقین ہست و مرجع کو مشرک ٹھہرایا کہ اماموں کے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت بھی چار فرقے ہیں جعفری شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کی کتابوں میں کوئی حدیث مخالف اپنے امام کی دیکھ کر تقلید کو چھوڑ دینا جاری نہیں ہے کیونکہ تحقیق حدیث کی جیسی کہ اماموں کو مکتبی حدیث کی کتابوں کے جمع کرنے والوں کو نہ مکتبی ان کتابوں کے دیکھنے والوں کا تو کیا مرتبہ ہے ہر ایک کام کے واسطے ہر ایک شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجع و مرجع کے تعارض و دور کرنا الفاظ سے مطالب کا نکالنا اور اس طرح کی باتیں جو ضروری ہیں اور اصول کی کتابوں میں تفصیل مذکور ہیں جہتہاں کا کام ہے ان چاروں اماموں کے بارے میں کام میں اور کوئی نہیں ہے۔ گویا اس بات پر امت کا اجماع و اتفاق ہو گیا ہے۔ اور حضرات محدثین کا کام جمع کرنا حدیثوں کا ہے۔

عقود الجہان فی مناقب النعمان میں لکھا ہے کہ عائشہ علیہ الرحمۃ سے کچھ مسئلے پوچھے گئے انہوں نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم میں کیا کہتے ہو۔ ابو حنیفہ نے سب کے حکم بیان کئے۔ عائشہ نے کہا کہاں سے کہتے ہو۔ جواب دیا کہ تم نے فلا فی حدیث کی فلا نے سے اور فلا فی فلا نے سے یوں روایت کی ہے اور بیت سی حدیثیں اسی طرح پر بیان کیں۔ عائشہ نے کہا کہ جو میں نے سو دونوں میں حدیث کی مکتبی قسم نے دیکھ سماعت میں بیان کی نہیں جانتا تھا کہ تم کو یہ حدیثیں معلوم ہوئی ہوں گی۔

لے تنبیہ جلیل سی حنفی ہے دو لفظ ایسے دائرہ سائریں ہیں سے شاید ہی کوئی شخص ناواقف ہو مگر اکثر لوگ ان دونوں کا مفہوم ایک خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوتا وہ ہے جو اعتقاد مذہب اہل سنت و جماعت رکھتا ہو۔ فرد غافقی شافعی مالکی یا حنبلی ہوا اور حنفی وہ ہے جو فروغ میں امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقلد ہو۔ اعتقاد کچھ ہے نہ مذہب رکھتا ہو معتزلی ہو یا سنی یا کوئی اور مذہب۔ اسی بنا پر غیر مقلدین سنی ہیں نہ حنفی۔ اور دیوبندی حنفی ہیں لیکن سنی نہیں یعنی یہ لوگ اعتقاد اربعہ محمدی عبد الوہاب نجدی ہیں۔ علامہ مقلد امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہیں۔ غیر مقلدین علامہ اعتقاداً ہر طرح دیوبندی ہیں۔ ان تینوں کو ہم دیوبندیہ پر مبنی ناسنی محمدی خاں صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مدعی۔ راہبہ المستندہ ص ۲۳۳ علی حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ۔

تہذیب کے تم طہریب ہو اور جم غفرا اور تو نے لئے شخص دونوں کو لئے لیا ہے اور اسے جس کو چلے علی بن مسہر کو بھیج کر ابو حنیفہ سے مناسک لکھوا منکواتے ہر شخص سے ایک شخص نے مسئلہ پوچھا انہوں نے اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کی طرف اور کہا کہ ان کو لازم کر ڈو کہ جب ان کو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ اس کو آپس میں پھیرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ صواب کو پہنچے۔ دیکھ بن جراح کے آگے کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے خطا کی۔ دیکھ نے کہا کہ وہ کیونکر خطا کرے حال ہے کہ اس کے ساتھ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہوں۔ اجتہاد اور قیاس میں اور یسے بن زکریا اور شخص و جہان و مندل سے لوگ قطع حدیث میں اور قاسم سے لغت عربیہ میں اور آؤد و فضیل سے زہر و ورع میں جس کے ایسے اصحاب جلسہ ہوں وہ خطا نہ کریگا اور اگر کریگا بھی تو یہ لوگ حق کی طرف پھیر دیں گے۔ دیکھ نے کہا کہ جو اس طرح کی بات کہے وہ مشائخ انعام کے ہے بلکہ ان سے بھی گھراہ تر عبد اللہ بن مبارک نے کہا کہ ابو حنیفہ کا قول ہمارے نزدیک مثل اثر رسول کے ہے جہاں ہم اثر نہیں پاتے مسعر بن کدام نے کہا کہ ہم نے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو سو حدیث میں غالب آیا ہم پر ایسے ہی زہد میں اور فقہ میں تو دیکھتے ہو کیا حال ہے۔ حاکم عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابی ہیم بن حلو یہ وغیرہ نے نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونے کی ہے محبت ابو حنیفہ کی اور بغض ابو حنیفہ کا علامت بد مذہبی کی ہے۔ ابو حنیفہ بڑے حاکم حدیث تھے۔ ورنہ بد مذہبہ اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا۔ چار ہزار شیخ ائمہ تابعین وغیرہ سے حدیث لی اور ان سے جتنے لوگوں نے روایت کی ہے شمار سے باہر ہیں اور ائمہ اسلام سے اتنے لوگوں نے روایت نہیں کی اور نہ اوروں کے اتنے اصحاب و تلامذہ ہیں اور کسی شخص سے علماء کو ایسا انتفاع نہیں ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب سے احادیث مشتبہ کی تفسیر میں سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت بڑا تھا جو اثر رسول اللہ صریح ہوتا اس کو لیتے اور حدیث کے ناسخ و منسوخ کو



خوب جانتے تھے اور ثقہ کی حدیث طلب کیا کرتے تھے اور یہ کہ آخر فعل رسول اللہ  
کا کیا ہے اور علمائے کیا کہا ہے۔ امام شافعی اور سفیان بن عیینہ اور عبد اللہ بن  
المبارک وغیرہم نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا اہم نے کوئی فقیہ نہ دیکھا نہ سنا نیز یہ بن  
ہارون نے کہا احتضار اپنے زمانہ کے تھے حافظہ کی نے کہا علم زمانہ کے تھے ابی یحییٰ  
حمانی نے کہا کہ میں نے کسی کو ابو حنیفہ سے بڑھ کر نہ دیکھا ہر باب میں ابواب  
خیر سے جس کو ملایا ابو حنیفہ کے ساتھ ابو حنیفہ کو ہر بات میں افضل پایا میں نے  
یہ تھوڑا سا کچھ بطور نمونہ نقل کیا ہے اس کتاب سے کہ تصنیف شافعی نہیں کی  
ہیں تاکہ معلوم ہو کہ اعتقاد کا بڑا کیا تھا۔ پھر مولوی اسماعیل نے لکھا۔

کنایہ دل علیہ صمدیہ المزمذی  
عن عدی بن حاتم انہ سئل رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قوله  
تعالی اتخذوا حجابہم ولباسہم  
ادبا ما من دون اللہ والسمیہ ابن  
مریم فقال یا رسول اللہ انما لکم  
تخذ احبارنا ولباسنا ادبا فقل  
انکم احللتکم ما اخلوا وحرمتکم ما  
حرموا ذلک لیس المراد بالتقلید فی  
العقائد علی ما یطوق بہ لفظ  
احللتکم وحرمتکم فان التحلیل و  
التحریم لیس استعلا فی الافعال  
ولیس المراد بہ التقلید مطلقا  
والالزام تکلیف کل عامی بالاجتہاد  
ولیس المراد بہ رد النصوص و

الاجہانی مقابلة قول ائمتہم  
والمراد بانصارى بل المراد  
هو تاویل الدلائل الشرعیة  
بل قول ائمتہم فعل من هذا ان  
شیخ شخص معین بحیث یتسلک  
بقوله وان ثبت علی خلافہ دلائل  
من السنة والکتب یقول ان قوله  
شرب من انصاریة وحظ من  
الشرب والعجب من القوم لا یخافون  
من مثل هذا الاتباع بل یخفون  
عنه فملحق هذه الامة فی جہنم  
وکیف اخاف ما اشرکتہم ولا تخافون  
انکم اشرکتہم باللہ ما لم یزل بہ  
علیکم سلطانا فای الفرقین احق  
بالامن ان کنتم تعلمون قدیم  
وانصف لا تکن من الممتزین و  
نعوذ باللہ ان تكون من المتصیین

انصاری نہ ہوتے بلکہ مراد دلائل شرعیہ  
کا تاویل کرنا ہے۔ اپنے اماموں کے قول  
کی طرف اس سے معلوم ہوا کہ ایک شخص  
معین کی پیروی کرنی کہ اس کے قول کو  
مانے۔ اگرچہ اس کے خلاف پر حدیث  
و قرآن سے دلیل ثابت ہوں اور امام  
کے قول کی طرف تاویل کرے لطرتیت  
کا میل ہے اور صدر ہے شرک سے اور  
تعجب ہے قوم سے کہ نہیں ڈرتے۔  
ایسی پیروی سے بلکہ ڈرتے ہیں اس  
کے چھوڑنے والے کو سو کیا ٹھیک ہے  
یہ کہیت ان کے جواب میں وکیف  
اخاف الایۃ یعنی میں کیوں ڈروں۔  
تمہارے شرکوں سے اور تم نہیں ڈرتے  
کہ شرک ٹھیک ہے جو اللہ کے ساتھ جس پر  
نہیں اتاری اس سے تم کو کچھ سزا ہے  
دلوں فرقوں میں کس کو چاہیے کہ خاطر جمع  
رکھے مگر سمجھ رکھتے ہو۔

دیکھو انصاری جو کرتے تھے اس کا انکار کیا اور جو ان پر ثابت کیا وہ آپ  
صلی اللہ علیہ وسلم انصاری احبار و رہبان کی اطاعت بالاستقلال کرتے تھے ان  
کے احکام کو اللہ کے احکام کے مانند جانتے تھے ان کے حلال حرام کئے ہوئے  
کو اللہ کے حرام حلال کئے ہوئے کے مانند جانتے تھے اور ان کے حکم کے حکم کے  
خلاف ہوتے۔ جب بھی انہیں کے حکم کی پیروی کرتے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے



در این جا باید دانست که چنانچه عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفر است  
اطاعت غیر او تعالی نیز بالاستقلال کفر است و معنی اطاعت غیر بالاستقلال  
آنست که او را مبلغ احکام او ندانند بلکه اطاعت او در گردن انداختن عقیده  
اولاد و شمار و مباح و محذور مخالفت حکم او با حکم او تعالی دست از اتباع او  
برندارد و این هم نوسه است از آنجا دانند که آیت است **وَ اتَّخَذُوا**  
**رُحَبَاءَ لَهُمْ** از بابا **قُلْ دُعِیْتُ لِلَّهِ وَ الْمَسِیْنِ** ابن مزیع میگوید  
فرموده اند "دوسری بگفته است - در این حدیث شما و نصرت شما بغیر خدا میلان  
بعبادت گاه جزیر میل میکنند گاه به مسیح و گاه به پیشوایان خود به تحقیق صدق و راستی  
ایشان میل میکنند و احکام آنها را مانند احکام خدا میدانند چنانچه در آیت دیگر مصرح  
است **وَ اتَّخَذُوا** **رُحَبَاءَ لَهُمْ** از بابا **قُلْ دُعِیْتُ لِلَّهِ وَ الْمَسِیْنِ**  
**ابن مزیع** و ما امر و الا لیخبدوا **إِلَهِائِهِمْ** **أَحَدًا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ یُنِیْ**  
**عَمَّا یُشْرِكُونَ** - حال آنکه ابراهیم از این همه وجه شرک و کفر مبرا بوده حاشا  
کاف من البشر کنی - یعنی نبود ابراهیم از مشرکان در عبادت و زود خلق و  
تدبیر و تدبیر و تحریف و تحلیل و شما هم در عبادت عزیر و مسیح و شرکاء میکنند  
و هم در خلق و تدبیر اسلاف خود و شرکاء میکنند و میدانید که آنها برخلاف منی

لله شاه في الدنيا حجة بالقرآن في معنى ومنها انهم كانوا يتخذون اجارهم و  
يهاجهم اربابا من دون الله تعالى بمعنى انهم كانوا يعتقدون ان ما احله  
هو لا محلال ولا باس به في نفس الامر وان ما حرمه هو لا حرام يؤخذ  
به في نفس الامر ولما نزل قوله تعالى اتخذوا اجارهم وذهب عنهم الية  
سأل عدي بن حاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال كانوا  
يحملون لهم اشيار فيحملونها ويحرمون عليهم اشياء فيحرمونها وسو  
ذلك ان التحليل والتحریم عبارة عن تكون نافذ في الملكوت ان بشئ اطلاق  
يؤخذ بها ولا يؤخذ به فيكون هذا التكوين سببا للتؤخذة وتركها وهذا  
في صفات الله تعالى واما نسبة التحليل والتحریم الى النبي صلى الله عليه وسلم  
فممنوع ان قوله امارة قطعية لتحليل الله وتحریمه واما نسبتهم الى المجتهدين  
من الامة فيمنع روايتهم ذلك في الشرع واستصحاب معنى من كلامه في الخبر

و از فتح و نصرت میسر میسر و فری میسر سازند و اولاد میسر دهند و در آخرت  
و در عذاب خلاص خواهند کرد و نیز در سحر استعانت بدار و از حبشه جنیان  
ممانند و ارواح کواکب را در بر میگردانند و در کبیر و تحریم پیشوایان خود را از  
باز و در میان با او شریک می کنند حلال و حرام کرده آنها را مانند حلال و حرام  
کرده خدا می دانند و با وجود یافتن نصوص کتاب برخلاف آن تقلید ایشان  
می کنند و اندر

جاننا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نصاریٰ کا کافر ہو جانا اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تفسیر فرماتے ہیں بحقیق و توہم میں شریک ٹھہرانے سے اور مفسرین صاف لکھتے ہیں کہ باستقلال انکی اعطاف لازم جانتے تھے اور ان کے حکم کو مانند خدا کے حکم کے جانتے تھے اور ان کا حکم اگرچہ کھلا بظاہر اللہ ہوتا مگر اللہ کے حکم سے انہیں کے حکم کی پیروی کرتے تھے ہی ان کا کفر تھا۔

مولوی اسماعیل کہتے ہیں کہ وہ اماموں کے قول کے مقابلہ میں ائمہ کے  
مکتوں کا رد و انکار نہ کرتے تھے اور اگر نہیں تو نصاریٰ نہ جوتے فقط کیا  
غرض یہی ہے قطع نظر اس سے کہ مولوی اسماعیل کا بیان خلاف ہے نص قرآنی  
نے اور مخالف حدیث و تفسیر کے خلاف ہے کہ دلیل میں لکھتے ہیں۔ والائحد  
یکونوا نصاری۔ یعنی اگر نہیں تو نصاریٰ نہ ہوتے۔ اللہ تعالیٰ تو نصاریٰ  
کا کافر ہو جانا اس فعل سے ثابت فرماتا ہے اور مولوی اسماعیل اس کے مقابلہ میں  
کہ اگر وہ اپنے اماموں کے قول کے مقابلہ میں تصویل کا رد و انکار کرتے تو نصاریٰ  
نہ ہوتے یہ بڑی غیر خواہی کی نصاریٰ کی مگر معلوم نہیں کہ نصاریٰ کس چیز کو  
سمجھے سچ کو ان ائمہ کے سے نصاریٰ نصاریٰ رہے اور اس فعل سے نصاریٰ نہ  
ہوتے تاہم براہ فہم اسی ہی سمجھ تھی جی تو مجتہد نے پھر لکھتے ہیں کہ مراد تاویل  
کرنا دلائل شرعہ کا ہے۔ اماموں کے قول کی طرف فقط اس کلام میں کئی خلل ہیں۔







کیا ہے کہ وہی بیچارہ ایسا کافر ہو جائے نہایت یکہ وہ بلحاظ اس کے کہ شخص میں تم علم و فہم و دیانت و عدالت میں بہت زیادہ ہے۔ اور ہزاروں لاکھوں بڑے بڑے علم و فضل و صاحب کمال کہ تمہارے سامنے آتے تو ایک لیکر وہاں تک اور جس کتابوں کا تم نام لیتے ہو۔ ان کتابوں کے بھی صد ہا استاد اس شخص معین کے متبع ہیں اور تمہارا طریقہ شاؤ سواد اعظم کے خلاف تم کو قابل اس کے نہیں جانتا کہ .... تمہاری تصانیف اختیار کرے اور تمہارا دعویٰ یکہ ہم ہی حق پر ہیں اور ہم سوا سب مخالف شرع ہیں۔ شرع صرف اُسی کا نام ہے۔ جو ہم نے سمجھا اور دیکھا اتنا بھی تو تم نہیں سمجھتے ہو کہ تم بھی شخص معین ہو جب تم نے کہا کہ دلیل شرعی سے یوں ثابت ہو تمہارا کہنا جو کوئی مانے اور اُس پر دوسری طرح کی دلیلیں جو وارد ہوں تو وہ اُن کی تاویل کرے۔ وہ بھی تو اُسی میں داخل ہو گیا۔ پھر تمہاری تکلیف لا طائل سے کیا حاصل ہوا چوتھے یہ کہ نص قرآنی سے صاف ظاہر ہے کہ نصاریٰ کافر مشرک ہو گئے۔ آجدار و رہبان کو رب مٹھرانے سے اور حدیث شریف میں اس کی تفسیر موجود ہے کہ تحلیل و تخیم میں شریک کرنے سے پھر جو مولوی اسماعیل نے لکھا کہ مراد تاویل و لا اٹل شرعی کی ہے۔ دیکھو یہ کیسی تاویل بعید البعد محض بیگانہ ہے بلکہ قابل تاویل کہنے کے بھی نہیں کہاں رب مٹھیرانا اور تحلیل و تخیم میں اللہ کا شریک ماننا اور کہاں دلائل شرعیہ کا تاویل کرنا۔ اب صاف ثابت ہو گیا کہ جو مولوی اسماعیل نے مراد آیت کی نہ پائی اور نسبت کیا نصاریٰ کی طرف۔ اس مقام میں آپ نے اُسی پر عمل کیا بقول ان کے نصاریٰ تاویل کرتے تھے نص کو اپنے اماموں کے قول کی طرف مولوی اسماعیل نے تاویل کی اپنے قول کی طرف جس طرح نصاریٰ نے رب اللہ مٹھیرایا آجدار و رہبان کو مولوی اسماعیل نے اُسی طرح بقول اپنے رب اللہ مٹھیرایا۔ اپنے آپ کو۔

اتخذوا الجوارہم و رہبانہم ارباباً۔ نصاریٰ کا حال ہے من اتخذ  
الہہ ہوا لا اُن کا حال ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم  
تقویۃ الایمان کے اول میں بھی ظاہریت کو خوب چمکایا اور لکھا۔ اس زمانے

میں ان کی بات میں لوگ کتنی راہیں چلتے ہیں۔ کوئی پہلوں کی رہیوں کو سن کر پڑتے ہیں اور کوئی اپنی عقل کو کچھ دخل دیتے ہیں اور ان سب سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ اور رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اُسی کی سند پکڑے اور اپنی عقل کو کچھ دخل نہ دے۔ فقط اور طریقہ طویل کے بعد لکھا۔ سو ہر خاص و عام کو چاہیے کہ اللہ اور رسول ہی کے کلام کو تحقیق کریں لہذا اُسی کو سمجھیں اور اُسی پر چلیں اور اُسی کے موافق اپنے ایمان کو ٹیک کریں۔ فقط۔

پہلے وہ لطیفہ اُن کے سمجھنا چاہیے کہ کیا کام کیا ہے ایک تو ہر خاص و عام کو طلب علم دین اور تحقیق کتاب سنت کا حکم دیا اور یہ بات صریح مخالف ہے کلام الہی کے سورۃ توبہ میں فرمایا ہے۔

وما کان اللہ منون لیسفہ کافۃ  
فلولا نفر من کل فرقة منهم  
طائفة لیتفقہوا فی الدین و  
ولینذروا قومہم اذا رجعوا  
الیہم لعلہم یحذرون۔ اور نہیں ہے کہ سارے مسلمان نکلیں  
سو کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے اُن  
کے ایک گروہ کہ دین میں فقہیت  
حاصل کریں اور خبر دیں اپنی قوم کو جب  
پھر کر آویں اُنکی طرف شاید وہ سمجھیں۔

بحان اللہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ ہر فرقہ میں سے چند لوگ دین میں فقہیت حاصل کریں اور اپنی قوم کو خبر دیں سب مسلمانوں کے واسطے یہ نہیں ہے۔ مولوی اسماعیل بر خلاف حکم خدا کے حکم کرتے ہیں کہ ہر خاص و عام کو چاہیے اور جو ہر فرقہ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ۔

”طلب علم دین کی فرض کفایہ ہے یعنی بعض لوگوں نے اور کیا سب کے ذمہ سے اتر گیا۔“ وہ سر الطیفہ یہ ہے کہ اہل سنت کے مذہب میں اصول دین کے چار ہیں کتاب سنت اجماع قیاس۔ مولوی اسماعیل نے وہ اصل دین کے جڑ سے اکھاڑ  
لے تقویۃ الایمان ص ۷۔ مطبوعہ مرکضائے پریس دہلی۔ لکھ ایضاً ص ۴۔



و اے ایک قیاس کہ کل ظاہر ہے اس کے منکر میں اور قیاس کو بہت بُر کہتے ہیں کہ آپ بھی قیاس کرتے ہیں اور یہ یوقنی و گمراہی کے سبب سمجھتے نہیں اتنا فرق ہے کہ اپنے قیاس فاسد کو نظر و استدلال نام رکھتے ہیں۔ اتنا نہیں سمجھتے کہ بدل کر کہنے سے حقیقت نہیں بدل جاتی۔ قیاس کو چال رکھتے ہیں اسی بدل کے بیان میں وہی قیاس جا بجا بھرا ہوتا ہے۔ دلائل پر جو رد و ثواب سمجھ نہیں سکتے دوسرا اجماع کہ بعضے اس کے بھی منکر ہیں۔ تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔

در خیابان دانست کہ اصول احکام دین چار چیز است کتاب و سنت و اجماع و قیاس زیرا کہ بعض احکام دین از کتاب ثابت شدہ مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ و حرمت خمر و عات کا و مانند آن و بعضے از قول و فعل پیغمبر اکبر اندر است نہند مثل نماز جنازہ و حرمت خرد و استروماندن و بعضے باجماع مجتہدین مثل حرمت بیع کنیز کہ از مالک خود فرزندے آوردہ باشد و حرمت جن در میان دو خواہر و دو طی بملک مبین و بعضے بقیاس ظاہر کہ غیر منصوص یا بنصوص قیاس کردہ باشند مثل حرمت سود گرفتن در فلوس و سکہا کہ صریح فی بزر و سمیع میشود و در باب اور تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں کہ۔

”مجتہدین شریعت اور شیوخ طریقت کی اطاعت اور ان کے حکم کا اتباع عوام امت پر فرض و لازم ہے“ دونوں لطیفوں کا بیان تمام ہوا۔

اب ان کی ایک ایک بات کا جواب منور۔ وہ کہتے ہیں کہ ان سے بہتر راہ یہ ہے کہ اللہ و رسول کے کلام کو اصل رکھے اور اس کی سخت بحث نہ کرے مولوی اسماعیل نے پہلوں کی رموں کو سند کڑنا اور ہند گوں کے قصے دیکھنا اور مولوی کی باتوں کو سند پکڑنا اور عقل کو دخل دینا جُلّا جُلّا راہیں بھیرائیں اور اللہ و رسول کے کلام کو سند پکڑنا جُلّا راہ بھیرائی اور یہ راہ جو وہ چلے سو صراطِ مستقیم سے بہت بھٹک گئے کیونکہ وہ چاروں باتیں اللہ اور رسول ہی کے کلام سے ثابت ہیں۔ اور وہ چاروں راہیں اسی شارع عام کے شعبہ ہیں اور انہیں شعبوں سے اس شارح عام

راہ سے اور جس نے ان شعبوں کو چھوڑا وہ ہرگز شارع عام کو نہیں کہہ سکتا کوئی کسی کو نہیں میں گمراہ کوئی بھیڑ میں آوارہ ہو گیا۔ کوئی کسی جنگل میں شیر مارنے کا لقمہ ہوا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔

وہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فسف فرمایا۔ اور چلے مسلمانوں کی راہ کے سوا ہم اس کو پھیریں گے جس طرف پھر گیا اور اسے جہنم میں بھیجیں گے اور پھر پھر جگہ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فسف فرمایا۔ رتھی جماعت کی پیروی کرو اسنے کہ جو ایک ٹوا آگ میں ڈالا گیا مچا پس ہے جس کا تباہ کر دے ہر ایت پا جاوے۔ جماعت پر اشکا کہ ہے جو ایک ہو آگ میں ڈالا جائے گا گھٹا چوں سے پھر اور جماعت کو لازم پکڑو۔

لازم پکڑو میری سنت کو اور خلفاء راشدین جو میرے بعد ہونگے اکی سنت کو سلام میں جو شخص کہ نکالے بھی سنت کو سوا اسکو اس سنت کا اجر ہے اور جو اس سنت پر عمل کرنے والے کا بھی اجر ہے نکالنے والے کے واسطے۔ اور آیا ہے۔

ما رآنا المؤمنون حسنا و عند اللہ حسن اور فقہا کہتے ہیں۔ عادت جو مسلمانوں میں پھیلی جلتا ایک جگہ







ایں امر موجب کفر بقرآن مجید نمی تواند زیرا که مابلا واسطه جبرئیل بر تو معجزات بسیار نازل کرده ایم مثل ناله ستون و اجابت دفتخان دعوت ترا و شکایت شتران و آهوان و سلام کردن سنگها و کوهها بر تو و جواب سوالات اجمار و پر و غیر ذلک که همیشه مجموعی موجب تحقیق بصحت رسالت تو می شود و آن معجزات مرثیه و مشابره را انکار نمیکنند مگر کسی که اندیشه دین مطلقا خارج باشد بیچیزی قایل گردیده نشود والا انکار معجزات دیگر اندیاد که زیادہ انہیں نبوده است اور لازم خواهد آمد

آیت کریمہ کے معنی تفسیر عزیزی سے یہ ثابت ہوئے کہ ہونا آیات قرآنی کا اللہ کا کلام ظاہر ہے۔ اس سبب سے کہ لفظ معجزہ ہے اور ان کے معنی مقتضی عقل سلیم کے مطابق اور اگلی کتابوں کے موافق ہیں یا یہ کہ آیات بینات سے اور معجزات مراد ہیں اور یہ علم الکتاب والحکمة کی تفسیر میں لکھتے ہیں

”ويعلمكم الكتاب والحكمة يعني وي آموزد شما را معانی ظاہرہ کتاب والحکمة یعنی و اسرار و دقائق آل کتاب کہ در حکم و مستور و مخفی است و فقط بعلم ظاہر الکتاب نمودہ و در دامن تشفیہ و تفسیر و فقط بعلم باطن الکتاب نمودہ راہ برقیہ و اباحت اختیار نکند بلکہ ہر دورا جامع شدہ و داشت نبوت حاصل نماید و ترقیہ تکمیل یا بید و ہر چند این دو علم یعنی علم ظاہر کتاب و باطن آن بعد از نزول کتاب موافق لغت متعارفہ شما ممکن بود کہ بعض اذ کیلئے شما بخودی خود بے استعداد باشد و پیغمبر حاصل تواند کرد لیکن ہنوز چیز باقی بود کہ ہرگز آترا بقوت فکر یہ وقت دکانتوان دریافت ہر چند سعی و تلاش باقصی الثامینہ رسانیدہ شود و لہذا ای پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم در حق شما لغت عظیم گردید کہ شما را انزل چیز باہم نشان سے دہد

اب دیکھو کہ مولیٰ اسماعیل کا دعویٰ کہ عوام کو اللہ رسول کا کلام سمجھنا کچھ مشکل نہیں

کہ بہت علم نہ چاہیے۔ موافق تفسیر صاحب کے دونوں آیتوں سے ثابت نہیں ہو سکتا مولیٰ اسماعیل کے معنی گویا قرآن کی تحریف ہے اور ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا آیتوں کے معنی سمجھنے کے بھڑکن کو وہ عوام کہیں ان پیچاروں سے سمجھنے کا خیال کرنا تو نہایت حق سے دور ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ان آیتوں سے تو ظاہر ہو گیا کہ مولیٰ اسماعیل اور مولیٰ ثابت نہ ہو سکتا اس بات میں اللہ و رسول کے کلام سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ ہو سکتا کہ لو کہ شاہ صاحب صاف لکھتے ہیں کہ اسرار شریعت و صدقانی طریقت کا کما بختیدین اور شاخ کو بہتر ہے عوام کو ان کی اطاعت فرض اور سند لکھیں کہ کو۔ فاستلو اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ هو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات من ام الکتاب و آخر متشابہات فاما الذین فی قلوبہم زیم فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنہ و ابتغاء تاويلہ و ما یعلم تاويلہ الا اللہ و الذین فی العلم یقولون امنابہ کل من عند ربنا و لایذکرا الا اولوا الاباب۔

اس آیت میں ایک آیت سے وقف ہے الا اللہ پر تو اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ اللہ ہی نے نازل کی تجھ پر کتاب۔ اس میں بعضی آیتیں محکم ہیں کہ کتاب کی اصل میں اور دوسری متشابہ سوچنے کے دلوں میں بدراہی ہے متابعت کرتے ہیں متشابہات کی واسطے خواہش فتنہ کے اور خواہش اس کی تاویل کے اور نہیں جانتا اس کی تاویل مگر اللہ اور جو علم میں راسخ ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے اس پر سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور نہیں سمجھتے مگر عقلمند لوگ۔ اور ایک روایت میں وقف ہے فی العلم پر یعنی اللہ اللہ را سخون فی العلم اس کی تاویل جانتے ہیں۔

دیکھو کہ اس آیت کریمہ سے مولائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہیں سمجھنے مگر اولوالباب اور مولائے قید را سخون فی العلم کے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ علم اس بات



کا بھی ضرور ہے کہ تمام کلام اللہ میں کون کو کسی آیت میں حکم اور کون کو کسی نکتہ میں  
 اب اسما علیہ السلام کی خدمت میں عرض ہے کہ جن کو انھیں خواص سمجھیں انہیں سے ہم  
 دیکھیں کہ یہ دعویٰ کے کتابوں کی طرف کہ جسے شے علم والوں نے تصنیف کی  
 میں اس بات کو بیان نہ کر سکیں گے بلکہ عجیب نہیں کہ بعد صرف کرنے اپنے حرمہ  
 کے بھی اس بات کو قیض نہ کر سکیں۔ عوام کا تو کیا مذکور ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَنْ لَّمْ يَلْمِزْ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ وَمَا يَعْلَمُهَا إِلَّا الْهَالِكُونَ  
 یہ باتیں بیان کرتے ہیں۔ ہم ان کو آدمیوں کے لئے اور نہیں سمجھتے ان کو مگر عالم لوگ  
 شاہ صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں۔ "مفسر و مجتہدین را می باید که مسلم  
 ناسخ و منسوخ داشته باشند و بدون این علم اخطا و خلل در علم و تعلیم  
 رسد زیرا کہ بدون این علم اولاً حکم شرع از غیر آن اختیار نمی تواند شد و ثانیاً  
 منسوخ را حکم شارع دانسته فتویٰ خواہد داد و در غلط خواهد افتاد و این ابو جعفر  
 خاص از حضرت امیر المؤمنین مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ روایت نموده کہ ایشان  
 یعنی در مسجد کوفہ داخل شدند و دیدند کہ شخصی در خطبہ میگوید پسیدند کہ این کیفیت  
 مردم عرض کردند کہ ایس و اعظاست کہ مردم از خدا می ترسانند و از گناہان منع  
 می کنند فرمودند کہ عرض این شخص آنست کہ خدا را انگشت نمائے مردم را مدد اند  
 پسیدند کہ ناسخ را از منسوخ جدا می دانند یا نہ او گفت کہ ای علم خود ملازم فرمودند کہ  
 ایس و از مسجد بر آمدند و داری در مسجد و از حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام صاحب را  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد روایت نموده کہ از ایشان کسی منسوخ پر سید و عرض کرد  
 کہ دین باب حکمے بفرماید ایشان گفتند کہ مقصدی فتویٰ و حکم یکے از کس می شود  
 اول شخصے کہ ناسخ قرآن و منسوخ ادراجی شناسد ایس شخص درین زمان حضرت  
 امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ است و دوم شخصے کہ اور قاضی ساختہ باشد چنانچہ

اسل بدوئے اوقات سوم جمعے کہ خود را بتکلف و باعداء علم و مقصیان و  
 داخل و اخلی کنند من از قسم اول خود نیستیم و از قسم ثانی طبع من را اخی نمی شود  
 اگر از قسم سوم باشم۔  
 شاہ ظل الشیخ نے فرمایا کہ یہ ہے۔

اما لغت قرآن را از استعمال است عرب اول اخذ باید کرد و اعتماد کلی بر  
 آثار صحابہ و تابعین باید نمود۔ اور بھی لکھا ہے۔ پس عدم وصول ہر وقت  
 کا جو سبب استعمال لفظ غریب است و علاج آن نقل معنی لفظ از صحابہ و تابعین  
 و اسناد اہل محافل و کتاب ہے بسبب یادداشتن اسباب نزول۔

اور مجتہد یا لغت نویس کہ تفسیر میں غرض کرنا حرام ہے اس کو لکھیں  
 باتناہل کو کہ جس میں قرآن نازل ہوا اور انہیں جانتا ہو کہ مروی ہے۔ نبی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ و تابعین سے شرع غریب اور سبب نزول اور ناسخ  
 و منسوخ سے۔

اور اصول تفسیر میں لکھا ہے کہ جو علوم تفسیر کے واسطے چاہئیں ہوں ان کے  
 تفسیر کرنا داخل ہے۔ تفسیر بالقرآن ہے کہ حدیث ہے۔ من فسر القرآن بواہ  
 فلیتقوا مقعداً من النار تفسیر میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے من قال فی القرآن فیدر علم فلیتقوا مقعداً من النار  
 اس بیان سے مولوی اسماعیل کے دعوے کی غلطی خوب ثابت ہو گئی حاجت انہیں ہے اور انہیں  
 لانے کی اللہ اور رسول کے کلام سے اگرچہ بہت ساری ہیں اور طویل بھی ہوتا ہے اور وہ جو مولوی  
 اسماعیل نے کہا کہ کوئی آیت نہ کہنے لگے کہ پیغمبر کی بات سوائے عامل کے کوئی سمجھ نہیں سکتا سو  
 اس نے اس آیت کا انکار کیا فقط رسولہ طعن قائم ہوتا ہے شاہ صاحب پر کہ انہوں نے  
 صاف لکھا کہ اسرا و شریعت اورہ قائل طریقت سوائے مجتہدین و مشائخ کے اور کوئی نہیں سمجھتا۔



اب چند باتیں بطور معقول ہم تم سے پوچھتے ہیں۔ ایک یہ کہ جو تم کہتے ہو کہ  
 اللہ و رسول کا کلام عوام کو سمجھنا کچھ مشکل نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے  
 کہ قرآن میں ہمیں بہت صاف و صریح ہیں سو اس کی کیا صورت ہے  
 کیا ایسا ہے کہ جو قرآن کی عبارت سُننے بند کا ہو یا فارس کا ترک کا ہو یا حبش  
 کا چین کا یا فرنگ کا سننے کے ساتھ ہی سمجھ جاتا ہے۔ سو یہ تو خلافِ ہدایت کے  
 ہے اور اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے قرآن اَعْرَبِی الْقَوْمِ یَعْلَمُونَ یا  
 یہ کہو کہ جب ہم نے ہندی ترجمہ کر دیا تب عوام کو سمجھنا مشکل نہ رہا اور حاجتِ علم  
 کی نہ رہی۔ سو یہ بات تو جب ہو کہ تم کو بھی اللہ و رسول کے برابر سمجھیں اور ترجمہ  
 کو بھی بجا بنیہ اللہ و رسول کا کلام سمجھیں اور ایمان لانا اس پر فرض ہو اگرچہ  
 تم غلط کہو۔

دو کئے۔ یکہ تم نے جو آیتوں کا مطلب ٹھہرایا شاہ عبدالعزیز صاحب اس کے  
 برخلاف لکھتے ہیں۔ بالفرض اگر تمہارا لکھنا سچ ہو تو شاہ صاحب اللہ کا کلام نہ  
 سمجھے اور جب تمہارے استاد اور استادِ استاد پیران پیر نے بھی باوجود اس  
 قدر علم و فضل و کثرتِ مزاولت اور تمام عمر خرچ کرنے کے حدیث و تفسیر کی  
 خدمت میں اور تصنیف کرنے تفسیر کے اللہ و رسول کا کلام نہ سمجھے اور کہا عوام  
 نہیں سمجھتے تو عوام بچاؤں کو آپ کیونکر تکلیف دیتے ہیں اور کیونکر الحق اور سچ  
 قرآن کا بناتے ہیں۔ اے مسلمانو سنو یہ بڑا دھوکا ہے کہ ہم اللہ و رسول کے کلام  
 کے موافق کہتے ہیں۔ سب بد مذہب یہی کہتے چلے آئے ہیں اور سب اللہ و رسول  
 ہی کے کلام کی سند لاتے ہیں مگر ان کے فہم میں غلطی ہے کہ معنی کلام کے خلاف  
 تفسیر ماثور کے رسول اللہ اور صحابہ و تابعین و مجاہد و مفسرین کے کہتے تھے یہی  
 ان کی گمراہی تھی۔ حدیث میں تو کثرتِ اختلاف روایت کی بھی بڑی گنجائش ہے  
 لہٰذا قرآن عربی واسطے قوم کے کہانتے ہیں۔

کلام اللہ دیکھو کہ ہر فرقہ اپنے مذہب باطل پر دلیل لاتا ہے مجسم و خد کو جس کو  
 ثابت کرتے ہیں۔ آیتیں قرآن کی پیش کرتے ہیں۔ ید اللہ فوق یلہیم  
 اسی وجہ ربک یوم یکشف عن ساق۔ اور مکان پر دلیل لاتے ان لوگوں  
 علی العرش استوی معترله وجوب لطف پر دلیل لاتے۔ کتب علی  
 لہ الرحمة وکان حقاً علینا انصالحو منین اور انکار انتفاع اموات  
 لا عمارے لیس للانسان الا ما سخی اور انکار عذاب قبر اور انکار ابدان  
 اموات پر کلا ید و قون فیہا الموت الا الموتۃ الاولیٰ انک لا تسع  
 السوق اور انکار رؤیت پر لا تد رکہ الابصار یعفورہ وغیرہ انکار عصمت  
 انبیاء پر عطی آدم ربہ فغوی جعل لہ شرکاء ظلمنا انفسنا کانت من  
 الظالمین فوکرہ موسیٰ فقطی علیہ۔ قرآن طرہ وغیرہ تناسخ پر کلام  
 نعمت جلودہم بدلتناہم جلودا غیرہا۔ حکیم اللہ کے علم نہ ہونے پر قتل و جود  
 اشیاء کے بعلم الصابریں و لیلو کم۔ خارجی کفر ترکیب کبیرہ پر من لہم حکم  
 ما انزل اللہ فاو لئلا تم الکافرون من قتل مؤمنات معہن فجرائم  
 جہنم خالد فیہا۔ رافضی امام کی عصمت پر کلا ینال عہدای الظالمین بیک  
 پر یہ حوالہ لہ ما یشاء و یثبت۔ تفصیل کہاں تک لکھوں۔ ہر فرقہ ہر ہر سند  
 پر اللہ و رسول کے کلام کو سند لاتا ہے اور صرف اس قدر سے ان کا حق ہونا  
 ثابت نہیں ہوتا۔ نہ بد مذہبی سے نکل سکتے ہیں کیونکہ حق وہ ہے کہ قرآن و حدیث  
 سے بعد تحقیق و تطبیق اور رعایتِ جمیع شرائط و لوازم کے جو باتفاق ہو اور اعظم قرار  
 پایا۔ جو اس کے خلاف ہو وہ جماعت سے باہر بد مذہبیوں میں داخل ہے صرف ایذا

اے مولوی حسین علی نے بذلۃ الحیران طبع اول حصہ ۱۵۷-۱۵۸ ہجری عقیقہ باطل کی  
 تائید کی ہے ۱۷۔ اے روافض کے ایک گروہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وقوعِ فعل کے  
 بعد پتہ چلتا ہے۔ اسے بد مذہب کہتے ہیں ۱۷۔ شرف قادری۔







خواهند نمود بعد بیداری اثر آن در وی است حتی نفس خود یافتند و همین واقعه ابتدای  
 سهولت طریقی نبوت شده بعد از آن روزی جناب ولایت مآب حضرت علی مرتضی  
 و فاطمه زهرا را بخواب دیدند جناب حضرت علی مرتضی از دست مبارک خود غسل  
 دادند و فاطمه زهرا لباس بس فاخره بدست خود پوشیدند و سبب کس وقایع  
 کمالات طریقی نبوت نهایت جلوه گر گردیده. اقبال لم یزلی و عنایت رحمانی و  
 تربیت یزدانی بلا واسطه احدی متکفل حال ایشان شد تا آنکه روزی خداوند  
 تعالی دست راست ایشان بدست قدرت خاص خود گرفته چیزی از انوار  
 قدسیه که بس رفیع و بدیع بود پیش روی حضرت ایشان کرده فرمود که تو ای  
 چنین داده ام و چیزی مانده دیگر خواهم داد تا آنکه شخصی استدعای بیعت کرد  
 حضرت ایشان جناب علی متوجه شده استفسار و استیذان نمودند که ران معامل  
 چه منظور است از آن طرف حکم شد که هر که بدست تو بیعت خواهد کرد گویند باشند  
 هر یک را کفایت خواهم کرد. المفروض مثل این وقایع صدم پیش آمده تا آنکه  
 کمالات طریقی نبوت بذروه علیای خود سبیده و الهام و کشف بحلوم حکمت  
 انجائید اینست طریقی استفاده کمالات بلوغ نبوت و بس و اما استفاده کمالات  
 لایق ولایت پس قبل از تحصیل مبادی مجاہدات و ریاضات و اذکار و اشغال و  
 مراقبات بطور علم لدنی حاصل شد نسبت قادریه و نسبت نقشبندیه باین طوله  
 که روح مقدس جناب حضرت خورشید اشقلین و جناب خواجہ بہاؤ الدین نقشبند  
 متوجہ حال حضرت ایشان گردید تا قریب یک ماہ فی الحکمہ تزارع درابین روین  
 مقدسین ماندہ کہ ہر دو احد ازین ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت ایشان نہاں  
 بجانب خود می فرمود و بعد انقضائے زمان تزارع و وقوع مصالحت بر شریک  
 روزی ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گزیدند تا قریب یک پاس

امام بر نفس نفیس ایشان توجہ قوی و تاثیر زور آور میفرمودند تا آنکہ در میان  
 این نسبت ہر دو طریق نصیبہ ایشان گردید و نسبت چشتیہ بدین طور کہ رفتی  
 حضرت ایشان بر مرقہ نور حضرت خواجہ جگن خواجہ قطب الاقطاب بختیار کاکی  
 نفس سرہ مراقب نشستند و این اشنا از روح پر فتوح ایشان ملاقات متحقق شد  
 و انجناب توجہ بس قوی فرمودند کہ باو سبب ابتدای سہولت نسبت چشتیہ متحقق  
 شد بعد از آن حق جل و علی بلا واسطہ احدی اختتام نسبت چشتیہ بخانی داشت ہذا  
 مختص مقالہ فی عالمہ و خلاصہ کتاب صراط مستقیم آنکہ ثمرہ طریقت و شریعت ہر اس  
 حقیقت و معرفت است تحصیل حب خداست و آن دو قسم است حب نفسانی کہ  
 ملقبہ عشق است و حب ایمانی کہ مشہور بحب علی است ثانی را کہ ابتدای آن از  
 حب ایمانی و انتہائے آن پر نبوت است براہ نبوت مسلمی کردہ شدہ و اول را کہ ابتدای  
 آن از حب عشقی و انتہائے آن بمعرفت کہ خلاصہ ولایت است براہ ولایت مسلمی  
 کردہ آمدہ

## باب اول

در بیان وجہ تمام تر طریقین یعنی طریقی نبوت و طریقی ولایت  
**فصل اول** در بیان وجہ تمام تر طریقی ولایت افادہ اول از ہدایت ثانی از فصل  
 اول از جملہ ایشا و حب عشقی است کہ این حب بالذات انقضائے  
 انحراف حجاب بشری و وصول روح الہی باصل خود میکند و بس نہ مطابقت بیج  
 قانونی خواہ قانون شرع خواہ قانون ادب ہذا بتقاضائے رضائے خواہ رضائے محبوب  
 ملے سلم ہر اکرا و کیا لک بعد از وصال باطنی توجہات فرماتے اور ان سے بہت کچھ حاصل  
 ہوتا ہے صراط مستقیم ص ۳۶۹-۳۷۰ ملے شگافتہ شدن ۱۲



باشد خواه غیر آن و نه التزام متابعت کسی خواه متابعت محبوب باشد خواه  
آن الحمله مقصود ازین کلام ایمان است حب عشقی نیست عاشا و کلاما ایشانی  
بفرقی که در حب عشقی و حب عقلی است **افاده دوم** از جمله آثار آن تفرّد است  
یعنی قطع علایق ماسوائی محبوب و تکی حوصله از نظم و ترتیب امور متفرقه مثل سیاست  
مدنی و منزلی و امامت جماعات و اقامت احیاء و جماعات و ایضا حقوق  
ذوی الحقوق از اهل قریبات و امثال آن و لهذا الزوج نهایت نفرت میگرداند  
**افاده سوم** از جمله آثار شمت تعلق قلب است بر خداوند استقلال آن بان  
ملاحظه که این شخص تا در این فیض خداداد واسطه هدایت است بلکه بحثی که متعلق  
عشق بهمان میگردد چنانچه یکی از اکابر این طریقی فرمود که اگر کسی جل و اعلیٰ در غیر کس است  
مرحله من تجلے فرمایند بر آئینه مراد و انتقادات در کار نیست

**افاده چهارم** از جمله آثار آن عدم اعتنا است به علوم و طاعات ظاهریه  
**افاده اول** از جمله آثار حب عشقی مشاهدۀ بحال حضرت و احوال  
درست میدرد و خلعت مکالمه و مسامحه بدست می آید

**افاده دوم** باز چون قانده توفیق درست این مدح و تشبیه مشاهدۀ لا گفته بیابا  
می کشد مقام فنا و بقا بطوری آید و زمزمه انا الحق و لیس فی جنتی سوی الله  
انان هرگز میرسد ایضا فیما و انما انیم این مقام هم از وحدت و جود و دن

ایضا فیما چون حب ایمانی کمال خود میرسد آن شخص را در کف خود گرفته و زیر پایی  
کفالت خود آورده چاره تدبیر نموی و تشبیهی خود می شناسد ایضا فیما من و حب  
مقلد انبیای می باشد و من وجه محقق حدیثی که اگر فک احتل است پس نور حبلی او

کله مراد مستقیم صفحه ۱۸ تا ۲۲ کله ایضا صفحه ۲۲ کله مراد مستقیم صفحه ۳۲  
کله ایضا صفحه ۳۲ کله ایضا صفحه ۳۲ کله ایضا صفحه ۳۲ کله ایضا  
صفحه ۷۹

در کلمات حق منقده و خطیبه القدس که بر آن توبیت نوع انسانی عموم  
لین گروهیده او را از منوی میفرمایند و آن کلیات در دین او علی مراد همه الانصار  
مستند میمانند و استنباط جزئیات از آن کلیات می کنند پس علوم شرعی و علوم  
پیرایه بواسطه توحیل و بواسطه انبیاء پس در حکم و احکام ملت کلیات و جزئیات  
توبیت ایداش گرد می توان گفت و طریق اخذ شعبه نیست از شعب و می که  
آنها در عرف شرع بنفست فی الروح تعبیری فرمایند و بعضی بل مکان آن را بونی  
باطنی می نامند پس فرق و ما بین او ایست گرام و انبیای عظام با قائم اشباح  
حکم و حیثیت بی الامم است پس نسبت ایشان با انبیاء مثل نسبت اخوان  
صغار با اخوان کبار است نسبت انبیاء کبار با آبائے خود است و ایشان اهل اناس  
بخلافت انبیاء باشند که تسلط ظاهری نصیب انبیاء نشود و گو که جمله اهل  
ملت ریاست ایشان را مسلم ندارند و همین منی را بواسطه و امامت تعبیر  
میکنند علم ایشان را که بعینه علم انبیاء است لیکن بوی ظاهر می نشده به حکمت  
ناهند و عنایتی هدایتی مخصوصه که نبایه انبیاء مصروف شد و ایشان را بسبب  
همان عنایت مخصوصه انبیاء در امثال خود حاصل گردیده و بسبب همین اعتبار و  
اصطفا و رضائے حق و رضائے ایشان منسوج قاتع حق و جامع ایشان منحصر  
گردیده و خط حق با خط ایشان تلازم و تلاصق پیدا کرده نمونه از این عنایت  
و عظمت و عزت نصیب ایشان حکما و بانیین می شود که آنرا و جاست گویند و لابد  
الایا به محافظت مثل محافظت انبیاء که مسمی بعصمت است فائز میگردند  
ایضا فیما و حضرت تعنی را یک نوع تفضیل به چنین هم ثابت آن بحثیت  
کثرت اتباع ایشان و وساطت مقامات ولایت بل سائر مقامات است مثل

کله انبیاء هم کله و هم استاد هم کله ایضا صفحه ۳۲ تا ۳۴ مخلصا



قطبیت و غوثیت و ابدالیت و غیر ہما از عہد کے امت حضرت مرتضیٰ تا انقضاء  
 دنیا واسطہ ایشان است و در سلطنت سلطانین و امارت اُمراء امت ایشان  
 را داخل است کہ بر سیاحتان عالم ملکوت مخفی نیست ایضاً فیہ باب اول  
 مناصب رفیعہ و اذون مطلقہ تصرف عالم مثال و شہادت سے با شش  
 ایضاً فیہ اکابرین فرقی و ذمہ ملائکہ مدبریات الامر کہ دو تہدیر امور از ہما  
 ملا اعلیٰ ملہم شدہ و خارج شے آن می گوشتہ و حد و دیکس احوال دلیات کرام  
 بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد ایضاً فیہ رائے کشف ارواح و ملائکہ  
 مقامات آنہا و سیرانکہ زمین و آسمان و بہشت و دوزخ و اطلاع بر لوی  
 محفوظ شغل و وہ کند باستحانت آن شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت  
 و دوزخ خواہد شد ہیر آن مقام نماید و احوال آنجا دریافت نماید و باطن آن مقامات سازد  
 ایضاً فیہ برائے کشف قائع آنہ اکابرین فرقی طرق متعدد نوشتہ اند ایضاً فیہ ہر سے را از  
 اہل الذبیہ کہ راقیہ خواہد کرد نصیب از ان خواہد یافت ہر کہ ہذا قیست اول از قریب کند و کمال رساند  
 شانہ از ذیقت و دے ہوا کہ خواہد بود ہر کہ راقیہ رسم می کند اثنی از شان احیا خواہد یافت  
 ایضاً فیہ باب این کمال و قیتکہ با صطفا و اجتہاد افانیت شوند سر فرقی میگردند  
 قوس بسبب کمال علو منصب خود انتقاست با نالہ مصائب استخلال مشکلات ازل  
 ایشان سر بر نیز ند اگر چه اورا پائے عرض حاجات بیم رسیدہ است بعدیکہ دعائے  
 او واجب الاجابت و تسودا و واجب القبول گردیدہ و قوس دیگر در عرض حاجات  
 و استخلال مشکلات و قی در شفاعات سرگرم می باشند و قوس دیگر کہ ذیل شان  
 اقتضائے استخلال مشکلات و شفاعت ذوی الحاجات حادث سے شود

لے صراط مستقیم صلا ۱۰ - صلا ایضاً صلا ۲۳ - صلا ایضاً صلا ۲۴ - صلا ایضاً صلا ۲۵ - صلا

ایں فی کشاید اللہ تعالیٰ دعائے حالی ایشان قبول می فرماید و ایشان را بلکہ  
 در مقامی غل قرب را مطلع می سازد کہ اینجا و این امر محض برائے ہترضائے  
 این است و تہذیب اقتضائے قلبی ایشان متحقق گردیدہ - اتقی  
 و کیو کہ اس کلام میں کسی کسی غریباں بھری ہیں۔ پہنچے سید احمد کو لکھا کہ کمال  
 و حہ پر سادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخلوق کہنے گئے تھے اس سے  
 معلوم ہے۔ استغفر اللہ استغفر اللہ یہ کیا جرات دے دی ہے خطباء میں رکھے  
 کی گئی ہے۔ شہائے قاضی عیاض وغیرہ معتبر کتبوں میں لکھا ہے کہ کسی کو  
 ان کی بُرائی کے واسطے تشبیہ دینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس  
 میں کہ ان پر دُنیا میں جائز تھی۔ بہت بُرا ہے۔ اور ترجمہ نبوت اور رسالت کی  
 یہ تو قری اور بے تعلیمی ہے۔ اُمی ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مجروح تھا  
 اور بُری فضیلت تھی۔ سو اُن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سب کے حق  
 میں عیب کہ سبب جہالت کا ہے اوروں کے حال کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 اور صلہ کے حال سے کیا نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق قلب بسبب  
 ہر کمال کا دوسروں کو سبب ہے ہلاک کا۔ اس کلام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
 کی تعمیر و امانت ہے اور لوگوں نے ایسے کلام کرنے والے کو کافر بھی کہا ہے اور حکم کیا  
 ہے قتل کا یہ سبب تفصیل شفا کی وجہ خاص اور وجہ سابع میں مذکور ہے۔

لے والاُمیۃ فی غیرہ لقیصۃ لایحاسب الجہالۃ و یمنون الذباوۃ فیہا  
 من باین امرۃ من امر غیرہ و جعل بشرۃ فیما فیہ مخطۃ سواہ و حیاً  
 صاویہ ہلاک من عدالۃ ہذا الشق قلبہ و اخراج حشوتہ کان تمام  
 حیاتہ و غایۃ قوۃ نفسہ و ثبات روعہ و ہو فیمن سواہ منقہ ہلاک  
 و حتم موتہ و فناءہ اے شفا شریف جلد ثانی مصری ص ۲۱۹ - وجہ خاص میں ہے  
 وقال ابو الحسن ایضاً فی شایب معروف بالخیر قال لرجل شیئاً فقال  
 لہ الرجل اسکت فانک اثنی فقال الشاب ایس کان البی



دوسری خرابی یہ لکھا ہے کہ ایک مقام والوں کو احکام شرعیہ کے واسطے نہیں  
 کے دلی باطنی سے معلوم ہوتے ہیں ان لوگوں کو پیغمبروں کا شاگرد بھی کہہ سکتے ہیں اور  
 پیغمبروں کا ہم استاد بھی اور ان کا علم بعینہ پیغمبروں کا علم ہے مگر ظاہر کی دلی سے  
 یعنی جبرائیل کے واسطے سے نہیں اور ان کو پیغمبروں کی سی عصمت بھی ملتی ہے وہ  
 کیسا بے پردہ دعویٰ ہے۔ پیغمبری کا جب حکم و احکام ملت و مرجعیت اللہ تعالیٰ سے ہے  
 واسطے پیغمبر کے ایک معصوم کو پیغمبر نہیں۔ پیغمبری میں کیا باقی رہا۔ جبرائیل کا واسطہ ہونا تو کچھ  
 پیغمبری کا رکن نہیں۔ بلکہ یہ پیغمبری اُس سے بھی بڑی شہری کہ جبرائیل بھی درمیان میں نہیں  
 خدا ہی سے لیا دیکھو کہ شیعہ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور ان کی بعض اولاد کرام  
 کو معصوم کہتے ہیں۔ تمام اہل سنت اول سے آخر تک کیسا ان پر طعن کرتے ہیں اور جو شیعوں  
 کی تکفیر کرتے ہیں ایک سبب یہ بھی لکھتے ہیں کہ وہ غیر نبی کو معصوم کہتے ہیں وہ حضرت  
 مرتضیٰ علی کے معصوم ہونے میں یہ کلام اور سید احمد معصوم صاحب دلی باطنی ہوں ہم  
 استاد پیغمبر کے پچاس دعویٰ کرنے والے کو جو شیعہ سے اچھا سمجھو نہ ہستی نہیں ہے بلکہ  
 نوابیدین اور ختم نبوت کے معنی کا منکر۔

تیسرے لکھا کہ ایک مقام والوں کو مکالمہ اور مسامرو کا خلعت ملتا ہے یعنی  
 اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتے ہیں اور لکھا کہ گاہے کلام حقیقی ہم پیشود اور غاص  
 سید احمد کے حال میں لکھا کہ۔

”خدا سے بولی اچھا اُس طرف سے ہاتھ میں ہاتھ پکڑ کر یہ حکم ہوا اور حال یہ کہ  
 اہل سنت کے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مکالمہ شفا ہی حقیقی کا دعویٰ کرنا کفر جزو

صلی اللہ علیہ وسلم أمیا فتشع علیہ مقالہ و کفر الناس فی شفق  
 الشاب بما قال و اظهر اللہ علیہ فقال ابو الحسن اما اطلاق الکفر علیہ  
 فخطا لکنہ عظمیٰ فی استشهاده بصفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و کون النبی  
 أمیا لہ و کون ہذا أمیا تیسرے و جمالہ۔ (کا شفا شریف جلد ثانی مصری ص ۲۱۳)

شرح عقائد جلالی میں لکھا ہے۔ والظاہر ان التکفیر فی المسئلة الذ کوثر  
 و دعویٰ مکالمہ شفا ہا فانہ منصب النبوة بل علی مراتبہا و فیہ  
 مخالفة ما هو فی ضروریات الدین و هو انہ علیہ الصلاة والسلام  
 اتم النبیین علیہ افضل صلوة المصلین یعنی جو دعویٰ کرے کہ میں اللہ  
 کے ممتاز اول دنیا میں اور اللہ مجھ سے باتیں کرتا ہے بالمشافہ اس کا کافر کہنا اسی  
 سبب سے ہے کہ خدا سے باتیں کرنے کا بالمشافہ دعویٰ کیا کیونکہ یہ منصب پیغمبری  
 ہے بلکہ پیغمبری کے مرتبوں سے بہت بڑا مرتبہ ہے اور اس میں مخالفت ہے اُس بات  
 کی کہ ضروریات دین سے ہے اور وہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم النبیین  
 ہے۔ شفا میں بیان کلمات کفریوں لکھا ہے۔ و کذلک من ادعی عجم السہ  
 الہ تعالیٰ و مکالمتہ۔ الغرض اس طرح کی بے دینیوں اُس کتاب میں اول سے  
 آخر تک بہت بھری ہوئی ہیں بطول کے لحاظ سے ان میں باتوں پر کفایت کی میندی ہو  
 مگر اسی کے واسطے ایک عقیدہ کا فاسد ہونا کافی ہے۔ یہ سب ایک قسم کی سیدینی  
 ہے یعنی خلاف عقائد اہل سنت کے دوسری قسم وہ ہے کہ صریح خلاف ہیں۔۔۔  
 تقویۃ الایمان کے وہاں جن باتوں کو کہ کفر و شرک لکھا ہے یہاں سب درست ہیں  
 جیسے لکھا کہ ایک منصب اول کو عالم مثال و شہادت میں تصرف کرنے کا ماذون  
 مطلق کہتے ہیں یعنی حکم عام دیتے ہیں کہ وہ دولوں عالم میں جو چاہیں سو کریں اور یہ  
 ملک ان فرشتوں کے ذمے میں داخل ہوتے ہیں کہ تدبیر کرنے والے امر کے ہیں یہ لوگ  
 ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے منصب کی بڑائی کا لحاظ کر کے مصیبتوں کے دور کرنے اور  
 مشکلوں کے کھولنے کی طرف التفات نہیں کرتے اگرچہ رتبہ ان کا ایسا ہے کہ ان کی  
 دعا کا مستجاب کرنا اور ان کو اپنی پناہ میں لے کے قبول کرنا واجب ہو جاتا ہے اللہ  
 ایک قوم لوگوں کی حاجتوں کے عرض کرنے میں اور مشکلوں کے کھولنے اور شفا کرنے



میں سچی کرنے میں مشغول ہوتے ہیں۔ ایک ایسے ہونے میں کہ اُن کے دل میں مشکوک  
 کھولنے اور حاجت مندوں کی شفاعت کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ لیکن زیادہ  
 سے نہیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی دعائے حالی قبول کر لیتا ہے اور اُن کو بلکہ  
 قرب کے محافل کے سب سے شرف کو خبردار کرتا ہے کہ یہ امر صرف انکی جناب میں  
 اور اُن کی خواہش دلی جاری کرنے کے واسطے پیدا کیا گیا ہے اور حسب ایمانی جب  
 کمال کو پہنچتی ہے اس شخص کو اللہ تعالیٰ اپنی کفالت میں لے کر اپنی تدریس کو نبی و تشریف کا  
 ہاتھ کر دیتا ہے۔ یعنی شریعت کے حکموں میں اور دنیا کی چیزیں پیدا کرنے میں جو اس  
 نے کیا اللہ نے کیا وہ الشکا ہاتھ ہو گیا۔ اور جناب غوث الثقلین اور جناب حضرت  
 خواجہ بہار الدین نقشبند کی روحوں میں ایک ہمدردی تک جھگڑا رہا کہ دونوں امام  
 سید احمد کو بالکل اپنی اپنی طرف کھینچ لینا چاہتے تھے۔ بعد ایک ہمدردی کے صلے  
 ہوئی و شرکت پر ایک دن دونوں امام سید احمد پر ظاہر ہوئے اور پھر ہر ایک کو  
 قوی اور تاثیر نور کو دیکھی کہ اُسی ایک پہر میں دونوں طریقوں کی نسبت سید احمد کو  
 حاصل ہوئی اور خواجہ قطب الدین بختیار کمال کی قبر پر سید احمد راقب ہوئے اُنکی  
 روح سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بڑی قوی تو جہ کی۔ اُس کے سب سے نسبت  
 چشتیہ حاصل ہونا شروع ہوا اور واسطے کشف ارواح اور ملائکہ اور اُن کے  
 مقامات کے اور زمین و آسمان کے مکانات اور ہیئت و وزخ کی سیر کیے  
 اور روح محفوظ پر طلاع کے واسطے مشغل دورہ کرے اُس مشغل کی مدد و استعانت  
 سے زمین و آسمان ہیئت و وزخ کے جس مقام کا چاہے سیر کرے اور وہاں کمال دریا  
 کرے اور وہاں کے لوگوں سے ملاقات کرے اور اللہ کے ناموں سے جس نام کا مراقبہ  
 کمال کو پہنچاویگا۔ اُس نام سے حصہ اس کو ملے گا جو اللہ کی رزاقیت کا مراقبہ کمال  
 کو پہنچاویگا اس میں ایک شان رزاقیت کی ظاہر ہوگی جو محی کا مراقبہ کرے گا اور مرے

اللہ کرنے کی شان کا پابو لگا۔ الحاصل اس قسم کی باتوں سے ساری کتاب بھری ہے  
 اور میرا ایمان میں تغریض حد سے زیادہ ہے یعنی وہ امور کہ انبیاء و اولیاء کے واسطے  
 ممکن ہیں اور شرفا جائز سب کا انکار اور سب شرک و کفر ٹھہرائے۔ ایسے ہی صراط مستقیم  
 میں اخراج کو حد سے زیادہ کر دیا کہ غیر ممکن اور ممنوع باتوں کو بھی واقع و جائز کر دیا۔  
 اس دین کا نہ ایمان کا۔ وہاں نہ یہاں۔ یہ جو میں نے نقل کیا تھوڑا سا ہے صراط مستقیم  
 ہے اور جو صراط مستقیم میں ہے تھوڑا سا ہے اس سے کہ مولوی اسماعیل زبانی بیان کیا  
 کرتے تھے اور لوگوں کو خطوں میں لکھتے تھے سفر جہان سے پھر کر جب جہان سے اترے  
 ایک نامہ ایک مضمون کا ایک عبارت کا تمام خصوصیات کے نام شہر شہر جاری کیا۔  
 علامہ اس کا یہ ہے کہ جب سید صاحب مندر کے کنا یہ پر گئے۔ روحانیت ریا  
 کی حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ جو حکم ہو جائے لائق۔ فرمایا کہ میں تجھ سے کچھ کہنے کی ضرورت  
 نہیں رکھتا۔ جب جہان پر سوار ہوئے اللہ تعالیٰ نے کہا ہم اس جہان کو غرق کریں گے  
 تم اس پر سوار نہ ہو سید صاحب نے پہلے ارادہ کیا اُس سے اترنے کا۔ پھر فرمایا کہ  
 میں اتروں اور لوگ جو اس پر سوار ہوں۔ تو ہیں۔ یہ بات کچھ نہیں ہو جو ہو ہو نہیں  
 نہیں اترتا۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ہمارا ارادہ مقدر تھا اس جہان کو غرق کرنے کا مگر اب  
 جو تم نہ اترے تو میں غرق نہیں کر سکتا۔ جب سید صاحب پہنچے مقامات پر اور مشل  
 کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تیری خدمت میں مشغول ہیں سب کو ہم نے بخش دیا  
 اور کچھ لوگوں نے لبتیک کرنے میں تقدیر کی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جو تم پر تلبیہ میں  
 سبقت کرینگے اس کی لبتیک نہیں سنو نگا۔ اور حج کے بعد حکم ہوا کہ تیرے باعث  
 سے ہم نے سب کا حج قبول کیا اور اس حج کی برکت سے ہند سے بخارا تک سب کو  
 بخش دیا۔ اس خط کی خرافات کہانی تک لکھوں لوگوں نے اُس خط میں گفتگو کی اور  
 فہم نہ ہوئی۔ جا نہیں سے آئی۔ جرات مولوی اسماعیل کی کیا بیان کروں کہ جب







کچھ نسبت نہیں علوم عقلیہ و نقلیہ اپنے والد ماجد سے کہ یکجا نہ عصر تھے حاصل کرنے  
 طرح مولوی اسماعیل کے رد و انکار و ابطال کیا اور کچھ کی اہمیت تحریر کی آئی ہے  
 شفاعت میں مولوی اسماعیل نے حرکت مذکورہ کی کچھ جواب میں کی تاہم کو عاجز و سار  
 ہو گئے۔ اور تحقیق الفتویٰ فی رد اہل الطغویٰ کمال شرح و بسط مولوی  
 صاحب نے لکھا۔ اجمال اس کا یہ ہے کہ مستغنی نے عبارت تقویۃ الایمان کی  
 شفاعت میں ہے۔ سب نقل کر کے سوال کیا کہ یہ کلام حق ہے یا باطل اور حضرت  
 پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار پر مثال ہے یا نہیں اور شرعاً اس کے قائل کا کیا  
 حکم ہے تفصیلی جواب کی چار مقام میں مولوی فضل حق صاحب نے بیان کی پہلا مقام شفاعت  
 کی حقیقت اہل اس کے اقسام کے بیان میں۔ دوسرا مقام کلام لاطائل کے بیان میں  
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں مولوی اسماعیل کی زبان سے سرزد ہوا  
 تیسرا مقام ثابت کرنے میں ہے کہ وہ کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے استغفار  
 شان پر دلالت کرتا ہے چوتھا مقام اس کے حکم میں اور چاروں مقاموں کو آیات و احادیث  
 .... اور اقبال ائمہ دین سے جیسا چاہیے مفصل اور شرح بیان کر کے آخر میں لکھا  
 چون ہر چار مقام پیرایہ انجام و اختتام یافت حال اخلاصہ فتویٰ و جواب  
 استغفار یا بیشبکہ مستغنی در استغفار سے سوال کرو گئے کہ ان کے کلام میں اس  
 یا باطل دوم آنکہ کلامش ہر استغفار و انتقاص شان واجب الیقین حضرت  
 سید الاولین و آخرین فضل الانبیاء و المرسلین اشتغال والدیہ نہ ہو کہ  
 بر تقدیر اشتغال و دلالت آن شفاعت ہر استغفار و انتقاص شان آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم حال و حکم ترکیب آن شرفا حبیب اواز سے دین و ملت  
 کیست جواب سوال اول میں اسے کہ کلام قائل مذکور از مرتبہ یا کذبہ نزد و فریب  
 و غرور است چہ او نفی سبب یوں شفاعت کے لئے نجات گنہگاروں فتی شفاعت

..... و شفاعت محبت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و حضرت سائر  
 و کلام حدیثیہ میکنند این اعتقاد و خلاف کتابین و احادیث سید  
 حسین و جماع مسلمین است کما ثبت فی المقام الاول مفصلاً و قد بان  
 علی بعض کلماتہ فی المقام الثانی مفصلاً۔ جواب سوال دوم ایست کہ  
 امام احمد و ابو حنیفہ ہر استغفار منسبت و جاہ آن سرور مقرر بان بارگاہ  
 حضرت اللہ و انتقاص شان سائر انبیاء و ملائکہ و صفیاء و شیوخ و اولیائے اقبال  
 دلالت دارد چنانکہ در مقام ثالث مذکور و فیما سبق مبرہن و مسطور است  
 و جب سوال ثالث میں اسے کہ قائل ہیں کلام لاطائل از سنی شرع میں  
 و شبہ کافر و بدین است ہرگز مومن و مسلمان نیست و حکم او شرعاً قائل و کفر  
 است و ہر کہ کفر و شک آورد یا تردید داند یا این استغفار را سہل انگارد کافر و  
 بدین و نامسلمان و لعین است اللہ و کفر میں کثرت است از کسی کہ این کلام ضلال  
 نظام را صواب و مستحسن پندارد و اعتقاد این کلام را از عقائد ضروریہ دین شمارد و  
 اسے در کفر یا قائل ہمسرہ و استغفار از وبال اتہاست چہ او استغفار آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم و سائر انبیاء و اولیاء و ملائکہ مستحسن است و آن را ضروریہ  
 دین پنداشت و چنان کہ کبیرہ ظاہر و باطن اسطری این قائل و یاں جنس مسائل  
 و ادوارد و برائے حفظ حرمت او و اہل علم تا دیلات دور از کار بردہ کا آرد  
 چہ از غیر ترک استغفار شان حضرت سید المرسلین شد کہ یا سطراری بیدینے  
 در محترم آن سید الانام علیہ التیمۃ و السلام رجحان داد و خوف ملاست بلکہ  
 مقتضائے ہر حق و شامت در پے اثبات آنچہ ہر استغفار و دلالت دارد افتاد  
 و ان ہمہ کفر و زندقہ است و الحاد اعادنا اللہ من ذالک بحیرۃ النسبی و  
 اللہ الاحیاد و از اثبات این مطالب در مقام رابع فراغ دست داد و فقط طم و ابر القم



الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین المادل سواد ظلمت کفر شکست و  
بیاض نور ایمان با شراق پرست فمن شار فلیشومن ومن شار فلیکفر والذین  
علی من اتهم الهدی مہرین و دستخط اکثر علما کی اس پر ثبت ہوئیں۔

اھ مجلس جامع مسجد کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے ایک استفتاء مرتب ہوا  
وتمحمد مولوی رشید الدین خان صاحب مولوی فضل حق صاحب مولوی مخصوص اللہ  
صاحب مولوی موسیٰ صاحب مولوی محمد شریف صاحب مولوی عبدالرشید صاحب  
وآخین شیر محمد صاحب کہ جمع کے وقت نکل کے دن انیسویں بیچ انسانی سال  
کو کہ مولوی عبدالحمید جامع مسجد میں وعظ کہہ رہے تھے۔ مولوی رشید الدین خان صاحب  
و مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسیٰ صاحب مولوی رفیع الدین صاحب  
کے صاحبزادے اور مولوی محمد شریف وغیر جم علماء و طلبہ خاص و عام حوض پر مجتمع  
ہوئے۔ جب مولوی عبدالحمید وعظ کہہ چکے عبید اللہ طالب علم نے استفتاء پیش کیا کہ  
اپنی مہر اس پر کر دیجئے۔ مولوی عبدالحمید نے کہا میں نہیں مہر کرتا کہ میں کچھ نہیں جانتا  
اُس نے کہا ابھی لکھ دیجئے اور اصرار کیا کہ مولوی عبدالحمید نے انکار کیا اور دلائل ظاہر کرنے  
لگے مفتی محمد شجاع الدین علی خان صاحب نے کہا کہ اس کا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا  
اختلاف پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام حیدر شاہ بنزاد طالب علم کی نگرانی سے نجدی لکھنے  
اور مولوی عبدالحمید وغیرہ کو جمع علماء میں واسطے مناظرہ کے لانے جمع بیٹیاں خاص و  
عام امیر و فقیر کا ہو گیا۔ کو تو ال بھی بند و بست کے واسطے آگیا۔ پھر مولوی عبدالحمید  
نے واسطیوں سے پوچھا کہ تم کیوں آئے ہو کسی نے کہا کہ آپ کے بلانے کے موافق کہ ہر  
روز کہا کرتے تھے کہ جس کو تاب مناظرہ کی ہو ہمارے سامنے آئے ہنس کر چپ ہو گئے مولوی  
مخصوص اللہ نے کہا کہ ہم جو جب حکم خدا کے آئے ہیں کہ حق ظاہر ہو جائے مولوی کو  
نے کہا کہ تم ہمارے استادوں کو برا کہتے ہو۔ بولے کہ میں نہیں کہتا۔ مولوی موسیٰ نے کہا کہ

میں نے بتاتے ہیں کہ اُن سے بڑا استادوں کی ثابت ہوتی ہے پوچھا وہ کیا  
کہا۔ مثلاً قبر کے بوسے کو شکر کہتے ہو اور ہمارے اکابر اس کے ہمارے مروتے تھے مولوی  
نے انکار کیا۔ کسی نے کہا لکھ دو تاکہ تمہارے اوپر پھوٹ باندھنے والوں کی  
تذیب کی جائے۔ مولوی عبدالحمید نے کانپتے ہوئے ہاتھ سے لکھ دیا۔ بوسہ دہندہ  
مشرک نیست۔ مولوی رشید الدین خان صاحب کے ہاتھ میں فتویٰ دیا گیا۔ اور  
اب مولوی عبدالحمید کے آئیے۔ مولوی عبدالحمید نے گلہ شکوہ ان سے شروع کیا کہ خان  
صاحب مجھے آپ کی خدمت میں دوستی مٹی۔ تم بولا مجھے ذلیل کرتے ہو خان صاحب  
فرمایا کہ تم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے ہیں۔ لوگوں نے شہرہ کیا ہے  
کہ تم منسلک خلاف سلف کے کہتے ہو۔ اس سبب سے تم سے خلق کو وحشت ہے ایسے مجمع  
میں مفتریوں کی تکذیب ہو جائیگی۔ مولوی عبدالحمید شکوہ یہی کی پریشان بائیں کرتے  
ہے۔ خان صاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہیں کہ عبدالعزیز کی راہ نالہ جہنم  
کی ہے۔ اُسی وقت گواہی سے بات ثابت ہو گئی۔ لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحمید  
نے بھی تبر کیا با واز بلند۔ اور مولوی رشید الدین خان صاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز  
کی محبت اور اعتقاد علم و ہر گز میں میں تمہارے ہوں۔ طحاوی اور کرخی کے بڑے دانشا  
ہوں۔ پھر استفسار شروع ہوا۔ ہر منسلک کا جواب دیا کہ چندل خالفہ جہود کے نہ تھا۔  
مولوی سنجیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ کیا اٹھ جانے کا۔ مولوی رحمت اللہ نے  
کہا کہ فدائی تشریف کیسے کہ جناب کے بھی دستخط اس تحریر پر ضرور ہیں۔ مولوی سنجیل نے  
کہا کہ میں کسی کے باپ کا نوکر نہیں ہوں میرے واسطے محتسب لانے مردود میرے  
ساتھ سختی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت میں سختی نہیں کرتا۔ عرض کرتا ہوں۔ پھر  
مولوی سنجیل نے کہا میرے رسالہ کا جواب لکھ۔ مولوی رحمت اللہ نے کہا رسالہ آپ کا  
میری بخل میں ہے۔ اگر فرمائیے اسی مجمع میں جواب عرض کر دیں۔ غصہ کھا کر کچھ نہ کہا پھر



مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ جواب عقلی لکھوں یا نقلی۔ کہا جیسا چاہیے پھر مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ رد جواب اس کا لکھو گے۔ کہا کہ میں کسی کا حکوم نہیں ہوں مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ نئے عقیدے اپنے دل کے بنائے ہوئے کسی سے نہ فرمائیے اور نہیں تو ابھی بحث کر لیجئے۔ مولوی اسماعیل اٹھ بھاگے۔ اور چلتے ہوئے مولوی رشید الدین خان صاحب مولوی عبدالحی صاحب کے پوچھا کئے۔ وہ جواب دیتے تھے۔ ایسے قدماء کے خلاف نہ تھے۔ تیرہویں سوال میں کہ بدعت کی بحث تھی۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ بدعت نزدیک بدعت حسنہ بھی ہے گو اصل ہر بدعت کی بدعت۔ مگر سبب نیکی کا اس میں ہر تو حسنہ ہو جاتی ہے۔ والا فلا۔ مولوی رشید الدین خان صاحب نے کہا کہ اصل ہر بدعت نیکی پر نہیں ہے بلکہ بدعت حدیث۔

من سن سنة حسنة ومن سن سنة سيئة الحديث  
اور حدیث من احدث في امرنا هذا ما ليس منه۔ اور حدیث  
.... من ابتدع بدعة ضلالة لا يرضاها الله۔ کہ ان تینوں حدیثوں سے  
ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بھی ہوتا ہے۔ بد بھی اور ضلالہ اور رسول کی مرضی کے موافق  
بھی مخالف بھی۔ گمراہ بھی غیر گمراہ بھی۔ اسی سبب سے علما نے کہا ہے کہ بعض بدعت  
واجبہ مندوبہ مباح۔ بعضہ حرام و مکروہ۔ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے  
کہا جس بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہ ہو۔ وہ کیا ہے۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ سبب  
انہوں نے کہا اس تقدیر پر بدعت و مباح میں کیا فرق ہے۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ  
ہو گئے کسی نے کہا کہ احکام خمسہ میں سے ایک حکم ہو گیا۔ پھر مولوی عبدالحی نے  
کہا کہ ہر بدعت کو بر اس واسطے کہتا ہوں کہ کل بدعت کا کلیہ ظاہر پر ہے اور  
مخصوص نہ ہو جاتے۔ خانصاحب نے کہا کہ تخصیص سے کیا قیاحت لازم آتی ہے  
اور عموماً میں تخصیص شہور ہے۔ مولوی محمد شرف نے فرمایا۔ ما من عام الا

الخاص منه البعض۔ خانصاحب نے کہا کہ تینوں حدیثیں مذکور بالا تخصیص کو  
دیکھتی ہیں پس تخصیص ضرور ہوئی۔ مولوی عبدالحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت کی قیوت بعض علما  
کا مذہب ہے۔ خانصاحب نے کہا کہ یہ قول حضرت مجدد صاحب کا ہے۔ مگر  
اسے مذہب سے نہایت دور کہ ان کے مذہب میں جس کی اصل شرع میں پائی جاتے  
و بدعت ہے۔ بدعت وہی ہے کہ جس کی اصل نہ پائی جائے پھر مولوی عبدالحی نے  
اس میں حاکم کہا کہ یہ قول مولوی کا ہے فتح تلمیذ میں لکھا ہے۔ اسی وقت فتح تلمیذ  
شعبہ اربعین امام لوی کی پیش کش کی گئی۔ عبارت اس مقام کی باوازا بلند مع  
کلمہ برہمی گئی پھر مولوی عبدالحی صاحب اسی طرح سے قابل معقول ہو گئے پھر  
ان میں بعدد فن کے کلام ہوا بدعت کسی قدر تکرار کے کہا کہ میں کسی کو منع نہیں کرتا پھر  
کلام ہوا سوم کے فاتحہ میں بعدد قبل و قال کے کہا کہ اگر اُس دن میں ثواب زیادہ جاتا  
تو ممنوع۔ اور اگر ثواب نہ ملتا نہیں جاتا اور برعایت مصلحت کے کرتا ہے تو منع  
بھی ہے۔ تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا۔ پھر تو یہ حال ہوا کہ ہر ایک مسئلہ میں اپنی اپنی  
ادی سے قائل ہونے لگے اور اطراف جوانب میں بھی یہ تقریریں اور تحریریں جا بجا  
پھیل پھیل رہیں پھر ظاہر ہو گیا کہ مولوی اسماعیل کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالحین  
کے اور پیستہ خاندان کے بھی مخالف ہیں اور سبب اعتبار کا وہی نسبت خاندان کی  
تھی جب اُس کے بھی مخالف تھے تو کچھ اعتبار نہ رہا اور صاف قلمی کھلی گئی اور ہر  
ایک جگہ جواب مل گئے متوجہ ہوئے۔ ان کی سیرینی کے اظہار اور اُس کے رد و کلمے پر  
لہ یہ مولوی عبدالحی صاحب کی سلامت طبع کی علامت ہے کہ حق واضح ہونے پر تسلیم سے گریز نہ کیا  
اور آج کل کے مناظرین ایسا کوئی اور ہوتا تو میدان چھوڑتا لیکن تسلیم نہ کرتا۔ شرف قادری  
اس میں غالباً سب سے زیادہ حصہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان  
بریلوی قدس سرہ کا ہے۔ آپ کی کل تصانیف ایک ہزار کے لگ بھگ۔ پچاس مختلف علوم  
و فنون پر حاوی ہیں چند ایک کے اہام یہ ہیں (۱) سبحان السبوح عن صاحب کلام مذہب مذہب



عقائد و باریک خصوصاً امکان کذب کا رد بلخ و کرمہ لکھتے ہیں  
 درجہ ۱۰ ام و ۱۱ پرانوال نقباءت کے لئے کفر ثابت کیا ۳۵، سی سیوف الہندیہ  
 سہم الحرمین میں اس کتاب سے زیادہ روشن طریقہ سے حرمین شریفین کے علمائے شکر  
 بنوئے اور گستاخان بارگاہ الہمیت و رسالت پر حکم کفر و زندقہ صادر فرمایا ۳۵، سیوف  
 از حضرت سیف المقلد المسلمول مولانا فضل رسول بدایونی قدس سرہ العزیز ۹۹ تقدیس الرحمن  
 از مولانا غلام و شکر قسوری ۲۵، القسط السنبیہ از شیخ الاسلام مولانا سید احمد بن محمد  
 مفتی مکہ مکرمہ ۲۵، سیوف الباریۃ علی رؤس الفاسقہ از امام الفقہار و المحدثین مولانا  
 عبداللہ صاحب خراسانی ۲۵، تنزیہ الرحمن عن ثبوت الکذب النقصان از مولانا محمد  
 پنجابی ثم کانوری ۱۱، المرجع الدیانی علی راس الوساوس الشیطانی از مولانا محمد نجیب  
 لاہوری ۱۱، شرح المصروف فی دفع الشر و مولانا غلام الرحمن صاحب چانگامی ۱۱  
 میزان عدالت فی اثبات شفاعت از مولانا محمد سلطان صاحب کشتی ۱۱، ابدی المصلحین  
 از مولانا کریم اللہ دہلوی ۱۱، انزالہ بالشکوہ جناب حکیم فخر الدین صاحب الہادی ۲۵  
 صحیح الایمان خولہ علائے بریلی ۱۱، شرح تحفہ محمدیہ فی رد الفرقہ المرتدہ از مولانا سید  
 اشرف علی گلشن آبادی ۱۱، محمد الایمان مولانا مخصوص الشراہ مولانا شاہ فیض الدین  
 دہلوی ۲۵، ذوالفقار حیدری علی حقائق الہامیہ مولانا سید حیدر شاہ صاحب ۱۱، رسالہ  
 تحقیق توحید و شکر مولانا محمد حسن شادری المعروف بہ حافظ دارالاشراج بخاری و شری  
 قاضی بہار کسور ۲۵، رسالہ حیات البنی، مولانا شیخ محمد عبدمنہدی مدرس بزرگ مدینہ منورہ  
 ۲۵، گلزار ہدایت مولانا محمد صبیح اللہ مفتی مدلس ۲۵، تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغوت  
 معلومہ ایچ مولانا محمد فضل حق خیر آبادی ۱۱، حجتہ العمل فی ابطال الجہل ۲۵، سو سوال و  
 جواب مولانا محمد موسیٰ دہلوی ۲۵، سلاح المؤمنین فی قطع الخارجین مولانا سید لطف الحق  
 ابن مولوی جلیل الحق قدرت اللہ قادری حینی ۲۵، تحفۃ المسکین فی جناب مہدی المسکین مولانا  
 عبداللہ سہارنپوری ۲۵، رسم الخیرات مولانا خلیل الرحمن مصطفیٰ آبادی ۲۵، تحلیل اہل اللہ  
 فی تعبیر ماہل بہ بغیر اللہ مولانا خلیل الرحمن محدوح ۲۵، سبیل النجاح الی تحصیل الفلاح

مولوی ترازب علی کھنوی ۲۵، سفینۃ النجاة مولانا محمد علی ساکن مدلس ۲۵، تنبیہ  
 العالین و ہدایۃ الصالحین جامع فتاویٰ علمائے دینی و حرمین شریفین ۲۵، قوت الایمان  
 مولوی الامت علی جوہری ۲۵، احقاق الحق مولانا سید بدیع الدین صاحب جید آبادی  
 ۲۵، خیر الزاد مولانا ابوالعلا محمد المقلد بہ خیر الدین مدلس ۲۵، نعم الانقباء لرفع  
 الشک و ۲۵، مولانا معلوم بہ اسمیہ خلیفہ جامع ۲۵، دفع البہتان فی رد بعض احکام  
 نسبہ الانسان مولانا محمد علی نس صاحب ۲۵، ہدایۃ المسلمین الی طریق الحق و المیقین  
 قاضی محمد حسین صاحب کشتی ۲۵، بلخ و کرمہ دیوبند یہ از مولانا غنی علی خان صاحب لاسی  
 قدس سرہ سالن کے علاوہ اور بہ شمار کتب ہیں جن کے ذکر کے لئے الگ دفتر کی ضرورت ہے  
 چند اور اسماء ملاحظہ ہو۔  
 درجہ ۱۱، الدولۃ المملکیۃ علم غیب کے موضوع پر مبسوط عربی کتاب، رحلت علالت میں  
 صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھی گئی۔ از علی حضرت مولانا محمد رضا خان بریلوی ۲۵، غلا  
 کت الشد فی بیان ماہل بہ بغیر اللہ ۲۵، الفتوحات الصمدیہ از شیخ الاسلام  
 و المسلمین حضرت پیر فہر علی شاہ صاحب گولڑوی قدس سرہ ۲۵، ولیمہ کی اہمیت  
 مولانا امام الدین قادری سیالکوٹی ۲۵، المصداق الالہیہ فی الرد علی الوابغیہ و حضرت  
 شیخ سلیمان بن عبد الوہاب قدس سرہ و محمد بن عبد الوہاب نجدی کے بڑے بھائی،  
 ۲۵، احقاق الحق رد تقویۃ الایمان مولانا نصیر احمد پشادری تلمیذ رشید مولانا حافظ  
 دراز صاحب ۲۵، سیف المقلدین مولانا عبد الجلیل پشادری ۲۵، اقتراح النظر  
 علامہ محمد فضل حق خیر آبادی ۲۵، بوارق محمدیہ ۲۵، المعتقد بالمعتقد مولانا فضل  
 رسول بدایونی ۲۵، احقاق الحق مولانا مفتی علی خان والدہ صاحب علی حضرت بخاری  
 ۲۵، انتصار الحق فی الرد علی معیار الحق مولانا رشاد حسین رام پوری ۲۵، سیف  
 الایمان المسلمول علی الخبائر فارسی مولانا عبد الرحمن سلہبی ۲۵، جامع الشواہد الخراج  
 غیر المقلدین من المساجد محدث جلیل مولانا وصی احمد سورتی ۲۵، الحق البین  
 نفی اظہار و البیض غزالی زمان علامہ احمد سعید کاظمی شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ



ان ہی سببوں سے آگ ان کے فتنے کی ٹھنڈی ہو گئی اور نئے دین والے بھی زبان  
 دیا کر بات کرنے لگے اور توجہ بات بنانے میں ہوئی اور تفسیر جاری ہو اور ان  
 ہزار آدمی اس طریقہ سے تائب ہوئے صرف وہی لوگ کہ جن کو سخن پروردی کا پاس نہیں  
 پر غالب تھا۔ یا جن کو وہ پیشہ واسطہ تھا اور دنیا پیدا کرنے کا اس طریق پر قائم رہے  
 مگر نہایت ذلت و خواری کے ساتھ اہل علم کی مجلسوں میں تہنیت سے گزارا کرتے۔  
 مولوی اسماعیل وغیرہ ارکان دین جدید نے بھی اس بحث کو کم کر کے وعظ کو منحصر  
 کیا۔ جہاد کی ترغیب پر اس جیلہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکٹھے ہوئے اور  
 رو بہ جس بھی جس کو توفیق ہوئی۔ بقدر وصلہ دیا۔ ایک جماعت کے ساتھ گئے۔

پہلے پورہ ۵۴۵ جہاد الحق حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان قدس سرہ ۵۵۵ طیب  
 البین رو تقریر الامان صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی ۵۵۱ و بوس  
 المقلدین مفتی اعظم پاکستان مولانا ابوالبرکات سید احمد صاحب رلاہود ۵۴۵  
 موت کا بیخام۔ محدث اعظم پاکستان مولانا سرور احمد صاحب قدس سرہ دلائل الہیہ  
 ۵۴۵ دیوبندی مذہب۔ ادیب کامل مولانا غلام محمد علی چشتیاں شریف ۵۴۹ سید احمد  
 کی طرح تصویر مولانا جدید احمد مسعود ۶۰۶ خون کے آنسو خطیب مشرق مولانا شمس الحق  
 نظامی مدبر پاسبان آرا پاک ۶۱۱ شواہد الحق رئیس العلما مولانا علامہ مسعود پٹانی بیروت  
 ۶۱۲ و جیز الصراط مولانا فیض عالم ہزاروی قدس سرہ ۶۱۳ انوار آفتاب صداقت مولانا  
 قاضی فضل احمد اسپکٹر پولیس پشاور دھیانہ ۶۱۴ توضیح البیان علامہ مولانا غلام رسول  
 سیدی ۶۱۵ مسائل اہل سنت شرف قادری ۶۱۶ فاضل بریلوی علامہ جہانہ کی  
 نظر میں پرو فیسر مسعود احمد ایم ایس پی ۶۱۷ ڈی سندھ ۶۱۸ اعلیٰ حضرت بریلوی کا  
 مقام فقہ اختر شاہی پٹنہ دی ۶۱۹ شفاعت کی حقیقت محقق کامل و نابغہ  
 مہر الدین رلاہود ۶۱۹ تاریخ و بیہ دیوبندی مولانا مفتی اصل خان مدنی لاہور  
 اعیان دہلیہ مفتی قاری محمد محبوب علی خاں کنوئی ۶۲۰ شرف قادری۔

پاکستان کو۔ اور سید احمد کو امیر المؤمنین بنایا اور سکھ پر جہاد کا عزم کیا مگر اس  
 میں بھی وہی پیشین گوئیاں کہ فلائی تاریخ رنجیت سنگھ رئیس کفر سکھ امیر المؤمنین  
 کے ہاتھ سے مارا جائیگا۔ اور فلائی تاریخ فلاں ملک فتح ہوگا اور غلام عید کی فلائی  
 سل میں امیر المؤمنین جامع مسجد لاہور میں پڑھیں گے اور اللہ کا یوں حکم ہوا ہے  
 اور فلائی کے وقت توپ بند و ق سکھوں کی بند ہو جائیگی۔ بلکہ بعضے افغان  
 اسی شرط پر داخل بیعت ہوئے تھے وہی مقابلہ ہوا۔ فقہائے کفر سکھ کے سامنے سے  
 ہل پی کر صاف بھاگ گئے اور عادی جہاد سے بھاگ جانے کی کہ بڑا گناہ کبیرہ ہے لغتاً  
 کی اور اہل پشاور کے مخالفوں سے مل کر مسلمانوں کا قتل و نہیب کی جہاد فتح ہو سکے  
 تو ہر پشاور ہوئی۔ سننے کے ساتھ بھاگ کر راہ پنجتار کی لی۔ پنجتار کا رئیس فتح خان  
 ام اور سب افغان بہت تعظیم و تکریم سے پیش آئے اور بیعت کی جہاد پر اور اہل  
 و فرامبرواری جیسے چاہیے وہی کی اپنے تمام ملک کا خرچ بھی امیر المؤمنین کی سرکار  
 میں داخل کرنا قبول کیا اور عامل حاکم ان کے اپنے مکانات پر مقرر کر دیئے تحصیل و  
 حکم ان کا جاری کرایا اور مقدور والوں نے جو بیچارے وہاں تھے اپنے گھر کے مال سے  
 ورتوں کے نیوٹنگ سے بھی دین خریدا کیا۔ پاس یگانہ داری کا جیسے چاہیے وہ بچا لائے واقع  
 میں افغان کی قوم دینداری کے باب میں بڑی مضبوط ہیں۔ دین کے نام پر لیں کہ جان  
 دینا ایسا عزیز ہے کہ اور ولی کو جان رکھنا مولوی اسماعیل اتنی ہی حکومت کا تحمل نہ کر  
 سکے۔ آپسے باہر ہو گئے۔ نظایات ہیجا اور دین جدید کے احکام جاری کرنے سے اور سید  
 احمد کے نام پر صل اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا۔ اور سکھ ہر کار یہ ٹھہرا احمد اور جو  
 صراط مستقیم میں سید احمد کو پیغمبر بنانے کی تمہید کر رکھی تھی۔ اس کا اظہار شروع کیا  
 اور فقہا پر لعن طعن و تشنیع کتب حنفیہ پر نہ مل کر نے لگے اور پٹانوں کے ناموں مل  
 و جان سے تعریف شروع کیا۔ ہر چند محض زائد ہوں نے سمجھا یا نہ مانا۔ وہ بچا لے تنگ



اُسے اور شورہ کیا کہ ہم نے سب پر جہاد کے واسطے ان کو رئیس بنایا یہ لوگ جو معاصی  
کافروں سے چاہتے تھے اور جاری کرتے تھے سب کے مقابلے میں اُس نامردی سے  
بھاگے اور مسلمانوں کے جان و مال پر اس قدر دہری کرتے تھے۔ دین و ایمان کا بھی ان کے  
کچھ ٹھکانا نہیں ہے۔ دفع کیا چاہتے۔ مگر ایک بار پھر بھی یہ سب حال ظاہر کرنا  
چاہتے چنانچہ عاملوں اور سرداروں کو بھیجا جو کہنا تھا کہ مگر مولوی اسماعیل نے ایک  
سنی آخر مسلمانوں نے جتنے کہ آدمی ہر ای مولوی اسماعیل کے جہاں جہاں متعین اور  
ظلم اور اجرائے حکم دین جدید میں مشغول تھے۔ ایک مرتبہ سب کو مار ڈالا۔ فتح خان نے  
غذ کیا کہ میں اسی روز سیاہ کے واسطے کہتا تھا کہ حد اعتدال سے بڑھنا اور دینی حیل  
کے احکام جاری کرنا اور لوگوں کے جان و مال و ناموس سے تعرض کرنا نامناسب ہیں  
اب کام ہاتھ سے نکل گیا کہ تمام ملک پھر گیا۔ کچھ اس کا تدارک نہیں ہو سکتا مگر تم کو  
ہیں مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہوں۔ پھر جو کچھ مقدریں ہوگا ظہور میں آئے گا  
سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند آدمیوں کو کہ ہمراہ تھے۔ اُس ملک کی حد سے  
باہر نکال کر اپنے ملک کی رعایا کی استقامت اور انتظام کے واسطے پھرا۔ سید احمد  
وغیرہ بھاگے جاتے تھے کہ عین بھاگنے کی حالت میں ایک جماعت ہاں پہنچی کہ اُن سب  
کو مار ڈالا۔ کوئی کہتا ہے کہ سکھ تھے کوئی کہتا ہے پٹھان تھے۔ اُن میں سے کوئی نہ بچا  
اور جو اکثر بھاگ کر آئے سو ملک پختیار سے تھے اور وہ صدمہ کہ بالیقین مظلوم  
مسلمانوں کے ہاتھ سے اٹھایا۔

اب سید احمد کے امتی لوگ مختلف ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ رجعت کر گئے یعنی  
پھر کرائیں گے اور جو وعدے کئے ہیں سب کو سچ کریں گے۔ کوئی کہتا ہے کہ فلاں نے  
پہاڑ پر زندہ موجود ہیں مگر خلق کی نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ اور جس پر چاہتے ہیں  
ظہور کرتے ہیں۔

اور اُن سے یہ خرافاتیں نہیں۔ بعضے خبیثوں نے ان دلوں میں افر کیا  
کہ مولیٰ اللہ علیہ وسلم پر اور ایک عجیب و غریب وضعی کہ نسبت کیا ہے  
مولیٰ اللہ علیہ وسلم کی طرف وہ یہ ہے۔

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی  
مئی رجل اسمہ احمد خلقہ کخلق لیس خلقہ کخلق ویکون خلیفۃ  
اللہ فی الارض فیقاتل الکفار فیغیب بعد فترۃ قلیل عن الناس الا ما  
شاء اللہ ولہم درجات الصدیقین ثم یمخرج رجل من خلفائہ  
المشرق ویبايع الناس علی غیبة الامام ویومئذ وقع النزاع بین  
ناس فی التمسین بیکرک الناس ویخالفون فیہ الا انہم یجود ہذہ  
لامۃ انابری منہ وہم بریشون منی ثم یمخرج بعد عشر و بضع سنین  
ملا الارض قسطاً وعدلاً کما کانت ملت جوراً وظلماً من باشرک  
ل القتال الاول کانت لہم درجات اہل بدر شہداء و کشہد اہل  
بدر اخریہ البیہقی فی دلائل النبوة۔

دیکھو ایسا صریح افرات و جرات کتاب کے نام لینے کی اور یاقوت یہ کہ  
جبارت بھی قاعدہ عربیت سے درست نہیں۔ الغرض سید احمد اور مولوی  
اسماعیل کے مرنے سے یہ ہنگامہ فرو ہو گیا تھا۔ مولوی اسحق کے باعث سے پھر کچھ  
ہر ملک اٹھا طریقہ اس کا یوں ہوا کہ بعد میں نے شاہ صاحب کے مولوی اسحاق اُن  
کے وارث و جانشین ہوئے۔ وعظ و فتویٰ میں موافق سلف کے تھے اور مذہب  
اسماعیل کے مخالف اُن کے ہاتھ کے لکھے ہوئے فتوے موجود ہیں مگر آدمی نہایت  
سادے سیدھے سلیم تھے کسی طرح کی قوت اور حرکت اُن کی طبیعت میں نہ تھی۔  
جیسا علم و سیاہی بیان سلامت روی سے سہر و قات کرتے تھے جب اُنکے  
داماد مولوی نصیر الدین امیر المؤمنین بنے اور فکر و تدبیر طلبت تحصیل روپیہ کی  
مولوی اسحاق سے متعلق ہوئی۔ اسماعیلیہ طریق کے لوگوں کا اُنکے یہاں دخل ہوا



اور ان کی تالیف و ملا حاضر و غاib اور وہ لوگ اس کام کے بڑے باقی کار تھے اس  
اختلاف کے باعث کسی قدر وہ بھی جھکے اور باتیں گول گول کہنے لگے تاکہ وہ  
فرقی نہ اٹھی رہیں اور ان کی کم گوئی کے سبب ایک مدت تک پردہ پڑا اور پھر  
ظاہر ہو چلا باہر والے اور جن کو کم ملاقات تھی۔ ویسے ہی معتقد رہے اور کہ  
صحت والے اس بات کو پا کر بھڑک گئے۔ آخر کو غلبہ اسمعیلیہ کا ان کے ذہن  
پر ہو گیا اور یہی اسمعیلیہ لوگوں کا ان پر ایک اور ڈاؤ ہو گیا۔ وہ یہ کہ سبب  
فوج کشی انگریزوں کے کابل وغیرہ پر اس ملک میں غلامی پڑا اور پھر چوہا جنوں کے زلم  
سے اس طرف کو بھیجا تھا مارا گیا اور مولوی نصیر الدین مر گئے۔ یہاں جنوں سے وہ روپیہ  
لینا منظور نہیں اور حاجت ہوئی عدالت میں نالش کرنے کی چنانچہ تاحصر الہ آباد وہ  
مقدمے پہنچے اور مولوی اسحاق نے ڈگریاں حاصل کیں چونکہ وہ روپیہ اور بہت سا  
دیر یہ کہ ابھی پہنچا تھا لایا ہوا انہیں اسمعیلیہ کا تھا۔ ان سے ہر طرح کا دغ و غدار  
خل عرف تھا۔ ان ایام میں مولوی اسحاق کی اسمعیلیت اور بھی بڑھ گئی اور ان کی  
کتابوں میں اگرچہ اسمعیلیہ کا ساز و شور نہیں ہے اور بہت تنزل ہے لیکن  
بعض باتوں کو کہ مولوی اسمعیل مطلق کفر و شرک کہتے ہیں مولوی اسحاق ان  
میں سے کسی کو نہ کہ وہ کسی کو حرام کسی کو جائز کسی کو مختلف فیہ کہتے ہیں کسی میں  
تفصیل کرتے ہیں کہ ایک طرح درست اور ایک طرح نادرست۔ مگر جو اصل نجدی کی  
باتیں ہیں وہ ان کے کلام میں ہیں۔ کوئی کھلی ہوئی کوئی دبی ہوئی۔ ایک اور بڑا پردہ  
ان کی کتابوں کی عیب پوشی کا یہ تھا کہ ہر جگہ سے نقل و سند لے آئے۔ ہر مسئلہ پر  
حریف و تغیر فرقہ و تصوف کی کتابوں سے اور کتابوں کی عبارتیں لکھ دیں اور یہ بات  
اسمعیلیہ میں نہ تھی۔ ظاہر میں دیکھنے والوں نے سمجھا کہ یہ تو موافق ہیں سلف کے اور  
ان کی سند لاتے ہیں۔ یہ تو سنی مسلمان ہیں۔ نجدی اسمعیلی نہیں ہیں جب کہ کتابیں  
اہل تحقیق کی نظر سے گزریں نقل کو مطابق کیا۔ اصل سے تو عجب نقل کھلا کر تغیر و  
تصرف و کمی و بیشی ان میں بہت ہے اور نقل مطابق اصل کے نہیں ہے کہیں

بعض فقرہ بیچ میں سے اڑا دیا کہیں بڑھا دیا کہیں قول مردود کی نقل پر کثرت  
کہیں نقل کی اصل میں اصل ہی نہیں۔ اور دونوں کتابیں یعنی مائتہ مسائل و رائے  
میں اہم اختلاف اس طرح کی خرابیاں اور رسوائیاں ان کتابوں میں بہت ہیں اور ان  
حقائق کی کوششوں سے یہ حال سب ظاہر ہوا اور مشہور ہو گیا ہے۔

## دوسرا باب

### نجدیہ کے عقائد کے بیان میں

اس مذہب میں چند زمانے لکھے گئے کہ علمائے اسلام نے سب کا رد کیا سب  
میں کتاب التوحید ہے تصنیف محمد بن عبدالوہاب کی اس کے رد کا نام خلافت  
میں ہے اور اسی محمد بن عبدالوہاب نے اپنی کتاب کو مختصر کیا۔ اس میں بھی اصل  
مذہب سب موجود ہے۔ وہی کتاب التوحید صغیر پہلے دن لکھ مخطوط میں تھی کہ علمائے  
مذہب نے اس کا رد کیا اور تقویت الایمان گویا اسی کا ترجمہ و شرح ہے۔ راقم اسی  
کا ترجمہ کر کے بعد پڑھانے لفظ فائدہ کے اشارہ کر دیا کہ تقویت الایمان میں بھی  
یوں ہی لکھا ہے اس کے بعد نقل کر دیا۔ کلام علمائے مکہ کا کہ دونوں کے رد کے  
واسطے کافی ہوا اور بعد ترجمہ کے لفظ فائدہ کا ترجمہ کرتا تھا اس کی کمر سے نکلا۔  
شاہ عبدالعزیز وغیرہ مولوی اسمعیل کے بزرگوں کے اقوال سے۔

نجدی نے کہا۔ اما بعد فہذا التفصیل لما یجملہ و تلخیص لما فصل  
المولوی المستطاب : میر المومنین امام الموحدین (الشیخ عبد الوہاب)  
مولوی لہ وحسن ما اب اقتصرا لا من کتابنا الکبیر لتفصیل انضبط علی  
کل قادری من الکبیر والصغیر مرتب علی بابین الباب الاول فی رد الشرک  
والباب الثانی فی رد البدعۃ۔

الباب الاول۔ فی رد الشرک وفيه خمسة فصول الفصل  
الاول۔ فی تحقیق الشرک وتقییمہ وتقسیمہ۔

لہ حضرت شیخ المسلمون مولانا فضل رسول بدایونی نے مائتہ مسائل وغیرہ کے رد میں تصحیح مسائل



ترجمہ۔ لیکن اس تفصیل سے اور غیس ہے اس کی کہ مولا پاک امیر المومنین امام المومنین  
شیخ عبد الوہاب نے اسے اجمال و تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ہم نے اپنی بڑی کتاب  
اختصار کیا کہ ہر چھوٹے بڑے پڑھنے والے اس کا ضبط آسان ہو مرتب ہے و  
باب پر پہلا رد شرک میں دوسرا رد بدعت میں پہلے میں پانچ فصلیں ہیں پہلی  
فصل شرک کی تحقیق اور ثبوت اور تفسیر میں۔

علماء معظمہ نے کہا۔ اما بعد فقد وردنا بحیثیۃ الردیۃ عن الیہ سالۃ  
النجدیۃ من حوۃ الجحۃ سابقہ شہرا الحرم من سنۃ مجرم اللہ المحترم  
بیت اللہ المکرم و جند شیاطین النجد الیہا قاصدۃ علی قیاس خبیثۃ  
و عوۃ ثمر فاسدۃ و الاخبار موحشۃ غیر و اشدۃ و ما فعلوا بالاطائف  
من القتل و الذہق السبی و ہدم مسجد عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ  
ینذ باسلۃ ادبہم فی البلد الامین فاجتمع علما مکۃ المعظمۃ زادھا  
اللہ شرفا بعد صلوة الجحدۃ عند باب اللعینۃ و اکبوا علی مطالعۃ  
الرسالۃ النجدیۃ لیحقق ما فیہا من النقی و الضلال و امرنی المدبر و انا  
احمد بن یونس الباعلی بکتابۃ ما قالوا رحمہم اللہ تعالیٰ۔

ترجمہ۔ لیکن بعد حمد و صلوة کے پس آیا بڑا صحیفہ یعنی نجدیہ کا رسالہ اول و ثلث  
جمعہ کے دن ساتویں محرم ۱۲۲۱ھ کو الشہ کے بزرگ گھر میں اور شہر نجد کے شیطانوں  
کا الشہ کے گھر کی طرف قصد کرنے والا ہے۔ ناپاک نیت اور بڑے ارادے سے اور  
خبریں بڑی وحشتناک ہیں اور بظاہر میں جو انہوں نے کیا ٹوٹا اور مار ڈالا اور  
قید کرنا اور عبد الشہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی مسجد کا دینا اس سے معلوم ہوتا  
کہ مکہ معظمہ میں بھی بے ادبی کریں گے پس علماء مکہ معظمہ کے آگے ہوئے بعد نماز جمعہ  
کے کعبہ کے دروازے کے آگے اور نجد کے رسالے کے دیکھنے پر مصروف ہوئے کہ اس  
کی گراہی تحقیق کریں اور مجھے کو احمد بن یونس باعلوی کا ہوں بدہرے حکم کیا کہ علار  
جو اس پر کلام کریں کھٹنا جاؤں پس شروع کیا میں نے لکھنا اس کا کہ عالموں نے کہا

اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے۔ قال النجدی

علیہ السلام ان الشرک قد شاع فی ہذا  
الزمان و ذاع و الامم قد الی ما عد  
ہ و قال و ہایئومن اکثرہم باللہ الا و  
ہم مشرکون کہ شرک کرتے ہیں۔

فما قل لا تقویۃ الایمان کے پہلے باب میں یہی بیان کیا لمبی فقرہ سے خلاصہ  
اس کا یہ ہے کہ شرک لوگوں میں بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب سرچ فرمایا الشہ  
سب نے سورہ یوسف میں

و ہایئومن اکثرہم باللہ الا و  
ہم مشرکون اور نہیں سلطان ہیں اکثر لوگ مگر کہ  
شرک کرتے ہیں۔

یعنی اکثر لوگ کہ دعویٰ ایمان کا رکھتے ہیں سو شرک میں گرفتار ہیں۔

قالوا فی ہذا الکلام انواع من الفس  
منہا ان الایۃ الکریۃ بیان الحال  
لا وعد فی الاستقبال و کفی حجتہ علی

ذلک سوق المقال قال اللہ تعالیٰ و ما

اکثر الناس و لو حرصت بمؤمنین

و ما تسألہم علیہ من اجران ہوا لا ذکر

للعالمین و کاتین من الیۃ فی المشرق

والارض یمرون علیہا و ہم عنہا معضون

و ہایئومن اکثرہم باللہ الا و ہم مشرکون

افانوا و ان تاتیہم غاشیۃ من عندنا

اللہ او تاتیہم الساعة بغتۃ و ہم لا

یشعرون۔

کہ وہ شرک کرتے ہیں بخیر کی عبادت کر کے کیا نڈر رہے کہ آجائے ان پر ڈاکہ لینے والی آفت

یہی کلام اس کے کلام میں ہے۔  
کہا علما اسلام نے نجدی کے اس کلام میں  
بہت طرح کے فساد ہیں ایک ان میں سے  
یہ کہ آپ کریمہ حال کا بیان ہے دو وعدہ ہے  
آگے کا جیسے نجدی نے ظہیر ایا اور دین  
کافی اس بات پر سوق کلام ہے اللہ تعالیٰ  
نے فرمایا اور نہیں اکثر آدمی اگرچہ بہت  
خفاہش ہو تیری مومن اور نہیں مانگتا تو  
ان سے اس پر اجر نہیں ہے کہ نصیحت  
واسطے سارے عالم کے اور بہت نشانیاں  
ہیں آسمان اور زمین میں کہ ان پر گرفتاری  
ہیں اور ان نشانیاں وہ منہ ظہیر نیت ہیں  
اور نہیں کہتے اللہ کو خالق اکثر ان کے مگر یہ  
کہ وہ شرک کرتے ہیں بخیر کی عبادت کر کے کیا نڈر رہے کہ آجائے ان پر ڈاکہ لینے والی آفت



و منها ان المراد بالایمان في قوله تعالى  
 يؤمن ليس بالمعنى الشرعي بل المراد  
 منه قول خالقة الله تعالى كما كان  
 حال المشركين من قولش عن ابن عباس  
 في تفسير هذه الآية ولئن سألتهم  
 من خلقهم ومن خلق السموات الارض  
 ليقولن الله فذلك اجماعهم  
 يعبدون غير الله فذلك شركهم اخرج  
 البخاري وغيره ولما قال اهل السنة  
 ان الايمان هو التصديق وقد اختلفوا  
 في هذه الآية روى اهل السنة عن قوم  
 انها تدل على اجتماع الايمان مع الشك  
 مع ان الشك لا يجتمع مع التصديق  
 جميع ما جاء به النبي صلى الله عليه وسلم  
 فان التوحيد ايضا من افعال اهل  
 السنة بان المراد بالایمان ليس ههنا  
 بالمعنى الشرعي وهذا التفسير بل هو  
 في كتب التفسير والعقائد فاما قال  
 الملعون النجدي في تفسيره الراوي عنه  
 خلا في التفسير الصحيح المردى في  
 الصحاح وشد في الفهم الجماعة  
 قائلان حاصل ان كريمة كايه في قوله تعالى بيان فرماتا ہے حال ان لوگوں کا کہ  
 باوجود حرص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایمان لانے والے نہیں ہیں اور ان کا اللہ کو خالق

کہنا ساتھ عبادت غیر کے معنی نہیں ہے کہ مسلمان مشرک ہیں یا ان کے کو مسلمان مشرک  
 کہے گئے۔

قال النجدي وظهور ما قال رسول الله  
 لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من  
 امتي بالمشرکين وحتى تعبد قبائل من  
 امتي الاوثان رواة الترمذي وعن  
 عائشة قالت سمعت رسول الله يقول  
 لا يذعبل الليل والنهار حتى تعبد الا  
 والشرى فقلت يا رسول الله ان كنت  
 لا اظن حين انزل الله هو الذي اهل  
 صوله بالهذي ودين الحق ليظهر  
 على الذين كذبوا وكذبا المشركون  
 ان ذلك سيكون باثاقا قال انه سيكون  
 ما شاء الله ثم بعث الله محمدا طيبة  
 فتوى من كان في قلبه حجة من  
 خردل من ايمان فيبقى من لا خير  
 فيه فيرجعون الى دين ابا ثامر  
 رواة مسلم فان انرى عامة مؤمنى  
 هذا الزمان مشركا  
 حديث كرم نے سوچ دیکھتے ہیں اس زمانہ کے سائے مسلمانوں کو مشرک  
 قائلان تقویتہ الايمان میں لکھا ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آخر زمان میں  
 قدیم شرک بھی طبع ہوگا سو یہ خبر خدا کے فرمانے سے موافق ہو

۱۱ یہ مطلب نہیں ہے کہ حضور کے زمانے کے مسلمان مشرک ہیں یا آئندہ مسلمان مشرک ہوں گے ۱۱



قالوا ايها الشقي الغبي الغوي ان كنت مستيقظا ان هذا الزمان هو الزمان الموعود في هذا العقد فانك وابوك وجندك على علمك قطعوا من لاخير فيه ورجعوا الى دين آباءهم وليس في قلبك وفي قلب جندك فجدة من خذل من الايمان فان كان في قلبه جمة من خذل من الايمان فقد ثو في فكيف تدعي الايمان لاك لابيك وجندك وكيف كان ابوك امير المؤمنين ونحن نقول كما قال الجماعة ان هذا حال اشرارنا الذي لا تقوم الساعة الا عليهم وليس هو بزمانا قطعوا فان شيئا من الايات الكبرى لم توجد الا الان فحق بفضل الله تعالى نعمه باله ورسوله.

کہا علمائے اسلام نے اسے شقی بیوقوف گمراہ کہتے تھے کہ یہ زمانہ وہی زمانہ موعود ہے پس تو اور تیرا باپ و تیرا لشکر تیرے علم کے موافق نہ رہے ایمان باپ دادے کے دین پر پھرتے ہوئے ہیں۔ کیونکہ جن کے دل میں مانی کے دانے بھر ایمان تھا وہ تو ختم ہو چکے تھے اور اپنے لشکر اور اپنے باپ کے ایمان کا دعویٰ کیوں کرتا ہے اور تیرا پکی امیر المؤمنین اور ہم کہتے ہیں جیسا کہ کہا جماعت نے کہ حدیث شریف میں بیان ہے حال اُن لوگوں کے کہ قیامت نہ آئے گی۔ مگر اُن پر اور وہ یہ زمانہ نہیں ہے یقینی کیونکہ کوئی بڑی علامت قیامت ابھی تک نہیں پائی گئی پس ہم اللہ کے فضل سے ایمان لانے والے ہیں اللہ اور رسول کے ساتھ۔

قال النجدي فواحد يعبد النبي و متبعيه حيث يعتقدهم شفاعة اوليائه وهذا قيم انواع الشرك فائد لا تقوية الايمان من آية كرسيم فالدين اتخذوا من دونه اوليا له كمن بعد لكها كمن آيت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کسی کو اپنا حمایتی سمجھے گو کہ یہی جان کر اس کے سبب خدا کی نزدیکی حاصل ہوتی ہے سو وہ بھی مشرک ہے اور

جھوٹا اور اشد کانا شکر اور آیت کریمہ قل من بید لا ملکوت کل شیئ کے سوا۔ معلوم ہوا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کی مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور اُن خاص کے مقابلہ کی طاقت نہیں ثابت کرتے تھے مگر یہ پکارنا اور مفتیں مانی اور حد و نیاز کرنی اور اُن کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی اُن کافر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو اب وہی اللہ کے شرک میں برا بر ہیں۔

قالوا سعاد الله ان يكون اعتقاد شفاعته النبي و متبعيه ولا يتهم شركا وعبادة اما تنهم ايها الملحون ان الاعتقاد الثابت بالقرآن كيف يكون شركا قال الله تعالى انما وليكم الله ورسوله والذين امنوا فان حزب الله هم الغالبون واثبت الصحابة ومن بعدهم في قوله تعالى فما تنفعهم شفاعة الشافعين و ما لهم في الارض من ولى ولا نصير و ثبوت الشفاعة و المولية والنصرة للمؤمنين والالما كان لنفى نفعها عن الكافرين عند قصد تقييدهم محض وهذا ائذ كر على سبيل التفصيل في التفسير والعقائد في ذيل قولهم الشفاعة حق والنجس مع المحتالة المنكرين ثبت في الحديث جہاتی یہ بات تفسیر کی کتابوں میں آیتوں کے بیان میں اور عقائد کی کتابوں میں جہاں لکھتے ہیں۔

کہا علمائے اسلام نے معاذ اللہ کہ پیغمبر اور پیغمبر کے پیروں کی شفاعت اور ولایت کا اعتقاد شرک و بدعات ہو۔ اے ملعون کیا تو نہیں سمجھتا کہ جو چیز قرآن سے ثابت ہے اس کا اعتقاد کیونکر شرک ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے نہیں ہے ولی تمہارا اگر اللہ اور اللہ کا رسول اور جو ایمان لائے پس بیشک اللہ کے گروہ وہی غالب ہیں اور قرآن شریف میں جو اس طرح کی آیتیں ہیں کہ نفع نہ کرے گی کافروں کو شفاعت اور اُن کا کوئی ولی و نصیر نہیں ہو پیغمبر خدا کے صحابہ اور انہوں نے جو بعد انکے ہوئے انہیں آیتوں سے ثابت کیا شفاعت و نصرت و ولایت کو واسطے مسلمانوں کے کیونکہ اللہ تعالیٰ کافروں کی برائی میں فرماتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو نفع مع المحتالہ المنکرین ثابت فی الحدیث ہے اور اگر نہیں تو خاص کافروں کی کیا برائی۔ جہاتی یہ بات تفسیر کی کتابوں میں آیتوں کے بیان میں اور عقائد کی کتابوں میں جہاں لکھتے ہیں۔



عن الضحاک قال قال ابن عباس الشفاعة حق اور بحث کہ تہیں مستزید کہ  
 اعظم عنی کل شیء فی القرآن وما لہم وہ منکر ہیں شفاعت کے تفصیل مذکور ہے اور  
 فی الارض من ولی ولا نصیر فہو حدیث میں ثابت ہوا انھوں نے کہا اس نے  
 للمشركین واما المؤمنون فاکثر کہ کہا ہے ابن عباس نے کہ یوں کہے کہ  
 شفعا انہم وانصارہم فنقول کاذب کہ جہاں قرآن میں آیا ہے وما لہم فی  
 النجدي اقربانہ لیس من المؤمنین الارض من ولی ولا نصیر میں اسے  
 وهذا صدق لا مرية فیہ - مشرکین کے ہے اور لیکن مؤمن ہیں ان کے  
 شفیع و نصیر بہت ہیں ہم کہتے ہیں کہ گویا نجدی نے قرآن کیا کہ وہ مؤمنین سے نہیں ہے اور  
 یہ سچ ہے اس میں کچھ شک نہیں -

فائدہ لا - شاہ عبدالعزیز لا یقبل منها شفاعۃ کی تفسیر میں کہتے ہیں -  
 دین جایا پیر و انست کہ معتزلہ بایں آیت و نفی شفاعت تمسک میکنند  
 و میگویند کہ روز قیامت شفاعت نہ خواہد شد لیکن نبی فہند کہ دین آیت  
 نفی شفاعت از طرف کسی است کہ ہرگز شکر نعمت الہی نہ وہ باشد و آن  
 نیست مگر کافر و شفاعت در حق کافر بالاجماع مقبول نیست -  
 ایضا فیہ آیات و حدیث بسیار دلالت بر وقوع شفاعت میکنند پس تفصیل  
 این آیت لا بد است - اولی اُس میں ہے -

احادیث معتبرہ بیان کردہ کہ غیر از کافر و حق ہمہ اہل معاصی حکم بشفاعت  
 خواہد شد پس معلوم شد کہ محروم مطلق از شفاعت کافر است و پس سب  
 مقام ہم نفی ہمیں شفاعت است زیرا کہ ایں کلام برائے رد خیال فاسد اہل  
 کتاب و ہم شر بان ایشان است کہ ہے و انہ کہ باوجود کفر تہران ما انہ  
 عذابا خلاص خواہند ساخت انتہی ملقطاً -

قال النجدي وهو كان كافر مشركي کہا نجدی نے اور وہی تھا کافر و مشرک نے  
 ذم النبی جہت قال اللہ تعالیٰ و بے شرکوں کا کہ کہا اللہ تعالیٰ نے - اور

محمد و من دون اللہ لا یضرہم وہ من دون اللہ لا یضرہم  
 و یقولون ہو لا یضرہم و یقولون ہو لا یضرہم  
 شفاعۃنا عند اللہ قل اتنبون اعلم بما لا یعلم و السموات و الارض  
 و من صلیانہ و تعالی عما یشرکون و قال اللہ تعالیٰ و الذین اتخذوا  
 من دونه اولیاء ما نعبدہم الا لیتقوا و ان اللہ زلی ان اللہ یحکم بینہم فلیما  
 ہم فیہ یختصمون و ان اللہ لا یھد من ہو کاذب کفاس -

تخلف کرتے تھے تحقیق اللہ ہدایت نہیں دیتا بھوٹے ناشکرے کو -  
 قالوا لعنة اللہ علی الشقی الغوی کہا لعنہ اسلام نے لعنت خدا کی شقی گمراہ  
 الغبی بین علی شینا و یستدل علیہ یہی قوف پر دعوی کرتا ہے ایک چیز کا - اور  
 آیت و ینذکر الایۃ مع عدم مناسبتہ دلیل میں ذکر کرتا ہے آیت کو اور دعوی کو  
 بینہما اصلاً و لا یستجی و یجتہی علی آیت سے کچھ مناسبت نہیں ہوتی مشرکاً  
 الا فترأ علی اللہ تعالیٰ جعل الدعو ان اعتراض اللہ تعالیٰ پر پڑا فترأ کرتا ہے دعوی  
 ان اعتقاد شفاعۃ النبی شرک و کیا کہ نبی کی شفاعت کا اعتقاد شرک عبادت  
 عبادۃ و المذکور فی الایۃ یجہد ہر اور آیتوں میں یہ مذکور ہے کہ عبادت کرتے  
 و یقولون ہو لا یضرہم و یقولون ہو لا یضرہم ہیں غیر کی اور کہتے ہیں کہ یہ معبود ہمارے شفیع  
 یقریبونا الی اللہ فالقول بان لشفاعتہم ہیں اور عبادت کرتے ہیں ہم معبودوں کی کہ  
 عبادۃ و شرک لا ینتبت بالآیات بل ہر کوئی دیکھ کر دین اللہ سے پس یہ بات کہ شفاعت  
 شرک ہو عبادۃ الالہۃ غیر اللہ شرک و عبادت ہے آیتوں سے ہرگز ثابت  
 و ما جعلوا عبادۃ غیر اللہ نہیں بلکہ شرک عبادت ہے معبودوں کی -  
 رسول اللہ کے - اور شرکوں نے جو عذر پیش کیا ہے عبادت کا یعنی انکا شفیع ہونا سو



فاخطاؤا فی کونہ سبب الہا فان غیر  
واحد من ائمة التفسیر صرحوا بان  
المشرکین غلطوا وخبطوا وجرث جعلوا  
المحبوبیة والشفاعة الثابتة لخواص  
سبباً للأنوہیة وزعموا ان الله تعالى  
يجعل المحبوب الشفیع الہا فقلوا  
يجب عباد لا المحبوب الشفیع  
لصیرورتہ الہا لا عبادۃ الله تعالى  
الا کبر فانہا لا تضید لکونہ فی غایة  
المتعلق فالشک هو جعل الشفیع  
الہا وعبادتہ لا اعتقاد شفاعة  
النبی ومتبعیہ فانہ من الایمان بل  
ولا نفس اعتقاد شفاعة کافر مع  
انہ باطل قطعاً فان کل باطل لیس  
بشک ولا اعتقاد شفاعة شفیع

لکافر وما ذکرنا هو محصل الآیات  
لان الشفاعة فی نفسها عبادۃ و  
واعتماد شفاعة النبی شرک وکما  
قال الملحد النجدی۔

فان لا شاہ ولی اللہ نے حجۃ بالخرم لکھا ہے مشرکین کے حال میں۔

فخلف من بعدہم خلفاء عوا الصلوۃ  
واتبعوا الشہوات فحملوا الالفاظ  
المستعملة المشتبهة علی غیر

محملہا کما حملوا المحبوبیة و  
الشفاعة التي اثبتہا اللہ تعالیٰ فی  
القابضة الشرائع لخواص البشر  
وہا غیر محملہا۔ داوری اُس کتاب میں لکھا ہے کہ غیر محمل پر۔

وقالوا لا یقبل عبادۃ الله الا  
مضمومة بعبادتہم بل الحق فی غایة  
المتعالی فلا تضید عبادتہ تقر بانہ  
بل لا بد من عبادۃ هؤلاء لیسبقوا  
الی اللہ زلفی۔

قال النجدی فقد ثبت بالنصوص  
القرآنیة ان من اعتقد النبی و  
غیرہ ولیہ فهو وابو جہل فی  
الشک سواہ

قالوا لم یثبت بھا اصل بل لنصوص  
تبطل ما ادعا کما یلنا لا

کر تلمیح اس کے دعویٰ کو جیسا کہ ہم نے بیان کیا۔

قال النجدی فان اباجہل واخلوانہ  
لم یکفرا الا بعد الاعتقاد وما کانوا  
یعتقدون الہتہم مالک الملک

کما قال اللہ تعالیٰ قل من بیلا ملک  
کل شیء وهو عجیب ولا یجاد علیہ ان  
کنتم تعلمون سیقولون نلہ

قل فانی تسجدون

کہہ دیں گے اللہ کہہ پھر کہوں جادو کہتے جاتے ہو۔







ان من وقف عند قبر النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ هذه الآية ان الله وملائكته يصلون على النبي الآية ثم قال صلى الله عليه وسلم يا محمد من يقولها سبعين مرة ناداك ملك صلى الله عليه وسلم عليك يا فلان ولم تسقط له حاجة ربه الجاهل وضع اليمين على اليسرى ليس ركن من اركان الصلوة بل من السنن المختلفة فيها بين الائمة اما ترى الملائكة لا يضعون ولو كان ركن من الفرض كالقيام مثلاً فلهذا ايضا المنع انما يثبت بالهي وليس الهي اليس في البخاري ان عمر رضي الله عنه قال لرجلين من اهل الطائف لو كنتم من اهل البلد لا وجهتكما ضربا ترفعان اصواتكما في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم روى عن ابى بكر الصديق قال لا ينبغي رفع الصوت على نبي حيا ولا ميتا وروى عن عائشة انها كانت تسمع صوت وثدي يوتد ومسمار يضيض في بعض الدور المطبقة بمسجد النبي صلى الله عليه وسلم فترسل اليهم

كيا گيا ہے کہ جو کراہرا رسول اللہ کی قبر پر آئے کے پاس اور پڑھی یہ آیت ان اللہ و ملائکته يصلون علی النبی کیے صلوات اللہ علیہ یا محمد ستر بار ایک فرشتہ اسکو پکارا کہ صلوات اللہ علیک یا فلان اور اس کوئی حاجت نہ رہ جائے گی۔

اے جہاں سید عالم تھا کھڑے ہو کر گناہان کو گنہیں ہے۔ بلکہ اس کے سنت ہونے میں اختلاف ہے۔ اماموں میں کیا کیا کہتے ہیں دیکھتا کہ وہ یہ نہیں کرتے۔ بلکہ جیسے ہوتے ہیں ویسے ہی کھڑے چھوڑے رکھتے ہیں اور اگر بالفرض رکن بھی ہوتا تو قیام کے جب بھی منع جب ہوتا کہ ہی نہ اندہی نہیں تو منع بھی نہیں ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ آدمیوں سے طائف کے کہا کہ اگر تم شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو خوب مارتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کرتے ہو ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں چاہئے آواز بلند کرنا کسی نبی پر نہجیات میں نہجیات موت کے اور عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ کسی آواز میں کی کہ ٹھوکی جاتی تھی کسی میں کہ سچو شریف سے ملتا تھا اہل بیت کا گھر

و انہوں کو کہ ایذا نہ دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر آوازیں بلند کرنے نہ حضرت علی نے اپنے دروازے کے کواڑ پر لٹکے ہوئے تھے کسی آواز کی احتیاط کے واسطے اور واسطے مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال حالت یا امیر المؤمنین لا ترفع صوتک فی هذا المسجد فان الله تعالى قد توفانا فقال لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبي الآية و مدح قوما قال ان الذين يعصون اوصیاءهم عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الآية و ذم قوما فقال ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا یعقلون و ان مرفقة ميثا كمرمتہ حیفا استکان لہ ابو جعفر و قال یا ابا عبد الله استقبل القبلة و ادعوا ام استقبل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم تصوف وجهك عنه وهو وسیلتك و وسیلة ابیک ادم الى يوم القيامة بل استقبل واستشفع بک فمشفعک الله قال الله تعالی و لو انهم اذ ظلم انفسهم جاورک الآية و لا خلاف ان مخرج علی ان عبدی طریق منہ لکن شفاعت چاہا اللہ قبل کہ یکن شفاعت فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اگر ظلم کریں تو نبی جانور پر پھیرا تو اس کے پاس اور مغفرت چاہیں اللہ سے اور مغفرت چاہیے

والہوں کو کہ ایذا نہ دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ کر آوازیں بلند کرنے نہ حضرت علی نے اپنے دروازے کے کواڑ پر لٹکے ہوئے تھے کسی آواز کی احتیاط کے واسطے اور واسطے مسجد میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال حالت یا امیر المؤمنین لا ترفع صوتک فی هذا المسجد فان الله تعالى قد توفانا فقال لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبي الآية و مدح قوما قال ان الذين يعصون اوصیاءهم عند رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الآية و ذم قوما فقال ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكثرهم لا یعقلون و ان مرفقة ميثا كمرمتہ حیفا استکان لہ ابو جعفر و قال یا ابا عبد الله استقبل القبلة و ادعوا ام استقبل رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فقال لم تصوف وجهك عنه وهو وسیلتك و وسیلة ابیک ادم الى يوم القيامة بل استقبل واستشفع بک فمشفعک الله قال الله تعالی و لو انهم اذ ظلم انفسهم جاورک الآية و لا خلاف ان مخرج علی ان عبدی طریق منہ لکن شفاعت چاہا اللہ قبل کہ یکن شفاعت فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور اگر ظلم کریں تو نبی جانور پر پھیرا تو اس کے پاس اور مغفرت چاہیں اللہ سے اور مغفرت چاہیے



قبرہ افضل من بقاع الارض حثی  
موضع الکعبۃ وقال غیر واحد  
بل من بقاع السموات ایضا حثی  
العرش مع خلاف فی التفصیل بین  
البلدین المکرمین ماعدا القبر  
المکرم وقد نص القاضی عیاض  
و ابن الجوزی والقسطانی والعسقلانی  
وکل من تکلّم فی هذا الشان بان  
حرمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
یعد موتہ وتعظیبه وتوقیرہ  
لازم کما کان حال حیاته وفي  
الشفاع ومن اعظامہ واکرامہ  
اعظام جمیع اسبابہ واکرام  
مشاہدہ وامکنته من مکة و  
المدینة ومعاهدہ ومالمسہ او  
عرف بہ وروی عن صفیة بنت  
یحییٰ قالت کان لابی محمد ورثة  
قصة فی مقدم راسہ اذا قعد و  
ارسلها اصابت الارض فقیل لہ الا  
تعلقها فقال لہا کن بالذی خلقها  
وقد مسہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کہا ابو حمزہ کہ سر میں آگے کی طرف ایک چوٹا تھا بالوں کا جب بیٹھ کر آگے کو کھول دیتے  
تو زمین تک پہنچ جاتے ہیں کہ کیا کہ بال منڈوانے کیوں نہیں کہا میں انکو نہیں منڈوانا

و دقّی ابن عمر اضعافا لا  
مقدّر رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
سلم من المنبر ثم وضعها علی وجہہ  
و فی القاضی آثارا آخر و قال  
سطلانی یبغی ان یقف عنہ  
ما اذا لا ادب و ادب و یلازم الادب  
والخشوع والتواضع غاض البصر  
مقام الہیۃ کما کان یفعل بین ین  
و حیاته و یتحضر علیہ بوقوفہ  
من ید یہ و سماعہ سلامہ کہا  
موفی حال حیاته اذا فرق بین  
موتہ و حیاته لمشاهدتہ الالہ  
و معرفتہ باحوالہم و یاتھم و  
مرأئہم و خواطرہم و کل ذلک عند  
جلی الاخفاء بہ قال المراغی یبغی بکل  
سلم اعتقاد کون زیارتہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم قریۃ للاحادیث  
السواریۃ فی ذلک و لقولہ تعالیٰ ولو  
انہم اذ ظلموا انفسہم جاءک الایۃ  
لان تعظیہم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
لا ینقطع بموتہ وقد استدل کافیۃ  
اللہ تعالیٰ فریادہ کہ اگر وہ ظلم کریں اپنی جانوں پر پھر کوئی تیر سے پاس اور حضرت چاہیں  
اللہ سے اور حضرت چاہے ان کیلئے رسول تو پاویں اللہ کو معاف کر نہوا الامہر بان کیونکہ تعظیہم  
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت سے تمام نہیں ہو گئی اور بیشک کہ تمام



الحمد لله الذي استواء حاله  
 صلى الله عليه وسلم ويقرأ هذه الآية  
 حين الضرورة موقفاً والاستغفار  
 والاستشفاع بجنابه الا قدس من  
 زمن الصحابة الى هذا اليوم وذكر  
 كل من صنّف في مناسك واداب  
 الزيارة من المذاهب الذبعية و  
 حكمه كون مساجد الاشارة  
 في الفقه ظاهرة ومحددة واضحة  
 لرسول الله صلى الله عليه وسلم في  
 صحيح مسلم عن ابى مالك قال اصابتني  
 في بصرى بعض الشئ فبعثت الى  
 رسول الله صلى الله عليه وسلم اني تب  
 ان تاتيني وتصب في منبري فاخذك  
 مصيبي وفي رواية منه تعالى فخطبني  
 مستجداً قال النودى في شرحه اني  
 اعلم ان على موضع لا تحذره مسجد ابي  
 موضعاً اجعل صلواتي فيه متبركاً  
 يا اباك وفي هذا الحديث انواع من  
 العلم تقدم كثير منها ففيها التبرك بالابرار  
 الصالحين النقي وفنائهم مساجد  
 الاشارة والصلوة فيها والتبرك بها  
 اور اس حديث میں تبرک کرنا صالحین سے تمام ہوا کلام قوسی کا اور مساجد آثار کے  
 فضائل اور ان میں نماز پڑھنا اور تبرک کرنا

کتاب فی الکتاب المشہورۃ المسماة  
 فی الوقت لا یخص فی تفصیل فظہر  
 فی الجہد فی تشریع من نفسه  
 فی تشریع سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم  
 فی تشریع واکم وسلم کی شریعت کے مخالف ہے۔  
 فی تشریح عزیزی میں صراط النبیین النعمت علیہم فی تفسیر میں لکھا  
 کہ مساجد کلام و درافاس و درافال و درمکانہ ایشان و درم  
 و درمکانہ ایشان و درمکانہ ایشان پے درپے ظاہر ہو گیا۔  
 اور سورۃ قدر کی تفسیر میں لکھا ہے۔ بالجملة من مضمون ابن سورۃ معلوم ہے  
 کہ عبادات و طاعات و اسباب و بركات و انوار قریبے عظیم حاصل ہو مشورہ  
 و درمکانہ ایشان و درمکانہ ایشان کی تفسیر میں لکھا ہے  
 سورۃ آئمہ بعض مواضع منبر کہ مورد نعمت و رحمت الہی است انہما بعض  
 انما انہما قدیم اہل صلاح و تقوی خاصیت پیرائی گذر کہ در انہما اہل عبادت و توبہ  
 و در ان طاعت و عبادت و توبہ موجب شریعت قبول و ثمرات نیک می باشد لہذا  
 میں جاسست کہ ابن مردودہ از ابو سعید خدری حکایت کردہ کہ مارون کے ہمراہ  
 ابن ابی علیہ السلام ہنگام شب در غزوہ یا سفرے رفتیم چون آخر شب شد  
 پیشہ کو ہے گذشتیم کہ آنرا در آن محل می گفتند آنحضرت علیہ السلام فرمودند  
 ما مثل هذا الثیبة الا کمثل الباب الذی قال اللہ لنبی اسرائیل  
 ادخلوا الباب سجداً او قتلوا حظیة فغفر لکم خطایا کم اور بھی اسی تفسیر  
 میں داخل شد و امن مقام ابراہیم مصطفیٰ کی تفسیر میں لکھا ہے۔  
 یعنی بغیر یہ جائے استقامت ابراہیم علیہ السلام را کہ نیکنے استحقین و اہل ان  
 مسک حضرت ابراہیم ہندادہ اذان حج در حرہ م واد و نہر قوس مبارک حضرت ابراہیم



دران سنگ منقش گشت معنی یعنی نماز گاہ کہ بعد از طواف خانہ کعبہ دو رکعت نماز  
الطواف عقب این سنگ استادہ گزاردن مقرر است تا آنست حضرت ابراہیم  
تاقیامت جاری باشد و نیز چون حضرت ابراہیم بر همان سنگ استادہ اذان  
دادہ بودند پس بعد از آن حضرت ابراہیم نزد آن سنگ استادہ شدن و عبادت  
خدائے تعالیٰ بجا آوردن گویا نموده ایشان حاضر شدن است و بحضور ایشان عباد  
خدا بجا آوردن است۔

شاه عبد العزیز نے تبرکات و آثار کی تعظیم تبرک کے مستفاد میں لکھا ہے۔  
ممبرک آثار صالحین شعا بدین است۔ قدیا و حدیثا و آثار کتاب سنت ثابت  
انکار آن و کلام دران غیر از الحاد و زندہ چہ توان گفت۔

اور تالوت سکینہ کا قصہ نقل کیا کہ اس میں ٹکڑے الوح کے اور عصائے موتی  
و علمہ دارون وغیرہ تھے۔ بنی اسرائیل اُس کے سب سے دشمنی پر لڑائی میں فتح پاتے  
تھے جب بنی اسرائیل نے عصیان کیا اللہ تعالیٰ نے اُن پر مسلط کیا علاقہ کو کہ تالوت چھین  
لے گئے جب انہوں نے بے ادبی کی تالوت سے اللہ تعالیٰ نے اُن پر بلا مسلط کی جو بالو  
کے پاس جا کر پیشاب کرتا۔ بوا میر میں مبتلا ہو جا تا کافروں نے جانا کہ یہ تالوت کی  
بے ادبی کے سب سے ہے۔ سیلوں پر رکھ کر اپنے پاس سے روانہ کر دیا۔ فرشتوں نے  
تالوت کے گھر پہنچا دیا پھر بہت سی سندیں تعظیم و تبرک آثار و تبرکات کے ذکر کی  
اور لکھا کہ۔

”نزد فقیراں امر قابل استغناء نیست بحجت با کسیکہ و جب تعظیم است  
بالطبع اقتضائے محبت و تعظیم آثار و منقبات داوخی کند و تہاول و عدم اعتنا  
بآن دلیل است بر عدم محبت بامید و منشاء آثار۔“

شاہ ولی اللہ انتباہ میں میر سید علی ہمدانی کے حال میں لکھتے ہیں۔  
فصل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند کہ دران وقت کہ سبر ندیب  
نزیارت قدم گاہ آدم صلی اللہ علیہ السلام رفتہ چون نزدیک آن قدم گاہ رسیدم

گاہ واقفہ عظیم دیدہ شد الخ

شاه عبد الرحیم نے شیخ فیض اللہ کو لکھا کہ اُن کے مکتوبات انفس جمیع نام  
میں ہے۔ حامد و مصلیٰ۔ اما بعد براہم فیض اللہ نظر فیض اللہ باشند بلکہ  
فیض اللہ ناگاہ رسد اما بر دل آگاہ رسد والی کر دل آگاہ کیست ولی کو شادوب  
بادوب باشند بر سر قسم است۔ ادب خدا و ادب رسول خدا و ادب خلق خدا امر جافظ  
الادب بلغ مبلغ الرجال امام مالک در کو چہائے مدنیہ گاہے سوار نہ شد نہ ریزا  
چہ جائے کہ محبوب ب العالمین و سید المرسلین علیہ فضل التخیلات و اکل التسلیمات  
پیادہ رفتہ باشند بخا سواری سو را دیب است و آن امام ہمام ہر جا کہ عمارت قدیم  
میدید بادوب تمام بوسہ میداد بہ امید آنکہ شاید کہ اُن گل بوستان ثبوت و آن شجرہ  
بارغ رسالت بوی دستے رسانندہ باشند الخ۔ دیکھو یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ علماء  
و تبرکات کی تعظیم کے واسطے ثبوت و صحت روایت شرط نہیں ہے۔ احتمال پر بھی  
تعظیم کرنا آیا ہے۔

قال النجدي فنحن نشاهد اقسام الشكر كما نجد في من كتب في حقهم في كتبهم  
كلها في الناس ونرى الناس رجوعا الى شكر كل آدمي من ادبهم في حقهم في حقهم  
دين ابا تهم كما اخبر النبي في حديثه كونه يكره ان يتركه في حقهم في حقهم  
مسلم۔ جیسا کہ پیچیر نے خبر دی تھی سلم کی حدیث میں جو اوپر گذری۔

قالوا اظهر بما ذكرنا ان الذي سماه كما عفا له اسلام انهم في جوارحه ذكره  
شركا هو دين النبي صلى الله عليه وسلم اُس سے ظاہر ہو گیا کہ نجدی نے جسے شرک  
وسنة الصلابة والتابعين وتبع التابعين واستحسنه وعمل به جھو  
المسلمين من الفقهاء والمحدثين۔ نام رکھا وہ دین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کا اور سنت صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے اور سب فقہاء و محدثین نے  
اُسے اچھا سمجھا اور اُس پر عمل کیا۔

قال النجدي قال الله تعالى ان الله لا كما نجد في من كتب في حقهم في حقهم



بعض ان بشارت بہ و بعض ماہورون نہیں بشارت یہ کہ شرک کیا جائے اور  
 فانك لمن يشرك ومن يشرك بالله فقد ضل ضللاً بعيداً فان كان الشراك  
 شرک اکبر فجزاؤہ جہنم خالداً فیہا شرک کم  
 وان كان اصغر فجزاؤہ ما هو عند الله دون الخلود وهو اعمى غیر معقود باقی  
 المعاصی بلکن عفو من الله نہاد و گیا باقی گناہوں کا بخشنا اللہ کے ہاتھ  
 فائدا کا تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک بخش نیام  
 جو اس کی سزا ہے مقید ہے بقیہ اگر پہلے درجہ کا شرک ہے کہ آدمی اس سے کافر ہوا  
 تو اس کی سزا یہی ہے کہ ہمیشہ جہنم کو دوزخ میں رہے گا اس سے کہیں بڑھ کر  
 نہ اس میں کہیں اور آ پاد و گیا اور جو اس سے ورے درجے کے شرک ہیں ان کی سزا ہوا  
 یہاں مقید ہے سو پاد و گیا اور باقی چونکہ ہیں ان کی جو کچھ سزائیں اللہ کے یہاں مقرر ہیں  
 سوا اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے دیکھے چاہے نہ دیکھے موافق کرے۔

قالوا اتد الظلم الجورى خروجه من کہا اے مسلمانے اسلام نے کونجی نے اپنا سنی نہ  
 اهل السنة صراحة وجهوا فان مذهب کھن کر ظاہر کر دیا کیونکہ اہل سنت کے مذہب  
 اهل السنة ان ماعدا كفر بكل المعاصي قابل میں سوائے کفر کے سب گناہ بخشنے کے قابل  
 للعفو والحق ولو كبيراً ولو بلا ثبوت اما ہیں اگرچہ گناہ کبیرہ ہوں تو یہ بھی بخش  
 بوحض رحمة الله تعالى اما بشفاعته اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یا شفیعوں کی شفاعت  
 اشافین عند الخوارج والمعتزلة اکبر قبل سے اور خارجیوں اور معتزلہ کے نزدیک  
 ثبوت لا تقبل العفو ولا يكتفى بخلاف في النار کبیرہ ہے تو یہ کے قابل مغفرت کے نہیں  
 والوعيد قطعي دائمی فی حقہ اما عند اور ترکیب اس کا ہمیشہ دوزخ میں رہیگا  
 الخوارج فلكونه كافراً حقيقة واما اور وعید اس کے حق میں یقینی اور دائمی ہے  
 عند المعتزلة فلكونه في حكم الكافر خلیجیوں کے نزدیک کیونکہ وہ حقیقت میں کافر  
 ہے مستزاد کے نزدیک حکم کافر میں ہے۔

لكنه في المنزلة بينهما ويجوزون عليه کونہ فی المنزلة بینہما و مجوزون علیہ  
 ما شرک حکام الکفر من عدم صلوة جنازة کا ان کے نزدیک نہ تو ان کا فریض میں ہے  
 ودفنه في مقابر المسلمين البشر لم یسی اور حکم کفر کے اس پر بھاری ہیں اور بشر لم یسی  
 ومن نابحه منهم قالوا الکبر لا تقبل وغیرہ نے ان میں سے کہا کبیرہ عفو و مغفرت  
 العفو والمغفرة ولكنہ غیر بخلافی کو قبول نہیں کرتا مگر ترکیب اس کا ہمیشہ دوزخ  
 النار والوعيد فی حقہ قطعی لکنہ غیر دائمی فعال النجدي انی مذهب هو لا  
 المضالین والایة الکریمة قد استدال ہے ان گناہوں کے مذہب کی طرف اور اہل  
 بها ائمة اهل السنة علی مذہبہم سنت کے امام آئیہ کبیرہ کو اپنے مذہب پر  
 ورد وابها المذهب الباطل اور دھا دلیل لائے اس سے رد کیا مذہب مخالفین  
 النجدي لا ثبات المذهب الباطل کو سو اسی آئیہ کبیرہ کو بخدی اپنے مذہب  
 بالتصرف فی معانہا علی خلاف التفسیر اہل کے اثبات میں لایا اس کے معنی میں  
 الماثور برأيه الفاسد والتفصيل فی اپنی عقل سے تصرف کر کے خلاف تفسیر ماثور  
 كتب التفسیر والعقائد وليس هذا کے اور تفصیل تفسیر عقائد کی کتابوں میں ہے  
 اوان التشریح اور یہ وقت تشریح کا نہیں ہے۔

فائدہ کا تفسیر عزیزی میں لکھا ہے اہل قبلہ را دیدیں مسئلہ اختلاف عظیم رودادہ  
 بعضہ از ایشان ترک کبیرہ یا وعید قطعی دائمی ثابت می کنند و میگویند کہ اگر صاحب کبیر  
 ہے تو یہ ہمیر و حکم او حکم کافران است و ہمین است مذہب معتزلہ و خوارج رائے  
 آخری اقل و بعضہ از ایشان وعید قطعی قطع را برائے اثبات میکنند و میگویند کہ  
 او شایان عفو نہ دارد و الیتم مذہب خواہر شد اما عذاب او منقطع خواهد گشت و  
 آخر ما بہ بہشت خواهد رفت و ہمین است مذہب بشر لم یسی و خالدی و دیگر



جاہلان بیوقوف اور بے دینی کہا ہے۔

”خبر صحیح کہ صحابہ و تابعین انرا مشرود حایمان فرمودہ اند و اہل سنت و جماعت انرا اختیار فرمودہ است کہ ترکیب کبیرہ قابل عفو است اگرچہ بے قیود و بمرور و امانند سائر مسلمین است و نماز جنازہ و استغفار و اعانت بصدقات و میراث و درختی او شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ آله وسلم و تحت النبی راہبیت باید بود و بلکہ یقین باید کرد کہ حق تعالی بر رحمت بیغایت خود یا شفاعت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از بعض ترکبان کبیرہ عفو خواهد فرمود۔“

قال الجندی والشرك الاکبر هو  
الاشراك فیما خصصه الله تعالى  
لنفسه وهو کثیر لکن اذ کر شیئاً  
منه یقاس علیه غایة فقول هو  
اربعة اقسام الاول الاشراك فی العلم  
یعنی اثبات مثل علم الله لغیرہ بکونه  
حاضراً و ناظر فی کل مکان و مطلقاً  
علی کل شیء و فی کل ان بعید کان و  
قریب خفياً کان او جلیاً فمن اعتقد  
انه اذا ذکر اسم نبی فیطلع هو  
علیه عمار مشرکاً و هذا الاعتقاد  
شرك سواء کان مع نبی او ولی او ملک  
و جنى او منہ و وثن و سوا کان یعتقد  
حصوله لہ بذاته او باعلام الله تعالى

بی طریق کان یصیر مشرکاً الشائے  
الاشراك فی التصرف اعنی اشارت الی  
تصرف الله لغیرہ سواء اعتقد ان  
قدرة التصرف لہ بذاته او باعطای  
الله تعالى و انشئت الا اشراك فی الصلوة  
من تعظیم غیر الله کتعظیم بعض الانبیاء  
المن خصصها الله تعالى لتعظیمهم مثل  
المسحوق و الركوع و التمسک فانما یقف  
عند احدی لکما یقف فی الصلوة لک و  
اعتد لک و شد الرحل الی بیتہ و لک  
الخاص بالاحرام و الطواف الی عام  
من الله ههنا و التقبیل و یفاد السج  
و الجواردة و التبرک بالماء و الرجعة  
انقہ قری و تعظیم حرمة و امثال  
ذالک فمن فعل بنبی او ولی او قبور  
انما ذک او مشاهدہ و ما یقتل بک  
شیئاً من المسجود و الركوع و بذل  
المال لہ و الصلوة لہ و الصوم لہ و  
التمثل قائلها و قصد السجود الیه و التقبیل  
و الرجعة القاهری و وقت التودیع و غیر  
الخصایع و ادخار المستحبات و الاستیذان  
کرنا و مشربان حضرت کے وقت اٹھ پاؤں پھر نیم کھڑا کرنا پھر دھکا نا کپڑے سے چھپانا۔



والد عاز من الله ههنا والمجاودة و  
 هذا من الله ههنا والمجاودة و  
 التعظيم حوالیه واعتقاد کون ذکر غیر  
 برہنا اس پاس کی تعظیم کرنا اللہ کے پاس  
 اللہ عبادۃ وقد کثر فی الشدائد ودعا  
 ذکر کو عبادت اور ثواب جانتا سختیوں میں  
 بخویا محمد یا عبد القادر یا عبد ادیا  
 یاد کرنا یا محمد یا عبد القادر یا عبد اسماں کیا  
 سہان فقد صار مشرکا و کافر بنقص  
 سحر فہ ان کامل سے مشرک کافر ہو جاتا  
 هذا الاعمال سو اعتقاد استحقاقہ  
 ہے خواہیوں سمجھے کہ وہ بالذات اس تعظیم  
 لهذا التعظیم بذاتہ اولاً والآخر  
 کے متعلق ہی یعنی آپ ہی اس تعظیم کے لائق  
 الاشراک فی العادة اعنی تعظیم الخیر  
 ہیں خواہیوں نہ سمجھے ہر طرح شرک ثابت  
 فی افعال عادیہ بما یجب لله تعالیٰ مثل  
 ہوتا ہے پورا شرک کرنا عادت میں یعنی  
 الحلف باسم الله تعالى والتسمیة  
 عادت کے کلمہ میں غیر کی تعظیم کرنا جو اللہ  
 بحمد الله واخلاص الذی والصدق  
 کے واسطے چاہیے جیسے کہ کلمہ اللہ کے نام  
 لله وامثال ذالک فمن حلف بخیر الله  
 کی اور جب اللہ نام رکھنا اور نذرینا کرنا  
 او سہی ولدۃ عبد الرسول او عبد لنبی  
 نہ اللہ کے واسطے اور نام نہ رکھ سکے پس  
 او نذر بخیر الله او صدق لخبیر الله او  
 جو قسم کھاوے غیر اللہ کی یا اپنے بیٹے کا نام  
 قال نذر الله ورسوله وصدقہ الی  
 عبد الرسول محمد النبی رکھے یا اللہ کے سوا اور  
 الله ورسوله فقد صار مشرکا کافرا  
 کیسے نذر کرے یا صدقہ سے غیر اللہ کے واسطے  
 وھما انا ذکرا لاقسام الاربعۃ واثبت  
 یا کہے کہ یہ نذر اللہ اور رسول کی ہے اور اللہ  
 ما ذکر کت کلمہ بالایات والاحادیث  
 ہے اللہ ورسول کی طرف میں مشرک و کافر  
 فی الفصول الاتیة  
 ہو جاتا ہے سو آپ ان چاروں طرح کے  
 شرک کو بیان کرتا ہوں اور جو میں نے ذکر کیا ان سب باتوں کو آیات و احادیث سے  
 اکی فصلوں میں ثابت کرتا ہوں۔

واللہ لا تقویۃ الا یحان من بعینہ اسی مطلب کو لمبی چوڑی تقریر میں بڑی آہستہ سے  
 کیا ہے طول کے سبب نقل نہیں کیا گیا۔  
 والواھذا تشریع جدید عن الفلما  
 کہا علامہ اسلام نے یہ جو تفسیر نے کہا نئی شریعت  
 واللہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم  
 نکالی ہے مخالف اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 وھما الصحابة والتابعون تبعھم  
 علیہ وسلم لئے اور صحابہ اور تابعین اور تبع  
 سار و مذہب اہل السنۃ فانھم صحرا  
 تابعین نے سمجھا اور اہل سنت کا مذہب  
 کتاب العقائد ان الشراک ہوا اثبات  
 ہو گیا کہ انہوں نے عقائد کی کتابوں میں کھول  
 شریک فی اللہ لہیۃ اما بمعروف و  
 کر لکھ دیا ہے کہ شرک ثابت کہنا شرک کا  
 الوجود کالمجوس او بمعنی استحقاق الاجر  
 ہے الوہیت میں یعنی کئی الاماننا بمعنی  
 وجوب وجود کسی کی واجب الوجود ماننا جیسے  
 ہو کہ دو واجب الوجود کہتے ہیں ایک پیدا  
 کرنا اور دوسرا ایک پیدا کرنا اور اللہ کا استحقاق  
 عبادت میں یعنی کسی مستحق عبادت کے میں جیسا  
 عبادت کرتے کہتے ہیں پس ملا شرک کا اور لکن  
 یعنی وہ چیز کہ جس کے ہونے سے شرک ہوا وہ نہ  
 ہونے سے نہ ہو اس بات کا اعتقاد ہے کہ اللہ  
 کئی میں جیسے کہ توحید اللہ کا ایک اعتقاد کرنا  
 ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور نہیں حکم کئے کہ لکن  
 عبادت کریں ایک اللہ کی نہیں ہے اللہ کے  
 وہی پاک ہے اور بڑا ہے اس سے کہ شرک کی شہادت  
 میں شرک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیا کوئی اللہ کے ساتھ اللہ کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شرک کرتے ہیں اور شرک کی شہادت  
 یا ان کے واسطے کوئی اللہ ہے سوائے اللہ کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شرک کرتے ہیں اور شرک کی شہادت

یہاں لکھا ہے کہ شرک کرنا اللہ کے ساتھ اللہ کے پاک ہے اللہ اس سے کہ شرک کرتے ہیں اور شرک کی شہادت











اس سے اطلاع بر لوح محفوظ پر کس واسطے پیغمبر ان حاصل نمی شود و لیکن  
خلل است زیرا که اولاً اطلاع بر لوح محفوظ بر محض مطالبه آن لوح و نقوش بر لوح  
مردی نیست که پیغمبر را بود و باشد بلکه از اخباری که اختصاص برین پیغمبر  
است و او شان رسول نیستند و دوم اینکه مراد از اطلاع بر لوح محفوظ  
بر موجودات نفس الامر است که قبل از ظهور موجودات بعد از خارج حاصل شود و  
نقوش بر لوح باشد یا بعد از آن زیرا که مراد از اطلاع بر کتاب اطلاع بر مضامین مرقوم  
در آن کتاب می شود نه دیدن نقوش و این معنی اولیاء الله را نیز حاصل میگردد پس  
و نه دیدن بر لوح است سوم آنکه اطلاع بر لوح محفوظ مطلقاً و در دیدن نقوش بر  
لوح اولیاء الله است و آنرا منقول است پس اختصاص و تفسیر صحیح خواهد شد

قال المحدث فمن ادعى غير نبينا كالمجدي في پس جواتی که کسی بگوید که  
ان ادعى نبيا غيما و وثنا ملكا اجنيا الله في غيرك و بیاوی صمیم می باشد  
فقد اشرك بالله فرشته بویا جن پس مشرک بگوید  
قالوا هذا كان موقوفا على من علم كما علمت اسلامه انی به بخدی زیرا که  
الغيب هذا لا لشرك ولم يثبت بوقوف قها اس بر که علم غیب ملا شرک  
کا بر شرع میں اور یہ بات ثابت نہیں ہوتی۔

قال المجدي فمن قال يا رسول الله كما تجدي في نفس جركے یا رسول الله میں  
ان ملك الشاة دعاة احمد بن ادع الله سے اس کے تاجوں شفاعت کا یا محمد  
في قضاء حاجتي یا محمد اسئل الله بك دعا کرو میری حاجت برائے میں یا محمد میں  
واتوجه الى الله بك وكل من ناداك فقد سوال کرتا ہوں اللہ سے تمہارے وسیلے سے  
اشرك شركا اكبر اور توجہ ہوتا ہوں اللہ کی طرف تمہارے اسے

سے اور چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس مشرک بویا بڑے شرک کا  
قالوا اخترا واجتراء في الدين و انك كما علمت اسلامه انی به بخدی نے کہا ہے  
جاننا انك يسمي كيف علم النبي ضريرا افترا ہے اور جرات کرنا دین میں ہے کہ جاننا کہ  
كفر وشرك کہہ دیا کیا بخدی نے نہیں سنا کہ کس طرح تعظیم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عمر عثمان بن حنیف بعد وفاته ایک اندھے کو پھر تعلیم کی عثمان بن حنیف نے  
کہ بڑے صحابی تھے حضرت عثمان بن عفان کی خلافت  
میں حاجت کرونا حاجت اور اس میں ہے کہ  
یا محمد بیک میں تو یہ ہوا تمہارے واسطے سے  
پس رسول کی طرف اپنی اس بات کی کہ آنے  
میں تاکہ وہ حاجتوں کی جائز میرے واسطے  
ادریہ مذکورہ حدیث کی کتاب میں اس

یہ روایت صحیح اور تابعین اور ہر عصر کے صالحین کا  
یہ روایت صحیح اور تابعین اور ہر عصر کے صالحین کا  
یہ روایت صحیح اور تابعین اور ہر عصر کے صالحین کا  
یہ روایت صحیح اور تابعین اور ہر عصر کے صالحین کا

جاسا پید ہے کہ ہر خدا سے مدد پانے والا ہو  
کرنا و طور پر ہیں ایک یہ کہ ایجاد و تائید  
خیر کو مستعمل سمجھے یہ ہے مشرک شرک برود و  
اعانتہ تائید کے یا واسطے رخ شرع  
یہ شک نہ نہیں ہے کیونکہ حدیثوں  
میں آیا ہے اے بندو اللہ کے مدد کرو  
میری اے محمد بے شک میں متوجہ نہیں  
تمہارے واسطے سے اللہ کی طرف اور  
مضطر کی مدد کہنا حدیث میں حسنات کے  
شمار میں ہے اور ایسے ہی چاہنا رزق  
کا اللہ کے غیر کے پاس بطریق



المواسات والمواجات ليس من الاشياء  
 في شيئين وانما هو بسبب عبادي وشيئين  
 وبسبب عبادي وشيئين  
 والخال ان اعتقاد التاثير القدسي لا  
 يوجب الشرك بخلاف الثاني والحق  
 والفرق بينه - اني المعروف انما يقال  
 رزق الله ينفلا ويروا عطا المال او  
 فرض الموتى كذا يقال شفي الطبيب  
 المريض -  
 مولوي رفيع الدين صاحب لے رسالہ اسرار المجتہد میں لکھا ہے -  
 المحبة مع الاحياء المحاضرين نافذة  
 عاجلا واجلا وانما مع الاموات نافذة  
 في الاجل البتة بشرط الاهلية والايما  
 واما في المعاجن فشقوا دوام التوجد  
 وتخليقة القلب معه في المحلوات و  
 مداومة ذكره وكثرة التذالة والبر  
 معة بارسال الشواب اليه والاحسان  
 الي اهلہ فتلاف كثير ما يفتقر باب  
 ادوية ويعطى منفعة الصحة  
 كرسه اسكوواب ثم يفتقر من اوراسكے لوگوں کے ساتھ احسان کرنے سے جس پر بات کثرت  
 ہے کہ حصول دینی ہے دروازہ اولیست کا اور عطا کرتی ہے صحبت کی منفعت -  
 شاہ ولی اللہ نے کتاب انتباه فی سلاسل اولیاء اللہ میں لکھا ہے -  
 اخبرني الشيخ ابو طاهر عن الفاشي خبرني محمد كويري استاذ شيخ ابو طاهر  
 انه كتبه في النبي صلى الله عليه وسلم استاذ فاشي سے کہا کہ انہوں نے کبھی نبی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کو

ان باقی بعض حاجاتہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 صلی اللہ علیہ وسلم انت اقرب  
 ان منی ام هذا بحق تنبک منی و  
 بعدت الا ما اشفع لی فی قضاء  
 حاجتی کا ہوا الذینویة والخریة  
 میری سب حاجتیں دنیا و آخرت کی برآئے گئے۔  
 اور اسی کتاب میں لکھا ہے " بعض اصحاب قادریہ برائے حصول مہمت  
 تم باہن طور سے گفتار اول دور کست نفس بعد ان یکصد و یازدہ بار درود بعد  
 انان یکصد و یازدہ بار کلمہ تجید و یکصد و یازدہ بار شیتا اللہ یا شیخ عبد القادر جیلانی  
 اور اس کتاب کو بتایا ہے واسطے ہم کہے گلات اور حالات اولیاء اللہ  
 کے اور اپنی نسبت ان سے ثابت کرنے کے لئے اور اسے نقل کر کے روایت  
 ہیں کہ میں اس کتبم ہونا مصنف کے نزدیک ثابت ہے شاہ ولی اللہ انکالی اور میں  
 میں شیخ محمد ہے جدووم کے باب میں لکھتے ہیں -  
 محمد واذن ذکر کرد کہ مرا سفر ہے پیش آمد بہ جناب ایشان جو کہ ہم مشد  
 عاقبت اودنا اتفاقا وراں سفر شب قطار الطریق ہجوم کردند و خوف ہلاک ستولی  
 شد بہ جناب ایشان متوجہ شدیم دران حالت مرا نوم گذشت ایشان را در تمام و بوم  
 کہ میرا بہرہ فلافانے ترا کہ منع کردہ امت بمرس بر خیزد و دو عدد کہد کہد کہد  
 امت انصار و دست مرا عنایت فرمودند چنان سیدار شدیم ہر دو عدد البعید نہ یافتیم  
 برخاستم و سوار شدیم و راہ خود گرفتیم ہمہ قطار الطریق از من غافل ماندند و هیچ  
 کس محترض نہ شد و آن کہد و متنبہا با من ماندند  
 قال النجدي فاذن اعتقد ان هذا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و اطلاع ہے -  
 اس کی دعا و دعا سے

اور اسی کتاب میں لکھا ہے " بعض اصحاب قادریہ برائے حصول مہمت  
 تم باہن طور سے گفتار اول دور کست نفس بعد ان یکصد و یازدہ بار درود بعد  
 انان یکصد و یازدہ بار کلمہ تجید و یکصد و یازدہ بار شیتا اللہ یا شیخ عبد القادر جیلانی  
 اور اس کتاب کو بتایا ہے واسطے ہم کہے گلات اور حالات اولیاء اللہ  
 کے اور اپنی نسبت ان سے ثابت کرنے کے لئے اور اسے نقل کر کے روایت  
 ہیں کہ میں اس کتبم ہونا مصنف کے نزدیک ثابت ہے شاہ ولی اللہ انکالی اور میں  
 میں شیخ محمد ہے جدووم کے باب میں لکھتے ہیں -  
 محمد واذن ذکر کرد کہ مرا سفر ہے پیش آمد بہ جناب ایشان جو کہ ہم مشد  
 عاقبت اودنا اتفاقا وراں سفر شب قطار الطریق ہجوم کردند و خوف ہلاک ستولی  
 شد بہ جناب ایشان متوجہ شدیم دران حالت مرا نوم گذشت ایشان را در تمام و بوم  
 کہ میرا بہرہ فلافانے ترا کہ منع کردہ امت بمرس بر خیزد و دو عدد کہد کہد کہد  
 امت انصار و دست مرا عنایت فرمودند چنان سیدار شدیم ہر دو عدد البعید نہ یافتیم  
 برخاستم و سوار شدیم و راہ خود گرفتیم ہمہ قطار الطریق از من غافل ماندند و هیچ  
 کس محترض نہ شد و آن کہد و متنبہا با من ماندند  
 قال النجدي فاذن اعتقد ان هذا  
 محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو علم و اطلاع ہے -  
 اس کی دعا و دعا سے



قالوا اسمع ايها الجاهل ان اعتقاد  
 اهل اسلام احد في اليزيد على تمام العالم  
 الترابي ايضا ليس غيبا مطلقا واما  
 به سبحانه بل هو غيب في العر  
 سمع قوله صلى الله عليه وسلم صلوا  
 على فان صلواتكم تبلغني حيث كنتم  
 انظر الى ما قال العلماء في شرحه

قال النجدي من بعد كما من قريب  
وهل هذا الاشارة -

فائدہ ۵ - تحریکِ انقلاب میں آئینہ کمرہ و من اضل ممن ینظر الیکم فی آیینہ ہے  
اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہ جو لوگ اگلے بزرگوں کو دُور سے پکارتے ہیں اور ان ہی  
کہتے ہیں کہ یا حضرت تم لشکر کی جناب میں دعا کرو کہ وہ اپنی قدسیت سے ہماری حاجت  
روا کرے، اور پھر وہی سمجھتے ہیں کہ ہم نے شرک نہیں کیا۔ اس واسطے کہ ان سے حاجت  
نہیں مانگی بلکہ دعا کروائی ہے۔ مویہ بات غلط ہے اس واسطے کہ اس مانگنے کی راہ سے  
شرک نہیں ثابت ہوتا، لیکن یہ سننے کی راہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ان کو ایسا سمجھا کہ دُور و نزدیک  
سے براہِ مستقیم لیتے ہیں چاہی ان کو اس سے پکارا۔

[illegible]

من قریب نفس بالله تعالیٰ ثابت است  
غیر از شریک و لایذی هذا الجاهل  
بالتقرب البعد لای تصور فی حضرة  
الله تعالیٰ فان نسبتہ الی جمیع الامکنہ  
من السواء والمراد بالتقرب الواقع قریب  
المنزلۃ والیجہدی اختار ہذا الجسمۃ  
للمتبعین لہ تعالیٰ شأنہ مکانا وجمۃ  
وتمسا لامکانیا وقربا جسمانیا للعبد  
یعنی صبیحانہ عبا یقول لظالمون  
وکی ذالک مردود عند اهل السنۃ  
والتفصیل فی کتب العقائد۔  
تہذیبی صفت کے قریب میں اور تفصیل عقائد کی کتابوں میں ہے۔

فان شاء الله - شاه عبدالعزیز نے تحفہ اثناعشریہ میں لکھا کہ عقیدہ سیز و حکم  
آنحضرت تعالیٰ لامکان نیست و اور اچھے از وقت و حکمت متصور نیست و ہمیں  
است مذہب اہل سنت و جماعت عقیدہ بست و حکم بندہ و اتصال  
مکانی و قرب جہانی یا حضرت حق تعالیٰ متصور نیست قریبکہ در اینجا مقصود است  
بدرجہ و منزلت و غنی شودی است و بس ہمیں است مذہب اہل سنت -

قَالَ النجوى وقد نص الله على هذا  
 بقوله ومن اضل ممن يبدع عن  
 دون الله من لا يستجيب له الا يوم  
 القيامة وهم عن دعاة هوى فاولئ  
 الذين هم افلاس  
 وبقولهم ام لم ينزل يسلشون بها  
 كما تخدعني او تفتقن نص كبر الاله  
 اس کے اپنے قول کے لئے کہ میں نے  
 اس سے کہہ جاتا ہوں سوا اللہ سے اس کو  
 کہ نہ قبول کریگا اس کیلئے قیامت کے  
 اور اپنے قول کو میرا کہ ہاتھ میں کرنا کہتے







بہدات کے حق میں ہیں۔ مولوی سخیل وغیرہ کے دین والوں نے ان آیتوں کو کھنڈ  
ارواح کے حق میں ٹھیکرا دیا ہے۔ اس بنا پر مستحب قوم ہوتا ہے کہ کچھ غلط اسامی  
شاہ ولی اللہ وغیرہ کے کلام سے نقل کر دیا جائے۔ سنو کہ شاہ ولی اللہ کتبہ جبرائیل  
لکھتے ہیں فاذا ماتت انقطعت السلالات جب مرتا ہے علاقے ٹوٹ جاتے ہیں  
ودرجہ الخ مزاجہ فیتحق بالماثکة وصار کر آپنے مزاج کی طرف افرار ہوا  
منہم والہم کالہامہم وسیعی فیما یستوی سادہ ہو جاتا ہے انہیں میں سے اور  
وربما اشتغل طولا وبعلاہم کلمۃ اللہ ہے جیسے فرشتے کرتے ہیں ان کی کام میں  
ونصر حبیب اللہ وربما کان لہم ملة خیار ہیں آپ کسی کو نہ آپ اور شمول ہوتے ہیں  
بالن آدم وربما اشتغل ببعضہم فی سورة اللہ کا لہر بند کرنے میں اور اللہ کے گرد  
جینۃ اشتیاقا شدیدا ناشائنا من اصل کرنے میں اور پھر پچھانے میں آدمیوں کو اور  
جملۃ فقر ذالک بابا من المثل المتسلط چاہتا ہے جسم میں صورت پڑنے کو اور  
بہ قوت منہ بالتسمیۃ الہواییۃ وصار ہو جانا اور کوئی مشتاق ہو جانا ہے کوا  
کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضهم کا۔ سو اس کو دیا جاتا ہے۔

الی مطہور۔ نحوۃ فامد فیما اشتغل فیما اشتوقہا اور اسی کتاب میں ہے۔  
واذا مات الانسان کان للنفسۃ جب مرتا ہے آدمی ہوتی ہے روح کو کہا  
نشاۃ اخری فی نفسی فیقول الروح الالہی پیرائش کہ پیرا کر تپے اللہ کا فیض آسکتے  
فیہا قوت یہاں بقی من الحسن المشتراک مشترک میں کہ باقی رہتی ہے ایک اور قوت کہ  
تکفی کفایۃ السمع والبصر والکلام لہم ہر د اس قوت سے ہوتی ہے سمع وبصر وکلام  
من عالم المثال مدد کے عالم مثال سے۔

شاہ عبدالعزیز نے تفسیر عزیزی میں لکھا ہے۔ ”در روایات آمدہ کہ ہر نبی را رب اعمال  
امتیاں خود مطلع میسازند کہ فلا نے امروز چنین میکند و فلا فی چنان تار و زیا مرت  
اولی شہادت تواند کرد“ تحفۃ آشنا عشرہ میں لکھا ہے۔

حالی ارواح در عالم قبر مثل حال ملائکہ است کہ توسط شکل و بدو ان کا سیکند و

افضل حیوانی و نفسانی میگردد نہ ہے کہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ باشد  
النفسی وعن عائشۃ قالت من کہا خبری کہ ہا عائشہ نے جو کہ ہے کہ  
ہا ان محمد یعدو الخس لقی قال اللہ محمد جانتے تھے۔ ان پانی بول کو کہ اللہ  
ان اللہ عنہ کا علم الساعة الایۃ نے مذکور کی ہیں۔ پس اس نے بڑا  
اعظم الضریۃ۔ اتر لیا۔

جبرائیل قوت کی شرح مختصرہ۔ کاف۔ العالم من عالم الایمان لکھا ہے من بعض عالم  
معدن وصف بہ الباطنۃ وبعنی اسم النعل ای الغائب لکن بالنسبۃ الیہا و  
سۃ الیہ فالک من عالم الشہادۃ لا یعنی المفعول ای المصیب فلا فالک من عالم  
نعم ونعم بالک من حد قولہ تعالیٰ عالم الغیب فلا یطہر فی غیبہ احد الایۃ  
ان العلم بہ الخ و انظر ولان اکثر علما نبینا متعلق بالمغیبات بدلیل فہم عالم الاولین  
وخر من فی الخدیث المشہور ولانہ تعالیٰ اخذ من بہ لکن من حیث الخاطیۃ و اشول  
سہ بالکلیات والجزئیات فلا ینافی فاما ک اطلاعا للہ تعالیٰ لبعض خواصہ علی  
من المغیبات حتی من الحسن النقی قال فیہن خمس لا یعلمہن الا اللہ لا یخا جزیئا  
کالمعزلۃ لکن الذک مکابرة فقد وقع لانیبار والاولیاء من ذالک ما لا  
مکن عن لا سہلما وقع لانیبار۔ ترجمہ قیض عالم غیب سے غیب صدر ہے وصف کیا  
ہو اسے مباخر کے یا بمعنی اسم قائل کے یعنی غائب لیکن یہ نسبت ہمارے لیکن اللہ کی نسبت نہیں  
ہے حاضر ہے یعنی اسم مفعول کے اسے غیب کے یہ خلاف اس شخص کے کہ ہم کرتا ہے کہ غیب لازم ہے  
خاص کیا غیب کو ساتھ ذکر کے موافق قول اللہ رب العالم الغیب فلا یطہر علی غیبہ احد الایۃ۔ یعنی  
میں غائب کرتا ہے اللہ اپنے غیب پر لگتے ہیں کو کہ برگزیدہ کرتا ہے رسول سے کہ وہ جانتا غیب کا بڑا  
چہ تعلیم میں اور ظاہر تر اسے کہ اکثر علم ہمارے پیغمبر کے متعلق ہے غیب کے ساتھ بدیل حدیث مشہور  
ملت اسم لکے یعنی سکھایا گیا علم گلوں اور پچھلوں کا اور اسے کہ غیب خاص ہے اللہ تعالیٰ کو روبرو  
عاطر و شمول کے واسطے جانتے اللہ کے کیا تہذیب کیا۔ جس کے پس یہ منافی نہیں ہے اس کے کہ اطلاع کہ  
نے اللہ اپنے بعض خواص کو اکثر مغیبات پر بہا لک کہ ان پانی میں سے کہ فرمایا اللہ حق میں پیغمبر نے  
پانی میں کہ نہیں جانتا ہے انکو کوئی سوا اللہ کے کیونکہ وہ جزئیات ہیں پس انکا مختلہ کا اس کا  
نوی بلا دلیل ہے کیونکہ واقع ہوا انہی را در او بیا کو بر اس قدر کہ نہیں ہے ممکن شمار اس کا خاص کہ  
ہائے پیغمبر کو اور شرح و سح العالمین علی الخ میں لکھا ہے علیا علیا ای وسم علیہ ان علیہ سے



قالوا ايها الجاهل افرغتهما الخد يث  
وهو هكذا اذ قالت من اخبرك ان محمد  
رأى ربه او كم شيئا مما امر به او  
يعلم الخمس التي قال الله تعالى فيها  
ان الله عند علم الساعة الآية  
فقد اعظم الفرية تقولها اعظم  
الفرية تشير ان المخبر مفتر او كاذب  
فاين فيه انه مشرك هل الافستراء  
والكذب عندك شرك مع ان اصل  
مسئلة الباب هو رؤية النبي صلى  
الله عليه وسلم ربه ليلة المحراب وهي  
خلافة والجهور على آياتها وهو  
الراجح المختار عند اكثر اهل الكبار واجابوا  
عن قول عائشة بانها ليست علم ممن  
اثبتها وقالت ما قالت استنبطها و  
اجتهاد من قوله تعالى لا تدركه الابصار  
واجابوا ان الادراك هو الاحاطة فليس  
فيها نفي مطلق الرؤية وكذا الحال  
اطلاعه صلى الله عليه وسلم على خمسة  
خلافة قبل قبض النبي صلى الله عليه وآله  
بقية صفح ١٢٣ من الانس والجن وال  
فعلهم علم الاولين والآخرين ما كان منه  
غير اني لم علم في سب عالم كواذي فرشته من  
تلاذذوا علم كل الانجيليون كاجودها ادبوا

کہا علمائے اسلام نے اسے جاہل تمام  
پر یہ افسوس کیوں ہے کہ کہا عائشہ نے کہ جو  
نے دیکھا اپنے رب کو یا چہرہ یا کچھ حکم میں  
جانتے تھے ان پانچ چیزوں کو کہ اشد  
کی ہیں وہ بڑا مفسر ہے بمقتضی حضرت  
کا یہ ہے کہ خیرینے والا مفسر اور جو  
اس میں شرک کا ذکر نہیں ہے۔ کہ  
کرنا اور جھوٹ بولنا ہے بخیر  
نزدیک شرک ہے۔ باوجودیکہ اصل  
مشکل باب کا وہ دیکھنا رسول اللہ  
ﷺ والہ وسلم کا ہے اپنے رب کے  
میں۔ اور یہ مسئلہ خلافت ہے اور جھوٹ  
ثابت کیا ہے۔ سو اکثر کے نزدیک  
عقار ہے اور عائشہ کے قتل سے انہوں  
جواب دیا کہ جن صحابہ نے ثابت کیا ہے حضرت  
عائشہ کو ان سے زائد علم نہیں ہے اور  
عائشہ نے آئہ کہ میرا لقا دار کہ اللہ  
سے یہ بات نکالی اپنے اجتہاد سے اور جواب  
دیا اس طرح کہ اور اک سے احاطہ  
پس دیکھنے کی نفی نہیں ہے۔ اسی طرح  
لا تکلہ لان اللہ تعالیٰ ارادہ علی العار  
ما یکون کہا میں ترجمہ علماء تفسیر ہے  
و اسے کہ اللہ تعالیٰ نے خبردار کر دیا عالم پر  
جسے گندہ۔

وَمَنْ يَلْعَبْ بِهَا وَقِيلَ لَهُ يُلْعَبُ بِهِ وَ  
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَنْظُرُ عَلَيْهِ أَمَّتُهُ كُنَّا لِكَ مَسْئَلَةِ الرُّوحِ  
قَالَ النُّجْدِيُّ وَعَنْ النَّبِيِّ فِي لَعِينِهِ وَ  
لَا أَدْرِي وَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي  
وَلَا بِكُمْ فَهَذَا الْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ  
كَانَ لَا يَعْلَمُ أَمْرَ خَاتَمَتِهِ فِي حَالِ حَيَاتِهِ  
كَيْفَ يَعْلَمُ حَالُ تِلْكَ الْمُشْرِكِينَ بَعْدَ  
مَوْتِهِمْ فِي سَبْعِينَ سَنَةً كَمَا نَبِيٌّ  
نَبِيٌّ فِي سَبْعِينَ سَنَةً كَمَا نَبِيٌّ  
قَالُوا إِيَّاهُ الْجَاهِلُ كَيْفَ تَقُولُ إِنَّهُ  
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَعْلَمُ  
أَمْرَ خَاتَمَتِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُخْضِرَ  
لَكَ اللَّهُ مَا تَقْدُمُ مِنْ ذَنْبِكَ مَا تَأْخُرُ  
عَنْهُ إِنْ يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مُقَابِلًا مَحْمُودًا  
وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى إِنَّا  
أَعْطَيْنَاكَ الْكُوفَرُ وَأَحَادِيثَ الشَّفَاعَةِ  
لَا تَنْتَفِعُ شَفَاعَةُ أُمَّةٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَعْطَى  
كَيْفَ قُلْتُ فَكَيْفَ يَعْلَمُ حَالُ أُمَّةٍ بَعْدَ  
مَوْتِهِ لَمْ تَسْمَعْ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا تَدْعُونَ  
يُحَدِّثُ لَكُمْ فَإِذَا نَامَتْ كَانَ وَفَاتِي  
خَيْرٌ لَكُمْ تَعْرِضُ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَإِنْ أُيْتُ  
أَلَوْ تَمَّ نَفْسِي فِي حَيَاتِي مِثْرِي بَهْرَتِي تَهْلِي لِي بَأْسِي كُنْتُ  
مَرُوءًا مِثْرِي بَهْرَتِي تَهْلِي لِي بَأْسِي كُنْتُ بَوَائِي كُنْتُ جَانِي جَوَابِي نَبِيٍّ

وَمَنْ يَلْعَبْ بِهَا وَقِيلَ لَهُ يُلْعَبُ بِهِ وَ  
سَلَّمَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ يَنْظُرُ عَلَيْهِ أَمَّتُهُ كُنَّا لِكَ مَسْئَلَةِ الرُّوحِ  
قَالَ النُّجْدِيُّ وَعَنْ النَّبِيِّ فِي لَعِينِهِ وَ  
لَا أَدْرِي وَإِنَّا رَسُولُ اللَّهِ مَا يَفْعَلُ بِي  
وَلَا بِكُمْ فَهَذَا الْحَدِيثُ صَرِيحٌ فِي أَنَّهُ  
كَانَ لَا يَعْلَمُ أَمْرَ خَاتَمَتِهِ فِي حَالِ حَيَاتِهِ  
كَيْفَ يَعْلَمُ حَالُ تِلْكَ الْمُشْرِكِينَ بَعْدَ  
مَوْتِهِمْ فِي سَبْعِينَ سَنَةً كَمَا نَبِيٌّ  
نَبِيٌّ فِي سَبْعِينَ سَنَةً كَمَا نَبِيٌّ  
قَالُوا إِيَّاهُ الْجَاهِلُ كَيْفَ تَقُولُ إِنَّهُ  
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْهَ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَعْلَمُ  
أَمْرَ خَاتَمَتِهِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِيُخْضِرَ  
لَكَ اللَّهُ مَا تَقْدُمُ مِنْ ذَنْبِكَ مَا تَأْخُرُ  
عَنْهُ إِنْ يَبْعَثُكَ رَبُّكَ مُقَابِلًا مَحْمُودًا  
وَلَسَوْفَ يَعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى إِنَّا  
أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ وَاحِدٌ شَفَاعَةُ  
لَا تَنْتَفِعُ شَفَاعَةُ أُمَّةٍ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ يَعْطَى  
كَيْفَ قُلْتُ فَكَيْفَ يَعْلَمُ حَالُ أُمَّةٍ بَعْدَ  
مَوْتِهِ أَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَسَلَّمَ قَالَ حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ مِمَّا تَدْعُونَ  
يُحَدِّثُ لَكُمْ فَإِذَا نَامَتْ كَانَ وَفَاتِي  
خَيْرٌ لَكُمْ تَعْرِضُ عَلَى أَعْمَالِكُمْ فَإِنْ أُيْتُ  
أَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَرَّةً لَكُمْ مِيرَى تَهْتِكُ تَهْتِكُ تَهْتِكُ  
وَأَسْطَرِ حَرْصُ كَيْفَ تَهْتِكُ تَهْتِكُ تَهْتِكُ



قالوا انك لعنة ابن آدم لعلنا اقتلناك بالشقي ابن  
 قيمية اجمع عليه على من ضل له و  
 حبسه ونودي من كان على عقيدة ابن  
 قيمية حل ماله ودمه  
 شهر اول من كرم ابن قيمية عقيدة پر ہوا اس کا مال اور خون مباح ہے۔

قالوا والله ولما نودي قلنا طلاقا  
 عن طريق المؤمنين حيث قال لما كثر  
 اجلاء بالمخبات وظهر ايجازة وقام  
 حجة على المنكرين انعاد غوطهم وخصوة  
 صلى الله عليه وآله وسلم يافى ادعى  
 الرسالة اولاً ثم يريد ان تحذو لها  
 اخذوا في التهم والاسهوا بالسؤال  
 عن كل شئ متى يكون وكيف يكون فامر  
 الله تعالى ان يقول ما كنت بعدا من  
 الرسل وما لادى ما يفعل في ولا بكر  
 يعنى الله تعالى يظهر على رسله المخبات  
 ويخبرون بها وذاك من الاجان الذي  
 يخصهم الله به ويجزيه المنكرين و  
 كل ذلك باعلام الله واطلاعه فليس  
 ما اقول امراً مبدعاً بل سنة الله الذي  
 علم ادم الاسماء كلها وارى ابراهيم  
 ملكوت السموات والارض وقال ابن  
 مريم انكم ربنا تاكلون فتدخرون في بيوتكم  
 عيسى نے کہا تو تم گھاتے ہو اور اپنے گھروں میں

وقال يعقوب اعلم من الله  
 تعلمون واما انا بادن اعلم الله  
 ما لادى ما يفعل في ولا بكم والكفار لما  
 سجدوا ذاك حملوا على غير محلة قالوا  
 لا ولا يعرف ماله وامر خاتنه وسرو  
 ذاك ونقلوا فانزل الله تعالى ليغفر  
 لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر  
 اخبر به مال المؤمنين في الآية الاخرى  
 بعد ها وفي القرآن آيات كثيرة تدل على  
 صلى الله عليه وآله وسلم ماله و  
 مثل اصحابه واهل بيته وعامة امته  
 جز ما لا يحوم له شبهة باعلام الله تعالى  
 ووعد الصادق الخیر المكنى بكنائلك  
 جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء  
 على الناس ويكون الرسول عليكم شهيداً  
 وقال عز وجل ليكون الرسول شهيداً  
 عليكم وتكونوا شهداء على الناس وقال  
 فكيف اذا اجئنا من كل امة بشهيد و  
 جئناك على هودا شهيداً وقال عز

ذخيرة كرتے ہو سب کی تکلیف جز قیام  
 ہوں یعقوب کہا میں جانتا ہوں اللہ سے جو قسم  
 نہیں جانتے اور لیکن بغیر اللہ کے بتلانے کے  
 میں نہیں جانتا کہ تم سے کیا کیا جائیگا اور تم  
 سے کیا۔ کافروں نے حضرت سنا کے حل کیا غیر  
 محل پر اور کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے  
 مال و عاتق کو نہیں جانتے اور خوش ہونے اس  
 بات اور اس کا چرچا کرنے لگے ہوا اللہ تعالیٰ نے  
 نازل کیا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك  
 وما تأخر اور خبر دی ہو میں نے کمال کی اگلی  
 آیت میں انفران میں بہت آیتیں ہیں کہ ان  
 سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اپنے  
 مال اور اپنے اصحاب و اہل بیت اور تمام امت کا  
 یقینی ثابت ہے۔ اب کہ شبہہ کو گنجائش نہیں  
 اللہ تعالیٰ کے احلام سے اور ایسے ہی گزرا نام  
 نے مگر بہت سدا کرتے گواہ ہوا آدمیوں پر اور  
 رسول تھا ہے اور گواہ ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ

واشنا قاضی عیض میں آئی کہ یہ لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر کے بیان پر کہا  
 ہے قال المکی مخاطبة النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنا ہی مخاطبة لامته وقيل ان النسب  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہا امر ان يقول وما لادى ما يفعل في ولا بكم سرید لك  
 الكفار فانزل الله تعالى ليغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر الآية و  
 بسأل المؤمنين في الآية الاخرى بعد ها قاله ابن عباس۔ (باقی ص ۱۲۴)



جمل والأخيرة خير لك من الأولى وقال  
 واسوف يعطيك ربك فترضى ه رضى  
 انه لما نزلت هذه الآية قال عليه السلام  
 لا رضى حتى ادخل كل امتي الجنة و  
 قال عز وجل انا اعطيناك الكوثر وقال  
 علي بن ابي طالب يعطيك ربك مقاما محمودا  
 عن ابن عمر في حديث الشفاعة  
 فيمضي حتى ياخذ بحلقه الجنة فيومض  
 بيحمله الله المقام المحمود الذي وعدا  
 وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم  
 ادبت ما تلقى امتي من بعدى وسفك  
 بعضهم دما وبعض سبق لهم من الله  
 ما سبق للامم قبلهم فسالته الله ان  
 يؤتيني الشفاعة يوم القيامة فيومض  
 فنزل وقال رسول الله صلى الله عليه  
 وآله وسلم خيرت بين ان يدخل نصف  
 امتي الجنة وبين الشفاعة فاخترت  
 الشفاعة لانها اعم اثرها للمؤمنين و  
 لكنها الخدين الخاطئين وعنه صلى الله  
 عليه وآله وسلم في احاديث الهام انما  
 اول الناس خروجا اذا بعثوا انا خطيبهم  
 اذ اوفدوا وانا مبشرهم ذابقوا وانا  
 شفيعهم اذ احبسوا الواعى محمد يبرى

میشک بہتر ہے آخرت تیرے لیے ہے  
 فرمایا عطا کرے گا تجھ کو تیرا رب اس کا  
 روایت ہے کہ اس آیت کو شکر فرمایا  
 زمیں کا جنت ماری بہت کو بہت  
 نہ کہ دیکھا اور فرمایا کہ تجھ کو کوثر دیا  
 محمود و دوں گا۔  
 حدیث شفاعت میں ہے کہ مقام  
 پہنچا ہے گا کہ میں کا وعدہ کیا تھا  
 میں نے شفاعت مانگی سو اللہ نے  
 نے مجھے ممتاز کر دیا شفاعت اور یا وہی  
 کو بہشت میں نے شفاعت کر سکا

ہے  
 کیا تم متقیوں کے لئے جانتے ہو لیکن گناہ کا  
 غلط و اول کے لئے ہے۔ میں سب سے  
 پہلے معجوس ہوں گا اور سب کا شفیع  
 ہوں گا

ولم ادم خطي ولا فخر وانا  
 وان ادم يوم القيامة وما من بين  
 من سواك الا تحت لوامي وانا  
 شافعهم واول مشفع اما ترضون ان  
 ابراهيم وهو من قبكم يوم القيامة  
 يلقى امتي يوم القيامة ورضي  
 عن خمسة وعشرين من امتي انبياء  
 من الله عليه وسلم على ما بلغنا وكل  
 من الايات والاحاديث في هذا  
 فخر من بخار فضائله الموجوده  
 كتاب السنة وانما اطلبنا ما ذكرنا  
 شرفه من كفاية الخوارزم مع ادعا  
 من يقعون في سؤا دية صلى الله  
 وآله وسلم ويجزون بها الا يمكن من  
 مؤمنين بالله ورسوله ويجزون شفا  
 صلى الله عليه وآله وسلم في الانبياء  
 الاوليا وهذه الآية الكريمة من  
 اوى آيات غناهم بسبب انهم  
 عملوا على عملها واتبعوا به كفرة  
 بعد صلى الله عليه وآله وسلم في  
 ذلك وسروهم كسر وهم وانكاهم  
 بالآيات المشكاشة والاحاديث المتواترة  
 عاذا بالله من شرورهم

اور سب سے بہتر میرے لئے ہے  
 حدیث عوش کو چھپیں صحابیوں نے  
 روایت کیا ہے اور یہ آئینیں اور  
 حدیثیں جو میں نے ذکر کیں ایک قطرہ

ہے۔  
 حضرت علیہ السلام جب واکہ وسلم  
 کے فضائل کے دریاؤں میں سے ہو گا سب  
 وسنت میں مذکور ہیں اور میں نے جو  
 طول کیا سو اس لئے کہ ایک گرقہ کفر  
 خوارزم کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے ہے ادبی کرتے ہیں کہ مسلمان کا کام  
 نہیں

اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 کی تحقیر کی تو پھر اور ہر سیاہ  
 اور اولیاء کا کیا مذکر ہے  
 اور اس آیت کے معنی اگلے کا فرمایا  
 کی طرح ہے کل کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔  
 اور یہ شہاد آیتوں اور صاف اور  
 صریح حدیثوں کو نہیں مانتے۔ اللہ  
 ان کی شرست گردنا میں رکھے۔



قال الجندی فی الفصل الثالث فی رد الاشراک فی التصرف۔  
کہا جندی نے تیسری فصل شرک کی تشریح کے رد میں ہے۔

قالوا فسرنا فی الفصل الاول باثبات مثل تصرف دلہ لغیرہ وھذا اشتراط جندی من نفسه ولم یوجد ھذا اللفظ فی آیات و احادیث الی ذلک ہا۔  
کہا علما نے اسلام نے کہ تلف کیا جندی شرک کی تصدیق کو پہلی فصل میں کر دیا کہ شرک کا تصدیق دوسرے کے رد میں شریعت بنانی ہے اپنے دل سے اور آیات و احادیث جو ذکر کیں اُن میں بھی یہ لفظ نہیں ہے۔

قال الجندی قال اللہ تعالیٰ قل من بیئ ربیقہ ص ۱۳۵ قائمہ۔ شرح الصدور میں لکھا ہے۔  
حدثنا ابو امامۃ عن صالح بن حبان حدثنا عبد اللہ بن بریدۃ قال لقاہ بعض النسب علیہ علیہ وآلہ وسلم وما یعلم الروح و قالت طائفة بل علیہا واطلقت علیہا و لعمری ان یطعم علیہا من ذھون طیر الخلف فی الساعۃ۔

حدثنا ابو امامۃ عن صالح بن حبان حدثنا عبد اللہ بن بریدۃ قال لقاہ بعض النسب علیہ علیہ وآلہ وسلم وما یعلم الروح و قالت طائفة بل علیہا واطلقت علیہا و لعمری ان یطعم علیہا من ذھون طیر الخلف فی الساعۃ۔  
کہا عبد اللہ بن بریدہ نے کوفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور وہ چاہتے تھے روح کو ادا کیا ایک جماعت نے کہ بتلادیا اور خبردار کر دیا اُس پر حکم دیا امت کو کہ نہ اس کا اور یہ مانع خلاف کے ہے بیچ قیامت کے یعنی بعض کہتے ہیں کہ علم قیامت کا حضرت کو معلوم تھا اور بعض ثابت کرتے ہیں علم قیامت کا۔

شاہ ولی اللہ نے حجتہ الغریب میں لکھا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ ویسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتینکم من العلم الا قلیلاً قرأ الاعمش عن رواۃ بن مسعود ما اوتوا من العلم الا قلیلاً یعلم من ھذا لک ان الخطاب للیہود انسا ئلین عن الروح ولیست الایۃ نصافی انہ لا یعلم احد من الامۃ المرحۃ حقیقۃ الروح کما یظن ولیس کل ما سکت عنہ الشرع لا یمکن معرفۃ البتۃ بل کثیراً ما یمکن عنہ لاجل ان معرفۃ دقیقۃ لا یمکن لھا علیہا جہود لازمۃ وان امكن لبعضہم۔ ۱۷۔

ملکوت کل شیء وھو یجیر ولا یجار علیہ ان کنتم تعلمون سیتولون اللہ قل فانی تمحرون ۛ ھذا الایۃ دلت علی ان المتصرف فی کل الجیر غیر الجار علیہ لیس الا اللہ فمن لم یقل فی حاجۃ یا اللہ وقل یا محمد وان اعتقد عبد غیرہ تصرف فی کل ما مشرک کان مشرکاً من الہی ایضا لا یعتقدون الہتہم کذا انت بل انما یستلویون الا الہۃ علی اعتقاد الشفاعۃ فمن اعتقد لنفسہ فی العالم الخلق او اعتقد لا شفیعہ صلاً مشرکاً وان اعتقد لا ادون من اللہ و مخلوقاً لہ۔

میں ہے تصرف ہر چیز کا اور وہ بنا دیتا ہے اور میں بنا دیتا ہوں اس پر اُتر جاتے ہوں۔ قریب ہے کہ کہیں گے اللہ کہہ کہ پھر یہی مسجود ہوتے جاتے ہوں اس آیت نے دلالت کی ان پر تصرف کرنے والا سب میں مجیر غیر جار علیہ اللہ ہی ہے پس جس نے اپنی حاجت میں یا اللہ نہ کہا اور کہا یا محمد اگرچہ زندہ و غیر تصرف کل میں اعتقاد کیا مشرک ہو گیا کیونکہ پیغمبر کے لئے کسی مشرک بھی اپنے آپ کو ایسا اعتقاد نہیں کرتے تھے بلکہ اُن سے شفاعت ہی کے عقائد پر مانتے تھے پس جو کوئی اعتقاد کرے کسی مخلوق کا عالم میں تصرف یا اپنا شیخ عقدا کرے مشرک ہو جائیگا اگرچہ اللہ سے کم اور کسی کا مخلوق نہ چاہے۔

قالوا ایھا الغوی مالک تتکلم من غیر رویۃ مثل تکلم الجاہلین والفسکاری ذلک الایۃ صریحۃ فی ان المشرکین لم یعتقدوا غیر اللہ متصرفاً فی کل مجیر غیر جار علیہ وکانوا مشرکین فثبت ان اعتقاد نون الفیو متصرفاً مجیراً غیر جار علیہ لیس من ادل الشراکاء والافکیر بکون من لا یعتقد مشرکاً فالایۃ لا تقید ادعیۃ بل تبطلہ وقلت انت ان الایۃ دلت علی ان المتصرف فی کل الجیر غیر الجار علیہ۔  
کہا علما نے اسلام نے اسے گمراہ کیا ہوا ہے کہ جو کہ کلام کرتا ہے بیچ جیسے دین دانش میں آیت سے ظاہر ہے کہ مشرک غیر خدا کو کہہ گا تصرف کرنے والا مجیر غیر جار علیہ نہیں جانتے تھے اور مشرک نے پس ثابت ہو کہ اعتقاد غیر کے تصرف کا اور مشرک کے کہہ کر جو کہہ کر اگر ایسا بتو ادھر اس کا معتقد ہو مشرک کیونکہ پھر پھر جو بخاری نے دعویٰ کیا آیت سے ثابت نہیں ہوا بلکہ باطل ہے۔ آپ ہی کو کہنا ہے کہ آیت نے دلالت کی ان پر کہ متصرف کل میں ہیں۔



الحجیر غیر الحجیر علیہ لیس الا الله ثم  
فرغت علیہ قولک من قال یا محمد  
وان اعتقد لا عیدہ غیر متصرف فی  
الکل صادر مشرکاً کیف یصور تخریجہ و  
کیف یتم التفریب نعم لو قلت خمسین  
اعتقد محمد (متصرفاً فی کل جمیع شیء  
محمد علیہ واثبت ان المتصرف مشرک  
الله صادر کا تم التفریب وان کان  
باطلاً من جهة عدم کون المتصرف  
مداداً للشرك ثم قلت فان مشرک من  
النبي ایضاً لا یعتقدون الا الله ثم قلت  
فهذا القول ینفی الشرك عنهم علی قریب  
فی معنی الشرك فی التصرف ودلالة الآية  
ثم قلت فمن اثبت التصرف فی العالم  
لشأنه وادعت قد لا شفیعه صادر مشرکاً  
علاوة ان شفی فرعت ان قلت علی الآية  
فلیس فیہ ذکر الشفیع او من یأبى الفاء  
فغیت فیہ اعتقاد التصرف عن المشرک  
کیا اگر تو کہے کہ آیت پر اس کی تفسیر کا ذکر نہیں ہے یا تفسیر کیا اس پر جو ملا ہوا ہے اس کا مراد  
ہے سو اس میں مشرکوں سے تو نے تصرف یا اعتقاد کا انکار کیا

قال النجدی وقد نص الله على هذا  
بقوله ویعبدون من دون الله مالا یملک  
لهم ذوقاً من لیسوا والاول من شیعاً  
کہ نجدی نے اور صاف بیان کر دیا اللہ نے اس  
بات کو اپنے ہی کلام سے اور عبادت کے لیے جس سے  
اللہ کے کسی کو نہیں مالک نہ ذوق نہ شیعاً  
اور اس سے

ولا یستطیعون وقال الله تعالى ولا تدع  
من دون الله مالا یفعلک ولا یضرک فان  
فعلت فانتک اذا من الظالمین قال الله تعالی  
قل لا مالک لکم ضرراً ولا رشداً فانی لمن  
یحییونی من الله احد ولین احد من دونہ  
صلی علیہ وسلم انظر والله تعالی محمد  
بالظہار عدم مالک لہ ضرراً ولا رشداً  
اس بات کے ظاہر کر دینے کا کہ اپنی امت کے بھدے کو اس کا مالک نہیں ہے۔

قالوا الی ای شئ اشرت بافظ هذا الی  
التصرف فقد نفیتہ عنهم اوائی الشفاعة  
فلیس فیہا اشارۃ ایضاً فضلاً عن النص  
ولیس حاصلہا الاعداد کون معبودی  
المشرکین غیر الله ما لیکم انزفہم وقد  
نفیت انت هذا الاعتقاد عنهم فمما  
الفائدة فی الآية وایات بعد ہا۔  
برائی کا نہیں ہے اور تو اب کہہ چکا کہ مشرکوں کا یہ اعتقاد نہ تھا پھر پہلی آیت اور اس کے بعد کی  
آیتوں کے لانے سے کیا فائدہ۔

قال النجدی فمن قال یا محمد فقد خالف  
الله ورسوله وکفر فانه جعله اسماً  
یملک لله ضرراً و رشداً

قالوا انت قلت انما من قال یا محمد ان  
اعتقد لا غیر متصرف صادر مشرکاً فان  
مشرک من النبی ایضاً لا یعتقدون الا الله ثم  
کہ نجدی نے اس پر کہ یا محمد کو کہہ کر اللہ سے  
اللہ کو اور رسول کی اور کا فر ہو گیا کیونکہ اس نے  
محمد کو مالک ٹھہرا یا ضرر اور بھلائی کا۔

کہا علی و اسلام نے تو نے ایسی کہا کہ جو کہے یا محمد  
اگر چہ نہ ہو غیر متصرف اعتقاد کرے مشرک ہو  
جاوے گا کہ پیغمبر کے زمانے کے مشرک بھی اپنے بیٹوں



کہ اللہ بل انہ یسألون الالہة علی اعتقاد  
الشفاعة فبعد عدد لا سطوہا تخیو  
المفہوم مع انہ لم یتغیر الفصل وکیف  
انحصر قول یا محمد فی جعلہ مالک الضم  
ورشدہ

قال النجدي قال الله تعالى قل ادعوا الذين  
زعمتم من دون الله ليعلمون انهم  
ذرة في السموات ولا في الارض فالهم  
فيهما من شرك فماله منه من ظهير  
ولا تنفع الشفاعة عند الاطمن اذن  
لأنه في الآية قد قطع الله عرق  
الشرك بشعبها فان من يستل عنه  
الحاجات وينادي في الشدة امانا ان يكون  
مالكا واما ان يكون شريكا له واما ان يكون  
ظهيراً ومعاوناً واما ان يكون شفيعاً  
عند كل منها منفي فتم الزام الله على  
المشركين الذين يسألون المخلوقين  
بينادونهم مع زعم انهم ادون من الله  
اما السابقون فاللات والعزى والاسوام  
واما اللاحقون فمحمد وعلياً وعبدانقا  
والكل سواء ان الله تعالى لا يقبل العذر  
في الشرك ولو كان مع نبي ومن غناية  
ضلال المشركين اللاحقين اغترارهم

کویا اعتقاد نہیں کرتے تھے بلکہ شفا  
اعتقاد سے سوال کرتے تھے اب کئی سطر کے بعد  
کے فصل بھی نہیں بدلی مطلب کیونکر بدل گیا  
اور محمد کہنے کو کیونکر لازم ہو گیا کہ ان کو  
مالک ضرر اور بھلائی کا سمجھا۔  
کہا نہیں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دعوت کرو ان  
کی کہ گمان کیا تم نے اللہ کے سوا نہیں مالک  
بھرا سماعت اور زمین میں اور نہ ان کو شریک  
نہ اللہ کے مددگار ہیں اور نہیں نفع کئی شفا  
اللہ کے آگے کہ جس کو کہ حکم ہے اس نیت سے  
اللہ نے جو شرک کی رگ و ریشہ سمیت کا  
ڈالی کیونکہ جس سے حاجتیں مانگی جاتی ہیں  
اور عقیدوں میں پکارا جاتا ہے یا مالک برائے  
مالک کا یا مالک کا مددگار یا اس کے آگے  
شفیع اور ان میں سے کوئی بات نہیں ہو سکتی  
میں اللہ کا الزام تمام جو ان مشرکوں پر کہ مخلوق  
سے سوال کرتے ہیں اور ان کو پکارتے ہیں اگر  
اللہ سے کم جانتے ہیں۔

اگلے لات و عزری۔ سوام کو اور پچھلے محمد  
علی عبد القادر کو اور اگلے پچھلے سب برابر  
ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک میں کوئی عذر نہیں  
سنتا اگرچہ نبی سے ہو اور نہایت گراہی پچھلے  
مشرکوں کی ہے دھوکا کھانا۔

الشفاعة وكان هذا مرض المشركين  
والايقين كما قال الله تعالى ويقولون  
لو انه شفاعة ناعذ بالله ولا يفتقرون  
الله شفع عليهم هذا الاعتقاد و  
سيدك شركا وكفرا۔

قال الوليها اهل الجاهل ان الله تعالى  
اطلق في هذه الآية نفى كونه شفيعاً  
مالكا وشريكاً وظهيراً له ولم يقطع  
الشفاعة بل قيد نفى لشفاعته بقوله الا ان  
اذن له يعني السامع فتقدم الشفاعة  
من انكبا تودو بلا توبة والعذر عند  
اهل السنة ومن المصنفات مطلقاً و  
الکتاب توبة عند المعتزلة فعند اهل  
السنة لا تنفع الكافر خاصة وعذر  
المعتزلة لا تنفع الكافر واهل الکبيرة  
بلا توبة فنفي نفع الشفاعة كما قال  
هذا الملحد الحاد في الدين وعما الف  
بكلام رب العالمين سنة سيد المرسلين  
واجتماع المسلمين في هذا  
الباب قد بلغت حد التواتر والكل  
مذکور فی الحدیث والعتقاد۔  
محدثیں اس باب میں قائل ہو چکے ہیں اور سب مذکور ہے حدیث و عقائد کی کتابوں میں۔

قال النجدي ومن كمال جهلهم غفم  
کہا نہیں ہے اور کمال جہل و گسری سے



تمسكهم بقوله تعالى الامس اذن له  
 فان الثابت بنص القرآن في نعم الشفا  
 وكلمة الايؤكد لا يقربها -

قالوا انظر واكيف يحرف المعنى الا  
يعرف ان كلمة الا ليس للتاكيد.

قال النجدي فان الشفاعة لما كانت مقيدة بالاذن كانت كلا شفاعة .

قالوا قد عرفت معنى الاذن على ما  
قالت الأمة وكون المسلم ما ذنابه  
من هم اهل السنة

قال النجدي والانبيا اذا اياهم  
الله بشي يخافون ولا يستطيعون  
التفتيش في حكم والسؤال عنه ثانيا  
قالوا لم نسمع ان الله تعالى امر  
رسوله بمخسرين صلوة ثم كيف بقيت  
خسة وامثالها كثيرة

قال النجدي فيكشف يسألونه أولا  
قالوا هذا عجيب جداً مخالف للعقل  
والنقل فان كان السؤال موقوفاً على  
الاذن بخصوصية فكانما يسئرون بالسؤال

ہے اُن کا دل پکڑنا اللہ کے کلام سے  
 پس اذن لے کیونکہ ثابت نص قرآن  
 شفاعت کا قطع نہ کرنا ہے اور کلام  
 ۲ سنی تاکید اس کو شائبہ نہ کہ تلب  
 کہا علمائے نے دیکھو کیسی تحریف کرتا  
 معنی کو کیا نہیں جانتا کہ الا کا حرف  
 تاکید کے واسطے نہیں ہے۔

کہا نجدی نے کہ اگر شفاعت جبرئیل قید ہوئی  
 اذی کے ساتھ تو عورتانہ ہونا اسکا ایک بڑا  
 کہا علما نے اسلام نے تو نے جانے معنی اذی  
 کے جو امت نے کہے اور اہل سنت کے  
 نزدیک مسلم ماذون فہر ہے۔

کہا بخدی نے اور پھر جب اشدان کو حکم  
کرتا ہے کسی چیز کا دہرتے ہیں اور پوچھ  
نہیں سکتے دوسری بار۔  
کہا علامہ اسلام نے کیا تو نے نہیں سنا کہ  
اللہ تعالیٰ نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کو چپاں نمازوں کا پھر نوکرا پانچ روگین  
اور اس طرح کی باتیں بہت ہیں۔

کہا بخودی نے پھر کئی عرس سوال کیوں نہیں سے پہلے  
کہا علمائے اسلام نے یہ بڑی تعجب کی بات  
ہے مخالف عقل و نقل کے اگر سوال موقوف  
ل۔ اذن خاص پر تو گویا دروازہ سوال کا بند  
ہو رہا تھا۔

قال النجدي والحق ان شفاعة شفيع  
سدا الله غير ممكنة -  
قالوا انظر وايضا ما يخالف الكتاب  
والسنة المتواترة واجماع المسلمين  
على كونه -

كہا نجدی نے اور حق یہ ہے کہ شفاعت  
کسی شیخ کی اللہ کے یہاں ممکن نہیں ہے  
کہا علماء اسلام نے دیکھو جو خلاف ہے  
قرآن و حدیث و اجماع مسلمانین کے اس کو  
حق کہتا ہے ۔

قال الجندی فانها لا تكون الا بان  
يكون الشفيع وجيها فيما في المشفوع  
ايه من عدم قبول شفاعته فوات  
مطالب مهمته يرجوها من الشفيع  
لكونه ظهيرا ومعاون له فاما ان  
يكون الشفيع محبوبا فيبتاعه من عدم  
رضا وهذا ان يستميلان في شانه تعا  
ما يصنفون

اور اس کے تاخیر ہو جانے سے اہل ہنگامہ دونوں شفاعتیں اللہ تعالیٰ کے آگے محال ہیں۔  
 قالوا ايها الغيب الم تسمع قوله  
 تعالى ويحييها في الدنيا والاخرة ومن  
 المقربين فكيف تدعى استجابه لا  
 شك انك كافر بالقران وقلت يحيا  
 من الشقيح يكون له ظهير او معاونا  
 له ايها الملحون الاعلى اما ترى في الآية  
 نفى الله تعالى كون الغير ظهيرا مطلقا  
 على حداة ونفى بعد هذا نفع الشفاعة  
 اللہ تعالیٰ نے نفی کیا ظہیر ہونے کو چھڑا اور اس کے بعد نفی کیا شفاعت کے نفس کو



لن لم ياذن له فكيف تدخل احد هذا غير ذوق من ليس ايك كود ودرهين كذا  
 في الاخر من اقرارك في كلامك بتناجيا  
 وقولك امان يكون ظهيرا ومعاونا  
 له واما ان يكون شفيقا عندك وكيف  
 تدعى استحالة كون احد محبوبا عندك  
 ومن اين فرغت التامل على المحبوبة  
 التوهم كذا والله لو توهم بقوله  
 تعالى تبخون يحببكم الله  
 الله تعالى في اس آيت پر کہ فرماتا ہے کہ اے محمد میری متابعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔  
 قال النجدي واما الشفاعة بالاذن التي  
 كلا شفاعة وهو المذکور فی القرآن  
 الحديث فالحال ان لا تكون اهل الکتاب  
 الذين ماتوا بلا توبة ولا للمحتملين  
 قالوا قد عزم باعتزاله وخرجه عن  
 من رآته من السنة والجماعة بجمعا  
 لصلة الله عليه فان شفاعة المغفرة  
 عند اهل السنة عامة المسلم ولو  
 كان ذا كبيرة ولو مصر بلا توبة  
 قال النجدي وكيفية الشفاعة ان  
 المحكم العدل لما يرى من عبدا  
 توبة وتداومة وانا بانه اليه لا اذ غيرة  
 رحم عليه ولكن حكمه وفعله كله  
 غیر ذوق من ليس ايك كود ودرهين كذا  
 دخل کرتا ہے حالانکہ خود اقرار کرتا ہے اپنے کام  
 میں ذوق کے ہوا ہونے کا اور کہتا ہے امان  
 ان کیوں ظہیرا و معاونا  
 شفیقا عندک آیت کے پاس یہ فقرہ کہ  
 چرخیہ ہونے کو قسم شفاعت کا کدو یا کدو  
 تو ذوق کرتا ہے کہ کسی کا محبوب ہونا اللہ کا مال  
 ہے کیا تو میلان نہیں لایا بلکہ یقیناً تو ایمان نہیں لایا  
 کہ تامل کی اس آیت پر کہ فرماتا ہے کہ اے محمد میری متابعت کرو اللہ کے محبوب بن جاؤ گے۔  
 کہا نجدی نے لیکن شفاعت بالاذن کہ ہونا  
 ہونا ایک ہے اس کا ادبی مذکور ہے قرآن  
 حدیث میں سوا اس کا حال یہ ہے کہ گناہ کبیر  
 کو غولے ہوئے تو برہنہ کیے ان کو یہ شفاعت بھی  
 نہ ہوگی اور نہ ان کو کہ احصا کرتے ہیں۔  
 کہا علمائے اسلام کہ نجدی نے کھل کر کہہ دیا  
 اپنا معتزلی ہونا اور نہ مکتبہ دائرہ الہ سنت  
 و جماعت سے حضرت خلیفہ اُس پر کیونکر شفاعت  
 مغفرت الہ سنت کے نزدیک عام ہے بلکہ اگر  
 گناہ کبیرہ والا ہو اور اگرچہ مصر غیر تو ہر صورت  
 کہا نجدی نے کیفیت شفاعت کی یہ ہے کہ اللہ  
 عیب بندے کی توبہ اور شرمندگی اور اسی کی طرف  
 متوجہ ہونا بخیر کی طرف کیجے گا اللہ کو اس پر  
 رحم آوے گا لیکن اللہ کا حکم اور کام سب

عدل کا بیشوہ جو روظلم فلا یستقیم عدل ہے ظلم کا رکاؤ نہیں اس بہت سے ہے  
 الصواب لا یسبغ ان عفا عنه وغیرہ سبب دیکھنا نہیں کر سکتا کہ اگرچہ سبب دیکھنا  
 بلا سبب یقتل قاعدة العدل انتقص کرے اور جس سے عدل کے آئین گم ہوں اس  
 شان حکمہ فی اعیین الظالمین و یجلب توبہ دیکھنے والوں کی آنکھوں میں اس کی قدر گشت  
 فیاذن لمن یشاء ان یشفع له فی شفع جائے اور اللہ کا قابل کر دے پس اللہ جس کو  
 فی عفو ان الحقیقة برحمتہ ولی الظالمین چاہے گا ان ویرنگا کہ شفاعت کر دے پس  
 باسمہ شفاعۃ الشفیع حفظا لقاعدة شفاعت کر دے شفیع پس اللہ بخش دے گا  
 حقیقت میں اپنی رحمت سے اور ظالم ہر کسی شفیع کی شفاعت کا نام کر دے آئین کی حفاظت کیجئے  
 فائدہ لا تقویۃ الایمان میں یہ مطلب اس عبارت میں ادا کیلئے۔  
 تیسری صورت یہ کہ چرم چوری تو ثابت ہو گئی مگر وہ ہمیشہ کا چرم نہیں اور چرم  
 کو اس نے اپنا ہمیشہ نہیں پھیرا اگر نفس کی شامت سے قصور ہو گیا سوا اس پر  
 شرمندہ ہے اعداوت دل و زبان اور بادشاہ کے آئین کو سزا سمجھیں پور کہ کہ اپنے نہیں  
 قصور وار کہتا ہے اولافق سزا کے اللہ بادشاہ سے بھاگ کر کسی امیر و وزیر کی پناہ نہیں  
 ڈھونڈتا اور اس کے مقابلہ میں کسی کی حمایت نہیں جتنا چاہے اعداوت دل و اسی کا منہ  
 دیکھ رہا ہے کہ دیکھتے میرے حق میں کیا حکم فرمائے سوا اس کا یہ حال دیکھ کر بادشاہ کے  
 دل میں اس پر ترس آتا ہے مگر آئین بادشاہت کا خیال کر کے بسبب دیکھنا نہیں  
 کر سکتا کہ لوگوں کے دل میں اس آئین کی قدر گشت جلتے ہو کوئی امیر و وزیر اس کی  
 مرضی پا کر اس تقصیر وار کی سفارش کرتا ہے اور بادشاہ اس امیر کی عزت بھالنے  
 کو ظاہر میں اس کی سفارش کا نام کر کے اس چور کی تقصیر معاف کر دیتا ہے اس کو  
 شفاعت بالاذن کہتے ہیں اس قسم کی سفارش اللہ کی جناب میں ہو سکتی ہے اور جس  
 بھی ولی کی شفاعت کا قرآن و حدیث میں مذکور ہے سوا اس کے یہی حق میں سب  
 گناہ اپنی ہی رحمت سے بخش لئے گا۔ اور جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اس کا شفیع  
 بنا دے گا۔ یہ خلاصہ ہے تقویۃ الایمان کی عبارت کا۔



قالوا خذ طيبين لا اعتزال خبط المقاتل  
 بنحوين التبيين عليه تعالى شأنه مما  
 يقول الظالمون كقولهم لا اعتزال  
 والتجاء الى المخلوق حفظ القاعدة  
 كون الاذن معللاً لغيره اي غرض  
 انتقام شان حكمه في اعيان الناظرين  
 وصيرته محجوباً ومطلوباً منهم ان  
 لم يشفع الشفيع وعدم استطاعة  
 المعصوب لا سبب فيكونه محجوباً لاحول  
 ولا قوة الا بالله  
 اور یہ کہ اللہ مجبور ہے لا حول ولا قوة الا باللہ

قال النجدي عن ابن عباس قال كنت  
 خلف رسول الله صلى عليه وآله وسلم  
 يوم اُقتال لي يا غلام احفظ الله يحفظك  
 احفظ الله تجده مقابلاً واذ اسألت  
 فاستل الله واذا استعنت فاستعن  
 بالله اعلم ان الامة لو اجتمعت على  
 ان ينفعوك بشيء لم ينفعوك الا بشيء  
 قد كتبه الله لك ولو اجتمعت على  
 ان يضروك بشيء لم يضروك الا بشيء قد  
 كتب الله لك ورفعت الاقلام وجفت  
 الصحف واذا التزمذي النظر كيف  
 علم النبي كيفية السؤال والاستعانة  
 كما ياب اللہ نے جو پروردگار کے لئے تلم اور کوہ گئے کا قدر روایت کیا اسکو ترمذی نے دیکھ کر کسی تعلیم

فمن قال يا محمد اسألك الشفاعة انا  
 الله يا عبد القادر اسألك الله عن  
 الله فكيف لا يكون مشركاً  
 قالوا هذا لتعليم على مراتب المتوكل اي قطع  
 النظر عن الاسباب والوسائط وكفالت  
 فلهذا ذكر النجدي هذه الاحاديث في  
 باب المتوكل ولم يكن هذا من الحال بل من  
 رغبة الاسباب من غير نكير وبلا  
 كراهة فكيف لحرمة نكف الشريك كما  
 صرح به النجدي وفي الشرح لما فرغ  
 عليه النجدي بقوله فمن قال يا محمد  
 لا يجنحوا عن الجاهل والضلال  
 ہے کہ جو کہہ کر اللہ سے دعا کرے وہ مشرک ہے اور

شركاً کا کہہ کر جیسا کہ سب محدثین نے شرح میں لکھا ہے پھر وہ جو نجدی نے کہا ہے  
 کہ جو کہہ کر اللہ سے دعا کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے حدیث شریف سے کچھ لگاؤ نہیں رکھتا اور جہلی  
 و گمراہی کی بات ہے۔

قال النجدي ايها المجاهدين لا تقولوا  
 يا الله وهو محكم فإي حاجة الى المجي  
 الى محمد والرجوع اليه  
 محمد کی طرف آنے کی اور اس کی طرف رجوع کرنے کی

قالوا هذا اعتراض على الله عز وجل  
 حيث قال ولما انهم ذلوا انفسهم  
 جاءوك فاستغفروا الله واستغفر لهم  
 الرسول لوجده الله تواباً رحيماً  
 کہا اے اللہ عزوجل پر اعتراض ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا  
 ہے کہ اگر وہ لوگ جس وقت ظلم کریں اپنی جانوں  
 پر پھر تو میں اللہ توبہ کرنے والا ہوں اور اللہ سے مغفرت  
 چاہیں اور رسول ان کیسے بخشش چاہے تو پادیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان

یہاں پر اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اگر وہ لوگ جس وقت ظلم کریں اپنی جانوں پر پھر تو میں اللہ توبہ کرنے والا ہوں اور اللہ سے مغفرت چاہیں اور رسول ان کیسے بخشش چاہے تو پادیں گے اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان



قال الخدي عن عمه وبن ابي اسحق قال  
قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم  
ان لقلب ابن آدم بكل واحد شعبة فمن  
اتبع قلبه الشعب كلهم اثم يبال الله  
بى واداهلكه ومن توكل على الله كفا  
الشعب رواه ابن ماجه فحمد الله  
وعبد له قلاد وكل من يتوجه اليه قلاد  
المشركين شعب لهلاك والشرار

قالوا هذا الشن من الاول فان في  
نفس الحديث لفظ التوكل موجودا لغرض  
الشرك مقابل للتوكل۔  
کہا علماء اسلام نے پہلے سے بھی بہت سے  
ہے کیونکہ حدیث کی عبارت میں لفظ توکل کا  
موجود ہے اے بخدی کہتا جانتا ہے کہ جو توکل  
نہ کرے وہ مشرک ہو جاتا ہے۔

قال النجدي وعن ابی هريرة لما  
نزلت وانذر عشيرتک الاقربین عا  
النبی قرابته فعم وخش فقال يا بني  
كعب نقد والنسک من الناس فاني لا  
املك لکم من الله شيئا او قال فاني  
لا اغني عنکم من الله شيئا الى ان قال  
يا فاطمة انقذي نفسك من النار سليمان  
من مالي ما شئت فاني لا اغني عنک  
من الله شيئا انظر اقط النبی قرابته  
کریم الله سے پرواہ نہیں کر سکتا تھا کہ کچھ نجدی نے کہا کہ دیکھ پیغمبر نے اپنے ناتے والوں کو

مستقر بہت سے من نفعہ لایم عند اللہ تعالیٰ  
خود پراچا نہیں بیوجوں شفاعتہ لایم  
عند اللہ تعالیٰ ان دیوانوں کو کیا تھا ہے کہ پیغمبر کی شفاعت کی امید کرتے ہیں اپنے لئے اللہ کے یہاں  
قالوا انزلوا کیف عبر من انزل ادبلا  
انفی عنک من اللہ شیتا یا تقنیط  
من نفعہ لایم وشتان بدینہما وفعہ  
ہم بل نفعہ وفعہم لنا ثابت قطعا  
والاحادیث فی حدیث الباب منواتر علی  
لقول قد اخرج الشیمان فی حق ابی طالب  
من الباس قال قلت هل اعیبت عن  
صہاک غانہ کان یحفظک ویغضب لک  
قال نعم هو فی صحیفہ من نازل ولولا انما  
لکان فی الدردک الاسفل من الدردک قال  
العلی شفاعۃ الموقوف عامۃ المسلمین  
والکافرین الاولیین والاخرین شفاعۃ  
المعقرۃ عامۃ المسلمین شفاعۃ التخیف  
بعض الکفار قال القاضی المعنی انقدوا انفسکم  
بالایمان باللہ من عقوبۃ الخلو فی  
الشار علی الکفر فان لا امل لک نکم ولا  
انفی عنک من اللہ شیتا ان لم تؤمنوا  
باللہ وکذا انک عدم انقطاع النساب  
مخبرت کی کہ جسے خداوں کو اور شفاعت تخیف واسطے بعض کافروں کے قاضی نے کہا حدیث  
کے یہ ہیں کہ بجا و اپنی جانوں کو ایمان لا کر اللہ کے ساتھ ہمیشہ دوزخ میں جہنم کے عقاب سے  
کفر کی کہ جسے نہیں مانگا تھا ہے لئے اور نہ ہو داکر نہ سکتا ہوں تم کو اللہ سے کچھ اگر ایمان نہ











لا تسجد والشمس لا للقدس سجد الله  
الذي خلقهن ان كنتم اياه تعبدون  
فالسجدة اى وضع الجبهة على الارض  
لغير الله شرك مطلقا

قالوا هذا مخالف لتسليم جدهم اهل  
السنن فان الكفر سجدة العباد لا اى على  
اعتقاد معصوية المسجود والوحيته  
سجدة الحقية كانت جائزة في الشرايع  
السابقة صارت محرمة في شريعة علي  
الصحيح المختار

فان لا شاه عبد العزیز نے تفسیر فرمائی ہے کہ اس کے  
طریق واقع می شود یکے آنکہ بے اولیٰ حق عبودیت باشد و این قسم و جرح ادیان و ملل  
برائے غیر خدا حرام و ممنوع است و نیز گاہ جائز نشد زیرا کہ از حرکات عقلی است و محرم است  
عقلیہ بہ تبدیل ادیان و ملل تبدیل نمی شود و دلالت آنکہ این نوع تعظیم مشرعیات  
تذلل است و غایت تذلل برائے کسی سزاوار است کہ در غایت عظمت باشد و  
غایت عظمت آن است کہ ذاتی باشد و عظمت ذاتی خاص بحضرت حق است و هیچ  
مخلوقی یافتہ نمی شود دوم آنکہ برائے تکریم و تحیة باشد مانند سلام و سرخم کردن و این  
معنی باختلاف رسوم و عادات و تبدیل از منہ و اوقات مختلف است گاہے جائز  
است و گاہے حرام در امتہائے سابقہ جائز بود چنانچہ در قصہ حضرت یوسف انوان  
شان واقع شدہ کہ خدو اللہ سجد اذ و شریعت ما این طریق ہم فیما بین مخلوقات  
حرام و ممنوع است بدلیل احادیث متواترہ کہ دین باب وارد شدہ و سجد فرشتگان  
برائے حضرت آدم علیہ السلام ہمیں طریق بود زیرا کہ بسبب تجلیم سما حضرت آدم علیہ  
السلام را احسانے و تفویضے بر فرشتگان حاصل شدہ بود و از فرشتگان قبل از پیدایش

ایشان نسبت با ایشان سواد بی وقوع یافتہ بود بے مکافات آن احسان و کفایت  
آن بے ادبی ملائکہ را مامور باین نوع تعظیم و تکریم ساختہ است  
اور مائتہ المسائل میں مولوی اسحاق نے بھی سجدة عبادت کو کفر اور سجدة تحیة  
کو حرام لکھا ہے۔

قال الخدی ولا یخزن سجدة الملائكة  
لادم و یعقوب لیوسف کہا یقولہ الخدی  
فانہ صار منسوخا کالنکاح مع الاخت  
منسوخ ہو گیا جیسے نکاح بہن سے۔

قالوا ایہا الخوی الخدی اما تعریف ان  
المنسوخ لا یجری الا فی احکام الحلال و الحرام  
ولا یجری فی الکفر و الشوک فانہ من النکاح  
العقلیہ وھی لا تبدل بتبدل الادیان  
فلو کان مطلق السجدة کشرک لحد  
یسکن جوازہ فی ملۃ من الملل فلا بد  
من القول بان تلك السجدة لم تکن  
سجدة عبادۃ و انقیاس علی النکاح مع  
الاخت من الجہل الصریح۔

قال الخدی قال الله تعالى وان النساء  
لله فلا تدعوا مع الله احد اوانه  
لما قام عبد الله يد عودا كادوا يكونون  
عليه ليلد قل انما ادعوا دینی ولا اشرك  
احد ائبت جھك الاية ان القيم ادیا  
شرك وكن انك احد وكن ادواسم احد  
شرك نہیں کرتا خدی نے کہا اس آیت سے ثابت ہوا کہ ادب سے کھڑا ہونا شرک ہے اور ایسے ہی







زمن الصحابة اتي هذا الوقت وتعلم من  
 لم يفعل له تجعله شركا وتعداه مع الاوثان  
 وكيف جعلت الطواف المختلف في تحريمه  
 ذكر اهنته وابطاحه شركا وكيف جعلت  
 تعظيم حرمه الذي هو فيه الاحاديث و  
 اتفاق عليه الامة وان اختلفوا في اجراء  
 حكم الجزاء شركا واختبرت على الله تعالى  
 بانه ثبت بهذا الآية ونحوه  
 الله تعالى لنفسه مع عدم ذكره ايضا في  
 الآية نصلا عن تخصيص الله تعالى لنفسه  
 كما ان اس آية من ثابت بها ان الله تعالى في  
 آية من اس كاذر في غير خاص كونه كاذر في  
 قائله شاه ولي الله في انبائه في كذا  
 در آید دو گانه بر روح آن بزرگوار ادا کند اگر سوره فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند و  
 در دوم اخلاص و الا در هر رکعت سوره اخلاص پنج بار بخواند بعد از قبله را پشت داده  
 بنشیند و یکبار آیه الکرسی و بعضی سوره تها بخواند و ختم کند و تکبیر گوید بعد از هفت  
 کرت اواف کند و در آن تکبیر بخواند و آغاز از راست کند بعد از پایان خسار نهید  
 و بیاید نزدیک روضه میست بنشیند و بگوید یا رب بخت و یکبار بعد از اول طرف  
 شمال بگوید یا روح و در دل ضرب کند یا روح الروح مادامیکه الشرح یا بدین  
 بکند ان شاء الله تعالی کشف قبور و کشف ارواح حاصل آید

قال النجدي قال الله تعالى افسقنا  
 اهل به لغير الله المراد ما قيل في حقه  
 انه لغبي او في يصير حراما ونحوه  
 ما ذكره في حقه و انما هو كذا في حقه  
 ما ذكره في حقه و انما هو كذا في حقه

الخنزير لاما ذكر اسد غير الله عند  
 ذبحه فان هذا المعنى تعريف للقرآن  
 مخالف لجمهور المفسرين  
 قال الواحد المفتوى كتاب صرح  
 جمهور المفسرين بما قد ذكره تعريفا في  
 كلامه تعريفا من شاء فليرجع الى  
 اي تفسير من تفاسير اهل السنة  
 صرح به الامام علي بن ابي طالب قال  
 ابن عباس ما ذبح للانعام وذكر  
 عليه اسم غير الله وهذا قول جميع  
 المفسرين  
 ذكره في كتابه اسد غير الله و انما  
 المفسرين

قال النجدي عن معاوية قال قال رسول  
 الله صلى الله عليه وآله وسلم من سر  
 ان يتمثل له النجاسات قياتا فليتبوأ  
 مقعده من النار رواه الترمذي ثبت  
 بهذا الحديث ان القيام متبشلا بين  
 يدي احد شرك

قالوا الوعيد لمن سره تمثيل الرجال  
 له قياتا فيمن فيه ان القيام شركا  
 تعرف الفرق في القيام والسرد على ان  
 كلمة فليتبوأ مقعده من النار جاء في  
 الوعيد على السعاسي غير الكفر في احاد  
 كثيرة

كذا في حقه و انما هو كذا في حقه



قال النجدي وعن ابی الطغیلة ان علیاً  
 اخرج الصحیفة فیها لعن الله علی بن  
 النجید لله معناه ان تعین الحیان علی  
 اسم احد غیر الله شرک اکبر ویدخل  
 فیہ ما ینجی عن عند قدوم القادوم و  
 لو بدد کراسم الله  
 جو ذبح کرتے ہیں اُسے والے کے آنے پر اگرچہ اللہ کے نام پر ہو۔

قالوا القول بان التبعی معنی الذبح  
 جہل عظیم و مخالفة الاسواء الاعظم  
 وما قال یدخل فیہ ما ینجی عن عند القدوم  
 فصحاۃ مع رسول الله صلی الله علیه  
 وسلم سہی ما صح عن رسول الله صلی الله  
 علیہ وسلم شرکاً فی صحیح البخاری ان رسول  
 الله صلی الله علیہ وسلم لما قدم المدينة  
 فخرجوا لادبقرۃ و فیہ لما قدم صراط  
 امر بقرۃ فذبحوا فاکلوا منها۔  
 یہ کہ گائے ذبح کی گئی پس سب نے کھایا اُسے۔

قالوا تم الفصل الرابع من النظر والکف  
 عن الاشیا کثیرة من الشرک فی العبادۃ  
 وقال فی الفصل الاول اثبت ما ذکرک  
 کما بالابیات والاحادیث فی الفصول  
 الاربعة ثم انظر کما منہا ذکر ہوا و  
 بلا ثبوت و کما لم یثبت ذکر ہا علی اللسان  
 فضلا عن الالفاظ  
 کہا علمائے اسلام نے تمام پہلی چوتھی فصل دیکھو  
 کہ فصل اول میں کتنی چیزوں کو شرک یا شرک فی  
 العبادت میں اور کہا کہ اگلی فصلوں میں جو میں نے  
 لکھا ہے سب کو ثابت کرو گناہات و احادیث  
 سے اب دیکھو کہ ان میں سے کئی ذکر کئے اگرچہ  
 بیہ ثبوت کے کئے اور کا ذکر بھی زبان پر نہ آیا  
 فضیلت رکھتے ہوئے ثابت قدمی سے

ابیات بایۃ دالۃ ولو بد لالة بعیدۃ  
 بعد یتا ولو ضعیفا یکون فیہ ذکر ضرب  
 الخیار لہ والرجوعۃ المہقری لہ وامثال  
 الذک فضل عن تخصیص الله تعالیٰ لہا  
 نفسه و لیس هذا احان التفصیل فان  
 الغنۃ قد قربت و عرصة الفرصة  
 ضاقت۔  
 چاہیے کہ لائے کوئی آیت نہ جس سے ثابت  
 ہو اگرچہ دلائل بعیدہ سے اور ضعیف اگرچہ  
 ضعیف ہو کہ اس میں ذکر ہو اس کا کہ اللہ کے  
 واسطے خیر کھڑا کرنا چاہیے اور اللہ کے واسطے  
 اُسے پاؤں چلانا چاہیے اور ماں تمنا سکے اور  
 یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ خیر میرے  
 ہی لئے کھڑا کرو اور کہ لئے من کھڑا کرو۔

قال النجدي الفصل الخامس فی رد  
 الاشراک فی العادۃ  
 کہا علمائے اسلام نے کہ یہ نشی شریعت  
 بنائی ہے پہلے سے ہم نے نہیں سنا۔

قالوا تشریع جدید ما سمعنا قبل  
 ذالک۔  
 قال النجدي قال الله تعالیٰ ان یدعو  
 من دونہ الا انا وان یدعون الا  
 شیطانا مرید الحنہ الله وقال  
 اتخذن من عبادک نصیباً مفروضاً و  
 لا ملئتمہم ولا منیہم ولا منہم فلیبتکن  
 اذان الانعام فلیخیرن خلق الله و  
 من یخذ الشیطان ولما من دون الله  
 خصوفاً مبیناً۔ بعد ہم وہ یہ نہیں  
 و ما بعد ہم الشیطان الا خیر و لا لک  
 ما فہم جہنم ولا یجوز ان یخیرنا۔  
 شیطان اور خیر الات میں ڈالتا ہے اور جو وعدہ دیتا ہے  
 کہ میں تم کو دیکھوں گا اور وہ دیتا ہے کہ میں تم کو  
 دیکھوں گا اور وہ دیتا ہے کہ میں تم کو دیکھوں گا  
 اور وہ دیتا ہے کہ میں تم کو دیکھوں گا

اور یہ بات اس سے بچاؤ۔



عین اللہ تعالیٰ بھلائی کا لایہ حال مشرکی نجدی نے کہا اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے  
 زمانہ تاجیت یقول واحد یا سستی خدیجہ سے ہمارے زمانے کے مشرکوں کا حال کہ کوئی  
 واحد یا سستی ذاطمہ و واحد یا سستی ہے اے میری سیدہ خدیجہ اور کوئی کہتا ہے  
 ربیعہ و واحد یا سستی ربیعہ و غیر ذلک اے میری سیدہ فاطمہ کوئی یا ربیعہ یا ربیعہ اور  
 وند اوھن کنن آ الشیطان فاذنہ یخون اور سوائے اسکے اور ان عورتوں کا پکارنا شیطان  
 منھم نصیبنا مقروءہ و اذ انھم فلیبکنون کا پکارنا ہے کہ اُس نے لیا ہے اُن میں جسے  
 الاذان ای یجعلنہا لھن یقولون ہذا کہ اور گراہ کیا ہے اُنکو اور مقرر کرتے ہیں جانوروں  
 لفلانہ وثبت ان جملہ انھیں جانور وجعل کو انکے واسطے اور کہتے ہیں کہ یہ واسطے فلاں نے  
 ذبحہ وکن اجعل ای شیئ کان سندنا و کے ہے اور ثابت ہوا کہ مقرر کر دینا جانور کا  
 صدقہ لغیر اللہ وکن ان التشریک لغیر اور مقرر کر دینا اسکے ذبح اور ایسی ہی کسی چیز  
 اللہ کان یقول ندنا اللہ ورسولہ او کا کہ ہو نذر یا صدقہ واسطے غیر اللہ کے اور  
 صدقہ الی اللہ والی رسولہ مشرک من ایسے ہی شریک کرنا غیر اللہ کو اس طرح کہ ہے  
 اضلال الشیطان والمشرک المجهول یہ چیز نذر اللہ اور رسول کی ہے یا صدقہ ہے  
 لغیر اللہ حرام نجس۔ طرف اللہ اور طرف رسول کے شرک ہے شیطان

کے گمراہ کرنے سے اور جو چیز کہ مقرر کر دی گئی واسطے غیر خدا کے حرام و نجس ہے۔  
 قالوا انظر و کیف فسر القرآن برأیہ کہا علمائے اسلام نے دیکھو کس طرح تفسیر کیا  
 فان التفسیر الصیح المأثور من الصحابة نجدی نے قرآن کو اپنی رائے سے تفسیر صحابہ  
 الی هذا الوقت ما یجبت من ذن اللہ کے وقت سے اب تک یوں مروی ہے کہ نہیں  
 الا الھتہ فانھم یسبون الھتہ التی عبادت کرتے تھے سوائے اللہ کے مگر انہوں کی کہ  
 کانوا یعبثھا انا ینقولون اننی بنی مشرکین اپنے الہوں کو جنکی عبادت کرتے  
 فلان فلیف یکون الایۃ بیانا مال تھے انہی یعنی مادہ نام رکھتے تھے کہتے تھے انہی  
 من قال یا سستی خدیجہ و لمریہ نقد فلانی قوم کا یعنی اللہ فلانی قوم کا پس آئی کہ میری  
 الھما ولا یعبدھا وان کان مجردا ا کیونکہ مگر ہو سکتا ہے بیان حال اس شخص کا کہ کہا  
 اُس نے اے میری سرور خدیجہ کہ نہ اعتقاد کیا اُس شخص

لانہی مراد الایۃ وکان شرکا من غیر نے خود یکہ کو اللہ اسکی عبادت کرتا ہے اور اگر  
 دخل اعتقاد الوھیتھا و عبادتھا فاذا مطلق پکارنا عورت کا شرک ہوا اور مراد الایۃ کی اور  
 تادیت املک و اختک لکون مشرکا لان اُس کے اعتقاد الوھیتہ اور اسکی عبادت کو دخل  
 لشرک اذا ثبت یعم الحی والیت وما نہ ہو تو جب اپنی مال میں کو پکا لے چاہے کہ شرک  
 قال ندنا و صدقہ فخرۃ عظیمہ نعم ہو جائے کیونکہ شرک جب ثابت ہوا زندہ  
 النذر لغیر اللہ حرام حیوانا کان المذکور مرنے سے نہیں ہوگا اور وہ جو نجدی نے کہا کہ  
 لا واما الصدقہ لغیر اللہ فالکلام کسی چیز کا نذر یا صدقہ کرنا غیر خدا کے واسطے  
 لہ کھو و جھل و سفہ التسمع مشرک ہے سو بڑی بڑھو رہی ہے ہاں نذر کرنا  
 اھل السنۃ ان الانسان لہ ان یجعل غیر اللہ کیلئے حرام ہے لیکن صدقہ میں کام کرنا بڑی  
 ثواب عملہ لغیرہ واستند لوابہا بیوقوفی ہے اے نجدی کیا تو نے نہیں سنا ان سنت  
 وی ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضعی کاغذ سب ہے کہ آدمی کو جو نذر ہے کہ اپنے عمل کا  
 بکشین الملیحین احدھا عن نفسه والآخر ثواب دوسرے کو مقرر کرے اور دلیل ملائے میں  
 من امتہ من اقر بوحدا نیۃ اللہ و کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو میتھیں  
 شھد لہ بالبلاغ جعل تضحیۃ احدی الملق ذبح کئے ایک اپنی طرف سے دوسرا میت  
 الشاتین لامتہ و علی ضعی بکشین قال کی طرف سے جو اقرار کرے اللہ کی وحدانیت اللہ  
 حدھما عن علی والاخر عن رسول اللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کا ایک  
 علی اللہ علیہ والہ وسلم وقال امرنی بکری کا قربانی کرنا اپنی امت کے واسطے مقرر کہ  
 ہذا الذلک او اوصاف فلا دعہ التسمع دیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نیت  
 بن سعد بن عبادۃ قال قلت یا رسول ہے کہ دو بکری قربانی کی ایک اپنی طرف سے ایک  
 اللہ ان اخی ما شئت فای الصدقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور کہا کہ  
 افضل قال الباء فحضریہا وقال ہذا محمد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم کیا ہے  
 لام سعد التسمع ان کعب بن مالک یا وصیت کی ہے میں اُسے نہ چھوڑوں گا کیا تو  
 نے نجدی نہیں سنا کہ سعد نے کہا یا رسول اللہ میری مال مگر گئی ہو کو نذر یا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی کا سعد  
 ایک گنواں کھودا اور کہا یہ حد کی مال کے واسطے ہے اے نجدی کیا تو نے نہیں سنا کہ کعب بن مالک











زیرا کہ کمال ایشان شش کمال انبیاء یعنی بر کثرت تفضیل است و کمالات اولیاء ہند ناشی از وحدت و جمیع غیبت است اندر پس اولیاء را مرآت ملاحظہ فعل الہی بکرم صفات و تعالیٰ عینتوا تمیز کرد و انبیاء و وارثان کمالات ایشان را غیر از علایق عہدیت و رسالت و قادیانیت علائقہ دیگر در فہم مردم حاصل نیست و لہذا انہا را مرآت ملاحظہ افعال تعالیٰ ندی تواند کرد۔

قال الجنیدی قال الله تعالى وجعلوا لله معادرا من الحروف الانعام نصيبا فقالوا هذا الله بزمعهم وهذا الشرك كذا فما كان لشركائهم فلا يصل الى الله وما كان لله فهو يصل الى شركائهم سواء ما يحكمون هكذا يفعل مشركو آتينا عربا وجمعا فانهم يجعلون شيئا منها لله وشيئا لغيري وولي واما وشركائهم فيكونون شركاء بينهم لا الشبهة۔

و اما شرکاء کے اور اُس کے کام سے شرک ہو جاتے ہیں۔

قالوا ايها الجاهل ختم الله على قلبك لا تشعربما يفرج من لسانك فان المشركين قالوا هذا الشرك كما ترون المسلمين يقولون انبي وولي هل القول بالمذبي والولي ام انقول بالشرك۔ يستلزم الشرك۔

المرتب مع قول سعد وقول النبي له هذه الام سعد وقول رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان من البر ان تفعل لهما مع۔

صلواتك وان تصوم لهما مع صومك ركة تود اسطه ان کے اپنے روزے کے ساتھ ہے۔

قال الجنیدی قال الله تعالى قالوا هذا الانعام وحده لا يطعها الا من نشاء بزمعهم وانعام حرمت ظهورها وانعام لا يذکرون اسماء الله عليه افتراء عليه۔

سبجہ بزمعہما کا نوا یا فترون ہذا امین ما علیہ الناس فی زماننا فانہم یخصمون الا کلین فی ذل وحم وصدق قائم و یجہون بعضا کما لا یطعمون طعام الصدقة للحداد لغير من هو فی سلسلۃ الادب و یخصمونہ لمریدایہ وما یجعلونہ للجدد و من یخصمونہ لا ولاد لا یجعلون بعض الانعام لغير الله ویقولون هذا محمد و هذا اعلی ولا ینکرون اسماء الله علیہا ولا یقولون هو الله۔

قالوا ايها الجاهل معنى الآية ان المشركين قالوا هذه الاشارة الى ما جعلوا لا نؤمنهم انعام وحرمت حجراى حرام لا يطعها الا من نشاء معنى خدام الاوقاف والرجال دون النساء وانعام حرمت ظهورها معنى النصارى واليهود الذين يذکرون اسماء الله علیہا فی الذبح و انما یذکرون اسماء الله تعالیٰ افتراء علیہ بان الله امرهم۔

کہا جنیدی نے کہا اللہ تعالیٰ نے کہا مشرکوں نے کہ یہ چوپائے اور کھیتی حرام ہے دکھائے اُسکو مگر وہ کہ جس کو ہم چاہیں اپنے گناہ میں اور چوپائے میں کہ سواروں ان پر حرام ہے اور چوپائے میں کہ انکا

کہا جنیدی نے کہا اللہ تعالیٰ نے کہا مشرکوں نے کہ یہ چوپائے اور کھیتی حرام ہے دکھائے اُسکو مگر وہ کہ جس کو ہم چاہیں اپنے گناہ میں اور چوپائے میں کہ سواروں ان پر حرام ہے اور چوپائے میں کہ انکا











بتعیین مکان معصیت و شرکاً۔  
 قالوا ایہا الاعویٰ کیف تقول وتذکر کہا علمائے اسلام نے اسے افسوس ٹھیک کر کے  
 قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوف بنیاد کہ نزدیکی مکان سے تفرک کرنے سے کہ وہ شرک  
 وقد جاء بطریق انما ان امرؤ قال لیا ہر جاتی ہے یا وجود کی طرف ذکر کرتا جاتا ہے نہ  
 رسول اللہ فی ذلک وقت ان اضرب عنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کہانی نذر  
 طسنت الذک قال اوفی بنیاد کہانت کردار تحقیق دوسری روایت میں آیا ہے کہ  
 لذات ان اذ ہم لہکان کذا اوکن اینہج ایک حدیث نے کہا یا رسول اللہ میں نے نذر کی ہے  
 فیہ اہل الجاہلیۃ قال ہل کان یذک کہ آپ کے سر پر چڑھ جائوں آنحضرت صلی اللہ علیہ  
 و آلہ و سلم ان اہل الجاہلیۃ تعبد قالنت ہر قسم نے فرمایا اپنی نذر پوری کر اس نے کہا میں  
 لا قال ہل کان فیہ عید من اعیادہم نذر کی ہے کہ فلا نے مکان میں جہاں اگلے کافر ذبح  
 قال لا قال اوفی بنیاد کہانت کیا کرتے تھے وہاں جانور ذبح کروں اپنے پیچھا  
 کہ وہاں کوئی قرب ہے کافروں کا کر پوجا گیا جاتا ہے عورت نے کہا نہیں فرمایا کہ وہاں کوئی کافروں کا عید ہے  
 عورت نے کہا نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو اپنی نذر پوری کر۔  
 قال النجادی عن قیس ابن سعد قال اذینت کہا نجدی نے قیس بن سعد نے کہا کہ میں شہر  
 اہل جہنم فراتہم یسجدون لہم زبان لہم جہنم میں گیا وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے بادشاہ  
 فقلت یا رسول اللہ انت احق ان یسجدوا کو سجدہ کرتے تھے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ پر  
 ان فقل لو صرت بتیری اذینت لائن اسکے پس کہ سجدہ کیا جائے آپ کو فرمایا جھکو  
 تسجد لہ فقلت لا فقال لا تفعلوا الخیۃ کیا دیکھتا تو اگر میری قبر پر گزے کیا سجدہ کرے  
 ابو داؤد و انظر و اعلم ان النبی صلی اللہ علیہ آنسو میں نے کہا نہیں فرمایا مت کرو روایت کیا  
 و آلہ وسلم بنعم السجود لکونہ رست اس حدیث کو ابو داؤد نے دیکھو عند کیا پیغمبر خدا  
 فی قباۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی منج سے اپنی منی بوجہ کی قبر میں۔  
 فائدہ - صاحب تہذیب التہذیب نے اس مطلب کو اس طرح ادا کیا یعنی میں بھی ایک  
 دن عمر گھر میں بیٹھنے والا ہوں۔ اس نصاب دیا تھا کہ ہم پر بتائیے کہ یہ حدیث شرک ہے  
 کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ ایسی جہالت سے خدا کی پناہ ۱۲۔ شرف قادری۔

قالوا ایہا المنہون کیف غیرت عن کہا علمائے اسلام نے اسے منہوں کی طرف مہری  
 لفظ قبری بکونہ رستہ فی قباۃ و قبر کے معنی کہے کہ میں منی بوجہ کی قبر میں اور  
 افتریت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر افترا کیا اور کہہ کر  
 الہ وسلم کیف اجازت علیہ التمسح ہر اس کی اس پر کیا تو نے نہیں سنا کہ فرما رسول  
 ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیشک اللہ نے فرما  
 وسلم ان اللہ حرم علی الارض ان تامل کیا زمین پر یہ کہ کھائے پیچیروں کے بدنوں کا اور  
 اجساد الانبیاء و نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیغمبر اللہ کے زندہ ہیں اور رزق دے جاتے ہیں۔  
 قال النجادی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول کہا نجدی نے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ کہا  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولون حدکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہرگز نہ کہے کوئی  
 عبدی وامتی کا کہ عباد اللہ و کائنات تم میں سے میرا عبد میرے بندے تم سب اللہ کے  
 امام اللہ ولا یقل العبد لسید سوا فی بندے ہوا و عورتیں تمہاری اللہ کی بندی ہیں۔  
 فان مولاکم اللہ انظروا کیف نہی اور غلام اپنے مالک کو نہ کہے میرا مالک میرا مالک  
 النبی من ان یقول احد لہ لک احد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا دیکھو کہ میں کیا پیغمبر  
 ان عبد لا فکیف حال الشریک نے اس بات سے کہ کوئی کسی کے مملوک کو کہے کہ  
 الکاذبین الذین یستہون ابناہم احد اس کا عبد ہے سو کچھ کیا حال ہے چھوٹے شرکوں  
 عبد الرسول و عبد النبی۔ کا کہ اپنے بقول کا عبد رسول اور عبد النبی نام رکھتے ہیں۔  
 قالوا کیف تفتیری علی رسول اللہ صلی کہا علمائے اسلام نے اسے نجدی کیسی افترا کرتا  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم و تقول نہی من ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ادعا کرتا ہے کہ  
 ان یقول احد لہ لک احد انہ عبد لا منع کیا پیغمبر نے اس سے کہ کوئی کسی کے مملوک  
 اما تعرف الفرق بین ما قلت و بین ما کو کہے کہ اس کا بندہ ہے کیا تو فرق نہیں سمجھتا  
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا اس میں جو تو نے پیغمبر پر افترا کیا اور اس میں  
 یقولون احد کم عبدی فانہ من باب ہر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی  
 تجدیم التہذیب کا من التہذیب والتشریک تم میں کا عبدی نہ کہے یعنی میرا بندہ یہ اس میں  
 کہاں ہے کہ کوئی کسی کے مملوک کو کہے کہ اس کا بندہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تہذیب اخلاق کی



الاتعلم ان اطلاق العبد والامة  
شايخ في الكتاب السنة يا ايها الملحدون  
لا تعلم معاني الالفاظ ولا الحوادث  
ولا الحقيقة والحجاز وتقول ما تقول  
اسمع قد سمى رسول الله صلى الله عليه  
واله وسلم عبد الله هم واند يناسرا  
عبد الله هم وعبد الله ينار ويقال لمن  
احسن عليه احد انه عبده التوهم  
الانسان عبد الاخصان يقال للحكوم  
ان عبد عصاة ايها الشقي كيف سميت  
في خطبة محيقتك هذا اياك بالمولي  
وكيف خرجت من الشرك

اس رسا کے کے خطبہ میں اپنے باپ کو کس طرح تو نے مولے کہا اور تو شرک کے کس طرح بچا

قال النجدي عن مطرف بن عبد الله  
قال انطلقت في وفد بني عامر  
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلنا  
انت سيدنا فقال السيد هو الله فقلنا  
افضلنا فضلا واعظمنا حشما فقال  
قولوا قولكم او بعض قولكم ولا يستخونكم الشيطان  
قائده مولوي اسماعيل نے تقویۃ الایمان میں اس حدیث کے بعد ظاہر اس ضرورت  
سے کہ ان کے پیر بنائے ہوئے سید احمد صاحب شہور تھے لکھا ہے کہ

مردار کے لفظ کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ خود مالک مختار ہو اور کسی کا محکوم نہ ہو  
ان معنی کو راشد کے سوائے کوئی سردار نہیں ہے دوسری یہ کہ اوروں سے امتیاز رکھتا ہو

ان معنی کس سے بغیر اپنی امت کا سردار ہے ہر امام اپنے وقت کے لوگوں کا اندر بزرگ اپنے  
مریدوں کا ہر عالم اپنے شاگردوں کا یہ خلاصہ ہے تقویۃ الایمان کا اگر چہ سید احمد صاحب  
کا سید ہونان گیا مگر سامنے اور بھوٹے دعوے اس تقویۃ سے گزرتے کیا عبد کے  
دو معنی نہیں ہیں اگر سچے ہیں تو کیوں ہمیں کہہ دیتے کہ ایک معنی کہ درست اور ایک معنی  
کہ نادرست

شاہ ولی اللہ نے انھیں انھیں میں شیخ احمد قشاشی کے حال میں لکھا ہے  
شیخ احمد قشاشی نے پیر محمد بن یونس القشاشی الملقب بہ عبد القی بن ابی ایمن  
الدجانی است ودجانیہ بخلیفہ تم قریب ایست زرقی بیت المقدس شیخ احمد جانی  
از آغا است بسیار بزرگ بود شیخ عبد الوہاب در طبقات توہم کے نوٹ ہے کہ شیخ یونس  
را عبد القی الزان گویند کہ وہان راہز و گزلفی اور مسجد نشینند و بر بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
صلوۃ فرستند

قالوا هذا ارجع الى الخصوص فان  
اطلاق السيد على غيره الله في التراث  
والحدیث کشور۔ اس قوم خاص کو متبر فرمایا کیونکہ سوا اللہ کو سید یوں قرآن و حدیث میں بہت  
قال النجدي عن عائشة قالت قال  
رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان  
البيت الذي فيه المصور لا تدخله  
الملائكة رواه البخاري

قالوا من جهة المحيطة لا من جهة الشرك  
فان الملاك لا يدخل بيتا فيه كذب  
نہیں جاتا جس میں کتا ہوتا ہے

قال النجدي عن حماد قال قال رسول الله  
لا تظن في كمال الطرد الله ما جی علی بن  
مصریحہ . . . . . کو جیسا بڑا یا نصاری نے عیسے ابن مریم کو



فانما اتا عبد لا ورسوله اخرجہ  
 انہیں ہوں میں مگر اللہ کا بندہ اور اس کا رسول  
 ابی ناری و مسلم عن انس قال رسول  
 بخاری و مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا اور  
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی لا  
 اس سے ہے کہ کہا پیغمبر نے میں نہیں چاہتا کہ بندہ کہ  
 ادید ان ترفعونی فوق منزلتی انزلنی  
 تم مجھ کو میرے اس مرتبے سے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو  
 اللہ تعالیٰ انا محمد بن عبد اللہ و عبد  
 دیا ہے میں محمد بن عبد اللہ رسول اللہ کا بن  
 ورسوله ثبت بھنا احد یث من مع  
 اور اس کا رسول بخدی نے کہا ان حدیثوں سے  
 محمد بخیر لفظ عبد اللہ ورسوله کلیم  
 ثابت ہوا کہ محمد کی طرح سوائے لفظ عبد اللہ  
 مشرک و زماننا یبالغون فی مدحہ لفظاً  
 رسول اللہ کے مع ہے بھر کیا حال ہے ہمارے لئے  
 و نثر اہل ادون من محمد ولا یبالون  
 کے شرکوں کہ محمد کی طرح میں مبالغہ کرتے ہیں  
 الشرک۔۔۔۔۔ نظم و نثر میں بلکہ محمد سے کم لوگوں کی اور شرک سے نہیں ڈرتے۔  
 قالوا ایہا الغوی هل رأیت احدا  
 کہا علامتے اسلام نے اے گمراہ تو نے دیکھا کسی نے  
 قال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من  
 مدح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان  
 ما بحہ انہ ابن اللہ حتی سمیتہم  
 اللہ کہا کہ تو نے رسول کو مشرک کہا اور آنحضرت  
 مشرک کہی انہی انما هو عن الرفع فوق  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مرتبے سے اوپر بڑھانے  
 منزلتہ وکل ما قبل فی مدحہ صلی اللہ  
 کو منع فرمایا ہے اور جو کچھ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ  
 علیہ وآلہ وسلم لا یؤدی من منزلتہ ثباتاً  
 وکلم کی مدح میں کہا گیا ہے آپ کے مرتبے کا بیان کچھ  
 فکیف المرفع لکن لا تعرف ایہا الملحون  
 الا نہیں ہوا مرتبے سے بڑھانے کا تو کیا مذکور ہے  
 منزلتہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا  
 لے محو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرتبہ نہیں  
 محو اللفظین الذین حکمت بالقصر  
 جاتا ان کے دونوں لفظوں کے جن پر حق نے حکم قصر  
 علیہما اعفی عبد لا ورسوله ولو عرفت  
 کرنے کا کیا یعنی عبد لا ورسوله ان کے معنی بھی  
 لما جعلت مدحہ شرکاً شیئ من معنی  
 نہیں جانتا اگرچہ ان کو مدح کو شرک و کہتا  
 عبد لا ما قال اللہ تعالیٰ ان عبائی لیس  
 عبدہ کے معنی سے فقہ و اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
 لک علیہم سلطان وقال اللہ تعالیٰ  
 نے فرمایا شیطان سے کہ تم مجھ کو میرے بندوں پر غلبہ  
 نہیں ہے۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے نفس طمئنت

فادخل فی عبادی وادخل جننی و مسرتہ  
 کہ داخل ہو میرے بندوں میں حاصل یہ کہ مسرتہ  
 الرسالۃ تشتمل سائر کمالات الانسان حتی  
 اللہ کے بندہ ہونے کی بہت بڑا مرتبہ ہے عام  
 خلافة الرحمن  
 بندہ ہونے سے جدا سب آدمی کا فرماں  
 اللہ کے بندے میں اور وہ جو خاص اللہ کا بندہ ہوتا ہے وہ اور کچھ ہے کہ عوام میں نہیں ہے اور نہ  
 رسالت کا سب سے کمالات انسان کو شامل ہے یہاں تک کہ اللہ کی خلافت کو  
 قال النجدی هذا آخر ما ورد فی باب  
 کہا نجدی نے یہ آخر اس باب کے ہے کہ ہم لائے باب  
 الشرک ہنہنا وینہ کفایۃ ومن شأنیادۃ  
 شرک میں آجگہ اور اس میں کفایت ہے اور جو چاہے  
 تفصیل ذلیلہم الی کتابنا لکبیر والنصیب  
 زیادہ تفصیل سودیکے ہماری بڑی کتاب توحید  
 و مسائل مفروغ فی مسئلۃ لاهل ملتنا  
 کو اور کتاب فی التوحید کو اور ایک ایک مسئلہ  
 من الموحدين وکل ما ذکرنا من افراد  
 میں جو مجتہدین رسالے میں ہماری ملت کے  
 الاقسام الاربعة شرک انہ یوجب نفی عنہ  
 موحدین کے اور جو ہم نے ذکر کیا ہوں قسم شرک کے  
 و انقال علیہ حلا وحرکما قاتل محمد  
 فردوں کا سب شرک اکبر ہے منع کرنا اس سے  
 هل مکۃ فان مشرک زمانہ کانوا الخف  
 واجب ہے اور قتال کرنا اس پر حل و حرم میں  
 شرک کا من مومنی ہذا الزمان لان ولک  
 جیسے قتال کیا محمد نے اہل مکہ سے کیونکہ محمد کے لئے  
 کانوا یخلصون للہ فی الشہدۃ و شولاد  
 کے شرک شرک میں ہلکے تھے اس زمانے کے  
 یدعون ربہم و مشایخہم فی الشہادۃ  
 مومنوں سے کہ وہ سختیوں میں اللہ سے اخلاص  
 ولا تغرب شیوع اقسام الشرک فی الحججنا  
 کہتے تھے اور یہ لوگ سختیوں میں اپنے پیغمبروں  
 فان اصل الشرک کان فی ابا انہم فرجعوا  
 اور پریش کو پکارتے ہیں اور حجاز میں جو شرک کے  
 الی دین ابا انہم کہا نص علیہ العی صا الہ  
 اقسام پچھل ہے ہیں اس سے دھوکا نہ کھایا چاہیے  
 علیہ وآلہ وسلم فی حدیث مسلم عن عائشہ  
 کیونکہ اصل شرک اس کے بابوں میں تھا سوائے انہوں نے  
 واما سائر المعاصی فیجب فیہا اجراء  
 اپنے دین کی طرف رجوع کیا جیسا کہ پیغمبر نے مٹا  
 المحذو و التحذیرات کما ورد فی الشرع  
 کہا یا ہے سلمیٰ حدیث میں عائشہ سے اور باقی  
 خلا البعد عات نانہا تبعم لشرک الا کبر  
 گناہوں میں حد و تحریر جاری کرنا واجب ہے  
 جیسا شرع میں آیا ہے سوائے بدعتوں کے کہ وہ شرک کے تابع ہیں اور اس باب کے تیجے ۔۔۔۔۔



یبتلو هذا الباب باب البدعة .

اُتی ہے باب بدعت کی۔

قالوا تم النظر الى الباب الاول من العاصم  
وقامت الصلوة فقاموا والنفس احدى  
البا على والفظا اشرا للشيخ محمد بن المولى  
وعقيل بن يحيى العلوى البصرى شيخ عبد  
المطلب وحسين المغيرة ولفاء رعا من  
الصلوة رجوعوا واجمعوا في النظر الى  
الباب الثاني فاذا طائف من مظلومي  
الطائف دخلوا المسجد لهم وانتشروا  
جري عليهم من ايدي الكفرة واشتهر  
انهم لاجتور من اهل اعرام وعامد  
لقتلهم فاضطرب الناس كانها قامت  
الساعة فاجتمع العلماء حول المنبر وسعد  
الخطيب ابو حامد عليه وقر عليهم  
الصحيحة المملونة المنجدة وما نقشت  
من الفاظ العلماء في ردّها وقال ايها العلماء  
والقضاة والمفتات سمعتم مقالهم  
عليهم عقائدهم فما تقولون فيهم  
فاجمع كافة العلماء والقضاة والمفتات  
على المنأهب الاربعة من اهل مكة للشرفه  
وسائر بلاد الاسلام الذين جاؤهم و  
كانوا جالسين منتظرين لدخول البيت  
عاشرا الحرم وحكموا بكفرهم وبانه يجب

تمام ہوئی نظر ہے باب میں اور عصر کا وقت  
آگیا اور نماز قائم ہوئی سب کھڑے ہو گئے اور خط  
احمدی علوی کا ہے اور عدالت اکثر شیخ علی  
اعقل بن یحییٰ علوی کی ہے اور کچھ شیخ عبد الملک  
اور حسین مغیری کی ہے ان سے فایز ہوئے پھر انہ  
دوسرے باب کی طرف متوجہ ہوئے کہ ایک گروہ  
طائف کا ظلم وسید مسجد الحرم میں آگیا اور جو  
ان پر کافروں کے ہاتھ سے گذرنا ظاہر ہو گیا  
اور شہر ہونہوا کہ وہ اب آتے ہیں اور اہل حرم  
کے لوٹ و قتل کا اندوہ رکھتے ہیں سب اہل  
مضطرب ہو گئے گویا کہ قیامت آگئی سب  
علم اکٹھے ہوئے منبر کے گرد اور خطیب ابو  
حامد منبر پر چڑھے اور تحذیر کا رسالہ  
سب کو سنایا اور جو ہیں نے علماء مکہ کی عبارت  
اس کے زو میں لکھی تھی پڑھی اور کہلے عالم  
اور قاضیوں اور مفتیوں نے سنیں ان کی باتیں  
اور ان کے عقائد معلوم کئے انکے حق میں کیا کہتے  
جو سب عالموں اور قاضیوں اور مفتیوں نے  
چاروں فریق کے اہل مکہ سے اور سب اسلام  
کے شہروں سے جو آئے تھے اور داخلہ  
کے انتظار میں مکہ میں تھے اجماع کیا اور حکم  
کیا ان کے کفر کا اور یہ کہ

على امير مكة الخروج لئلا يهزم من الحرم  
ويجب على المسلمين معاقلته ومشاركته  
فمن تخلف بلا عذر يكون آثما ومردا  
يصير محاربا ومن قتل من ايدعهم يكون شهيدا  
فانقذ الاجماع بلا خلاص على كلمة واحدة  
وكتب الغتوى وختم بخواصهم كلهم فصولا  
المغرب وذهبوا بها بعد الصلوة الى  
الشريف امير مكة المعظمة واتفق كل  
من بمكة على قتالهم واتباع امير مكة  
في الجهاد عليهم والخروج بكرة من حدة  
الحرم الى جهنهم اشتغل كل من في استعداده  
الهم انصرنا على القوم الكافرين  
اخبر عوانا ان الحمد لله رب العالمين  
وعلى هارايه ہے کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں کہ پالنے والا سب عالم کا ہے۔

کہ امیر مکہ پر واجب ہے ان کا دور کرنا حرم  
سے اور مکہ لائی ہو جب ہے امیر کی مدد اور  
شرکت سے جو بے عذر ہو جائیگا گنہگار ہوگا  
جو ان سے لڑے گا وہ غازی ہوگا اور جو ان کے ہاتھ سے لڑے  
جائیگا شہید ہوگا پس اجماع منعقد ہوا بلا خلاص  
اس ایک بات پر اور فتویٰ لکھا گیا اور سب کی  
ہر میں جو گھیس نماز مغرب کی ٹوٹ کر اس فتویٰ  
کو شریف کے پاس لے گئے اور جو مسلمان مکہ میں  
تھے سب ان سے لڑنے پر متفق ہوئے اور اتفاق  
کیا کہ ان پر جہاد میں امیر مکہ کے تابع ہیں اور  
صبح کو صدر حرم سے نکل گئے انکے طرف کو اور  
ہر ایک سامان تیار کر کے بیٹھ گئے اور انہ  
اللہ نصرت دے ہو کہو قوم کافر کا اور آخر  
دعائی ہمارا یہ ہے کہ سب تعریفیں اللہ کے واسطے ہیں کہ پالنے والا سب عالم کا ہے۔

## خاتمہ نجدیہ کے مکائد میں

جونی مکائد نجدیہ کے بے شمار ہیں مگر اصل کلی سب مکائد کی کہ وہی بنام ہے اس  
مذہب کی مغالطہ وہی اور فریب تحریف لفظی و معنوی ہے آیات و احادیث و روایات  
میں مولوی اسماعیل نے آیات و احادیث نقل کیے تحریف معنوی کو ایسا نجدی کے مولوی  
بڑا کہ کسی نے سائے بد مذہبوں میں سے ایسا نہیں کیا تھا کہ اول سے آخر تک ایک آیت  
کو اسکے معنی صحیح پر ہوائی تفسیر لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ اربعین  
وچھ مفسرین نے نہ چھوڑا انا ماشاء اللہ اور ہر جگہ ایسے فائزہ و استنباط لکھے کہ  
اس آیت و حدیث سے کچھ بھی مناسبت نہیں رکھتے بلکہ بعض جگہ جو خود ترجمہ کیا وہی



ترجمہ اس کے فائدہ کو بیفائدہ ٹھہراتا ہے کہ یہ بات دوسری بات سے خوب ظاہر ہوگئی کہ وہ  
پہرہ ہوئے اس کتاب کو جہد کے چاروں مذہبوں کے حاملوں نے عرب میں اجماع کیا اس کے  
رود ہوا اور بھی اسی باب سے ظاہر ہے کہ مولوی اسماعیل مخالفین اپنے استادوں کے بیٹے مولوی  
عبد العزیز و مولوی رفیع الدین وغیرہ کے کہ مولوی اسماعیل کے طریقہ پر یعنی تقویۃ الایمان  
کی رو سے وہ سب تاحصا بہ کافر و شرک ہوئے جاتے ہیں اور عمدہ لوگوں نے شاہ صاحب  
کے خاندان سے جیسے مولوی موسیٰ صاحب مرحوم اور مولوی مخصوص اشرف صاحب مولوی  
رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے اور مولوی رشید الدین خان صاحب شاگرد و رشید اور  
مولوی فضل حق صاحب وغیرہ کافر و معتبرین و مستندین نے مولوی اسماعیل کے رو بہ  
تکفیر و تضلیل کی اور خد خرمیں کہیں اور ان سے کچھ جواب بن نہ آیا۔

جب مولوی اسحق اس طریق کے امام بنے طریق اسماعیلیہ سے بہت تنزل کیا یعنی جن  
اقول کو کہ مولوی اسماعیل نے مطلقاً شرک و کفر لکھا مولوی اسحق نے ان میں سے کسی کو مکرہ  
کسی کو حرام کسی کو خستہ فیہ لکھا کسی میں تضلیل کے واسطے تالیف و التیام کے اور  
بھی اس سبب سے کہ سبب ہا نشینی شاہ صاحب کے پہلا طریقہ صریح اس کے خلاف  
تھا۔ ایک مرتبہ فی لفظ کا ظاہر کرنا خلاف مصلحت ہے کہ سبب ہے وحشت و عمام  
خلقت کا ایسی مصلحتوں سے آہستہ آہستہ تنزل کیا اور قوت علم و فہم بھی چنداں نہ  
رکھتے تھے مگر ایک بات میں مولوی اسماعیل سے بھی بڑھ گئے مولوی اسماعیل صرف تحریف  
معنوی کے امیر المومنین تھے مولوی اسحق تحریف لفظی اور تحریف معنوی دونوں کے بادشاہ  
ہو گئے اور تحریف لفظی کی جتنی قسمیں ہیں ایک نہ چھوڑی کہ اس کے انعام بھی ہم کہیں  
عبارتیں ہیں سے کچھ دور کرنا کہیں بڑا دینا کہیں قول سرود کی نقل پر کفایت کرتا یعنی  
کسی کتاب میں ایک بات نقل کر کے روکی ہے سو حوالہ دینا اسی بات پر سرود کا کہ فلاں  
کتاب پر یوں لکھا ہے کہیں تمام لے دینا کتاب کا کہ اس میں یوں ہے حالانکہ ایسا  
نہیں ہے سو یہ قسمیں ان کے کلام میں موجود اور بھی ایک کتاب میں کچھ لکھا  
دوسرے میں کچھ لکھا ہوا دو کتابیں تصنیف ہیں۔ مانہ المسائل اور ایضاً المسائل

اور ان دونوں میں اختلاف بلکہ ایک ہی کتاب میں ایک جگہ کچھ دوسری جگہ کچھ اور کہیں  
نہ ہونہ دیا منہ ہے کہ ایسے برکاموں سے روکنے نہ علم ہے کہ تحقیق ہو سکے۔ اور جابلوں کا بھگانا  
مقدم اب ہر قسم کی تحریف و تضریف کی ایک ایک مثال لکھی جاتی ہے۔

**پہلی مثال** تحریف معنوی کی پہلے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ شرک و شرع کے  
گروائیدان غیر خدا بخدا والو جہت اور استحقاق عبارت است فی شرح  
عقائد النسخی الاشرار ذہوا اثبات الشریک فی الانوہیۃ بمعنی وجوب الوہوب  
کہا لاجبوس او بمعنی استحقاق العبادۃ کہا لاجبوس لا الاصل۔ دیکھو کہ آپ  
ہی اپنے دعوے پر سنبلا کے حال آ کر کہہ اس کے صاف مخالف ہے سنیں استحقاق  
عبادت معنی الوہیت کے ہیں اور یہ دعویٰ میں قسم و مقابل الوہیت کے یہ مکمل جرات ہے یا  
منتہا ہے جہالت۔

**دوسری مثال** عبارت نیچے میں سے کم کوڑا لے کر تیسویں سوال کے جواب میں نقل  
کی عبارت مرقۃ کی۔ انما حرم اتخاذ المساجد علیہا لان فی  
الصلوۃ فیہا استننا ناسنۃ (لیعود ویدال علیہ قولہ صلی اللہ علیہ و آلہ  
وسلم لعن اللہ الیہود والنصارى الذین اتخذوا قبوراً نبیائہم مساجدہم  
مساجد انھن اور اصل عبارت مرقۃ میں یوں ہے۔

قال ابن النکال انما حرم اتخاذ المساجد علیہا لان فی الصلوۃ فیہا  
استننا ناسنۃ الیہود انھن علیہا یقید ان اتخاذ المساجد بحضہا  
لا باس بہ ویدال علیہ قولہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم لعن اللہ الیہود والنصارى  
الذین اتخذوا قبوراً نبیائہم وصالحہم مساجد۔ دیکھو کہ فقرہ جو مضر تھا  
اپنے دعوے کا اور اصل جواب تھا سوال کا اسکو نیچے میں سے اقتدا دیا اور انتہی تک دیا۔

**تیسری مثال** عبارت نیچے میں بڑھائیے کی بائیسویں سوال کے جواب میں لکھا ہے  
فسن شاء فلیظہر انی ترجمۃ الشیخ وعبارة لہ ہکذا او انما  
استلاد ہا فی قبورہ غیر نبی یا غیر نبیاء صلوۃ اللہ علیہم منکر شدہ انداز البیاری از فقہا



گویند نسبت زیادتر مگر برائے رسا نمیدن نفع با موافقت بدعا و مستغنا و قائل گشتند  
اندکان بعضی از ایشان وظاہر است کہ از فقہاء آنکہ قائل بسبع وادراک میت  
انقلاب بجز از اندوا تا نہ منکرند آنرا این را نیز انکار کنند و نیست صورت استناد  
مگر ہمیں کہ محتاج طلب کند و حاجت خود را از جناب الہی بتوسل ہر حاجت بند  
مقرب درگاہ والا گوید خداوند بیکست این بندہ کہ تو رحمت و اکرام کرے و در بر آوہ  
گردان حاجت مرا یا نہ کند آن بندہ مقربے مکرم را کہ بے بندہ خداے ولی سے  
شفاعت کن و مراد بخواہ از خدا تعالی مطلوب مرا تا قضا کند حاجت مرا پس نیست  
بندہ در میان مگر سیدہ و قادی و عطی و مسئول پروردگار است تعالی شاہد انتہی

حاصل یہ کہ شیخ نے ترجمہ میں اس بحث کو اول باب زیارت القبور میں لکھ کر  
دفعہ کیا تفصیل کا کتاب الجہاد ہے اور کتاب الجہاد میں خوب تفصیل لکھا صاحب  
مانترہ المسائل نے پھر عبارت اول اور کچھ عبارت آخر کی ہے کہ بیچ میں ایک فقرہ اپنی طرف  
سے بڑا دیا۔ وہ فقرہ یہ ہے۔ وظاہر آنست کہ از فقہاء آنکہ قائل بسبع وادراک  
میت اند قائل بجز از اندوا تا نہ منکرند آنرا این را نیز انکار کنند یہ فقرہ دونوں  
مقاموں میں نہیں ہے اور مردود ہونا قول اسحاقی کا کلام شیخ سے بخوبی ظاہر ہے۔

**چوتھی مثال** قول مودودی کتفا کرنے کی سترہویں سوال کے جواب میں لکھا ہے۔  
وفی شرح مشکوٰۃ للاعلی قادی ذہب بعض العلما فی الاستدلال

علی المنع فی الرحلة لزیارة المشاہد و قبور العلما والصالحین انتہی۔ حال یہ ہے  
کہ مرقات میں یہ عبارت احیاء سے منقول ہے اور اس کے آگے بلا فصل مذکور ہے۔

وما بین لی ان الامریس كذلك بل الزیارة ما مور بہا جنحیکت تخینکم  
عن زیارة القبور لا فزودها واحد یثا نما دد نہیا عن الشہد القبور الثلثة  
من المساجد لتماثلها بل لا بلد الا فیہا مساجد فلا حاجة للرحلة الی مسجد  
بشر و بالمشاہد فلا تنسادی لان بركة زیارتها علی قدر حاجتہم عند اللہ ثم  
لیست شعری ہل یمشع ہذا القائل من شد الرحل لقبور الانبیاء والاولیاء

وفی معناہم فلا یجد ان یکون ذالک عن اعراض الرحلة کما ان زیارة العلما  
فی الحیوة من المقاصد انتہی۔

**پانچویں مثال** دہونا نقل کا صل میں الیعین کے پانچویں سوال کے جواب میں لکھا۔  
وفی کہون انہو با قدرہ من مستحب است۔ کن فی الطیبی شرح  
المشکوٰۃ۔ حال یہ کہ کہتے ہیں کہ طیبی میں یہ مذکور نہیں ہے۔

**چھٹی مثال** دونوں کتابوں میں اختلاف کی مانترہ مسائل میں بائیسویں سوال کے  
جواب میں استناد کو مختلف فیہ لکھا غیر انہیا میں الیعین کے چالیسویں  
سوال کے جواب میں لکھا۔ "حق آنست کہ انکار فقہاء عام است از آنکہ استمداد  
قبور انبیاء کنند یا از قبور غیر ایشان ہمہ جا نر نیست۔"

**ساتویں مثال** ایک کتاب میں اختلاف کی مانترہ مسائل میں تیسویں سوال کے  
جواب میں گورستان میں مسجد بنانے کے حرام ہونے کی دلیل لائے  
والتخذین علیہا المساجد اور آپ ہی انتالیسویں سوال کے جواب میں لکھتے  
ہیں۔ در ترجمہ شیخ عبدالحق تحت این حدیث مرقوم است ولحنت کفرہ است  
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسانے را کہ میگردد قبور را مسجد یعنی مسجد بنند  
بجانب قبور بقصد تعظیم چنانکہ گذشت۔

یہ چند باتیں بطور نمونہ لکھیں ہیں تاکہ اشارہ ہے کہ اور جگہ تفصیل بیان ہو چکا ہے۔

تمت

ملنے کا پتہ

مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری فردوس ٹیپری میرٹھ کے شیخ پورہ

جامعہ نظامیہ رضویہ اندولوں لہاری دروازہ لاہور

مدرسہ اسلامیہ اشاعت العلوم چکوال۔ جہلم

رضوی کتب خانہ نزد جلال الدین ہسپتال۔ اردو بازار لاہور۔







ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹی بات بولے نہ برطانی نقل و حکایت کے اسلئے کہ یہ محال نہیں  
کیونکہ تمامی قرآن شریف اس سے بھرا ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جھوٹے کافروں کی باتوں کو نقل  
فرمایا ہے بلکہ اس نے جاننا تاکہ اللہ تعالیٰ ایسی خبر سے جو واقع میں جھوٹی ہو۔ اور اپنی  
کتابوں میں اس مسئلہ پر یہ دلیل پیش کی کہ آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو اگر خدا جھوٹ نہ  
بول سکے تو بندہ کی قدرت کا خدائی قدرت سے زیادہ ہونا لازم آئیگا اور یہ اسکی بات  
فحش غلطی ہے جس کی پہلی دلیل یہ ہے کہ اگر برائیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا موصوف  
ہونا جائز ہو اور یہ ممکن ذاتی ہو تو اس کے واقع ہونے کے فرض سے محال نہ لازم آئے  
باوجودیکہ پناہ بخدا اس سے لازم آتا ہے باطل ہونا اللہ کے اس قول من احضاق  
من اللہ قیلا وغیرہ کا۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اہل سنت و جماعت کا اس امر پر اتفاق  
ہے کہ اللہ تعالیٰ کا برائیوں اور نقصان کی صفتوں کے ساتھ موصوف ہونا محال بالذات  
ہے اور جو محال لذاتہ جودہ کبھی ممکن بالذات ہو نہیں سکتا۔ تیسری دلیل یہ ہے کہ جھوٹ  
بولنا یا خوبی ہے یا بُرائی۔ اگر اچھی صفت ہے تو ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ بالفعل جھوٹا ہو کر نہ ہو  
اللہ تعالیٰ کا جملہ صفات کمالہ والا ہونا ضروری ہے۔ اور اس کیلئے ذات باری  
علیت تاہم ہے تو پناہ بخدا بالفعل جھوٹا ہو گا۔ اور اگر بُری بات ہے تو وہ محال  
بالذات ہے۔ ممکن ہو نہیں سکتا۔ چوتھی دلیل یہ ہے کہ زیادتی ایک ایسی چیز ہے جو برائی  
کے بعد ہوگی تو اگر بندہ کی قدرت تمامی مقدمات الہی پر ہوا اور زیادتی یہ کہ وہ  
کذب پر بھی قادر ہے جو باری تعالیٰ میں موجود نہیں۔ تو یقیناً زیادتی لازم آئیگی اور  
جب ایسا نہیں تو زیادتی بھی نہیں۔ کیا نہیں جانتے کہ زیادتی ہو نہیں سکتی جب تک کہ برائی  
نہ ہو اور جب برابر ہی نہیں تو زیادتی کہاں اللہ تعالیٰ کی شان اس سے ہرگز ہے اور جب کہ  
اس قائل نے اس عقیدہ کو گڑھا اس سے کچھ علماء دیوبند و مہارہ پور و ولایت شیعہ احمد  
گنگوہی و مولوی قاسم نانوتوی و مولوی اشرف علی تھانوی نے اسی کا اتباع کیا اور  
یہ سب لوگ اس کے قول کو صحیح کرنے پر جھک پڑے اور اس بات سے میں رسالہ کے جیسے

محمود حسن دیوبندی نے اس مسئلہ میں ایک مستقل رسالہ لکھا جس کا نام جہد المقل رکھا اور  
لکھا جو کچھ کہ لکھا اور ان کے اگلے اس عقیدہ کو چھپاتے اور اس میں بحث سے پرہیز کرتے تھے  
لیکن ان کے پچھلے اس زمانہ والوں نے اس میں بہت شغب کیا اور تبلیغ میں کوئی کسر  
اٹھانہ رکھی اور حضور پر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں اس قسم کی تصرف کی  
جس سے مسلمانوں کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں مگر اس کی خبر چاہتے ہو تو ان کی کتابیں دیکھو  
اور بعض ان سے وہ جو اس قائل، ساجیل دیوبند نے اپنے رسالہ میں لکھا جس کا نام تقویت الایمان  
رکھا اور اس میں تمامی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بہت سی کتب  
ان کی شان میں وہ بات کہی جو اس لائق نہیں کہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان والا  
میں کہی جائے اور اس کے بعض خصوصاً ہمارے استاذ افاضیہ خاتم الحکماء مولانا کلین  
جناب مولانا محمد فضل حق صاحب خیر آبادی نے بہت ہی بلیغ رد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں  
بہتر جزا دے۔ اور بعض ان میں سے وصف خانیست محمدی کے اشتراک کا ممکن ہونا ہے  
تو اس نے مثلی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصف خانیست میں جاننا ہے اور اس کا  
بھی رد علامہ موصوف نے کیا ہے جو چھپ گیا ہے اور وہ ایک مستقل اور بڑی کتاب ہے۔ اور  
بعض ان میں سے یہ کہ اس نے مسئلہ شفاعت میں ایک نئی بات نکالی اور امر شفاعت  
میں وہ کہا جو عقائد اہل سنت و جماعت سے کوسوں دور ہے۔ اگر تجھے اطلاع منظور ہے تو  
اس کیلئے فریقین کی کتاب دیکھو اور یہ لوگ اس زمانہ میں موجود ہیں وہ ہلاک ہو گئے اس کی  
پیروی میں اور یہ لوگ اس کے قائل ہوئے جو اس نے کہا اور ہر روز مناظروں میں ایسی باتیں  
کہتے ہیں کہ کوئی مسلمان اپنی زبان سے نہیں نکال سکتا۔ خلاصہ یہ کہ ادب کی رسی اس کی گزروں  
میں نہیں اور یہ لوگ ادب شرعیہ کے ساتھ متمسک ہیں بڑی بات ہے جو ان کے منہ سے  
نکلتی ہیں وہ جھوٹ ہی بولتے ہیں۔ حاصل کلام یہ کہ یہ سب لوگ عقائد میں محمد بن عبد اللہ باب  
نجدی کے پیرو ہیں اور یہ وہی کہتے ہیں جو اس نے کہا اور آپ لوگ اس کے افعال و اقوال  
سے واقف ہیں اور اس کا رد کیا ہے شیخ و علان کی نے اپنے رسالہ میں جو چھپ کر شائع بھی ہو  
گیا ہے۔ محض یہ ہے کہ یہ لوگ عقائد میں محمد بن عبد اللہ باب کے پیرو ہیں اور ان کی عادت



حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام و اولیاء عظام کے حق میں اُن کی شان کے لائق وادب کے نہیں اور اُن کا دعوتِ شرک و بدعت سے بچنا ہے۔ اور دعویٰ اُن کا اچھا ہے لیکن انہوں نے یہ سمجھا کہ شرک انبیاء و اولیاء کی تعظیم اور اُن کے قبور پر حاضر ہونا اور اُن کے آثار کے ساتھ برکت لینا اور اُن تک شہر حال کرنا اور اُن کے ساتھ توسل کرنا ہے اور بہت تبری کرتے ہیں اس بات سے کہ انبیاء و اولیاء کے لئے وہ بات ثابت ہو جس سے اُن کی تعظیم تکلفی ہے اور اُن کا خیال یہ ہے کہ یہ ایک قسم کا شرک ہے اور انہوں نے اپنا نام محمدی اور موحّد رکھا ہے باوجود کہ ہاری تعالیٰ کا قیام و عیوب اور برائیوں والا ہونا ممکن جانتے ہیں۔ اللہ کی شان بڑی ہے۔ اس سے جو ظالم لوگ کہتے ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و ولادت و معراج کو بدعت و خلاف سنت جانتے ہیں یہ وہ ہے جو مجھے اُن کے اقوال و افعال سے معلوم ہے۔ اُسے میرے دوست قرار نہیں نہیں دوست رکھتا ہوں۔ نہ اُن کے عقائد کو دوست رکھتا ہوں۔ اور نہ یہ جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس عقیدے میں غی پر ہیں۔ نہ سلف صالح کے طریقہ پر اور اُن کے عقیدے جو ان کے ذکر کرنے پر باطل عقیدے ہیں۔ ہمارے مشائخ کرام کے عقیدوں کے خلاف ہے اور میں اسے پسند نہیں کرتا کہ میں اُن سے اُلجھوں اور اُن سے منظرہ کرؤں۔ کیونکہ اس زمانہ میں منظرہ گالی گلوچ کرنا اور ایک دوسرے کو کافر بنانا ہے اور اسی طرح میں اُن سے بھی پرہیز کرتا ہوں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے علمِ غیب مخصوص بذات الہی مانتے ہیں اور بہت ہی زیادتی کرتے ہیں۔ اولیاء کرام کی شان میں اہل سجدہ کرنے میں اور طواف کرنے میں اور مزاروں کو پوسہ دینے میں اور وہ باتیں کرتے ہیں جو خلاف سنت ہیں اور صلا ہی اور مزامیر سننے میں مشغول ہوتے ہیں اور عرسوں میں ہر مذہبوں اور اہل ہواد کے ساتھ میل جول رکھتے ہیں اور جو کچھ یہ کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ ہاں صرف قبروں پر موافقی مسندت حاضر ہونا اور ان کے ساتھ برکت ڈھونڈنا اور اللہ سے دعا میں اُن کا وسیلہ پکڑنا میں اُسے جائز سمجھتا اور برکت لینا اور توسل کرنا ہوں۔ اور میں دوست رکھتا ہوں اور خدا سے تمنا ہے کہ مجھے اُن کے طریقہ پر زندہ رکھے اور اُن کی محبت میں مائے اور اُن کے دوستوں کے گروہ میں اٹھائے اور میرا خاتمہ اور

انجام بخیر کرے۔ اُن کی برکت سے۔ یہ وہ ہے جو میرے نزدیک ہے۔ ع

وللناس فیما یعشقون مذہب

اور تم پر سلام۔ امیدوار دعا پر کائنات احمد البہاری العظیم آبادی وطنائو  
الثوکی نزیلا والحنفی مذہبنا والپشتی الصابری مشربا والنجری آبادی تلمذ اعطاء اللہ عنہ  
۳۔ جمادی الاخرہ ۱۳۰۳ھ ہجری۔

المشہد

منشی محمد لعل خان عفی اللہ عنہ نمبر ۵۵ کو لوٹو اسٹریٹ کلکتہ

## اکابر علم کی آراء

حضرات! بحیثیت ایک مسلمان ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں اپنے اُن جھوٹے بھائیوں کو اُس فریب سے ہی کے حال سے آگاہ کر دوں جو اُن کیلئے ایک چالاک عبادتے مائنشی دانے ڈال کر بچھا رکھا ہے۔ میں یہی کہیں کہ عذابِ آخرت کا سزاوار ہونا لا بدی ہے جس میں اُلجھ کر راحت ابدی سے محروم رہنا لازمی ہے۔

میں پوچھتا ہوں کہ ایسے شخص کو کیا کہاجائے جس کی قابلیت کا اظہار بنیاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدگوئی ہو جس کی معلومات کا انحصار آئینہ پاک کی بُرائیاں ہو جس کے قلم کا نورِ حضور سرور کائنات کے اعتراضات پر ختم ہو جس کے خیالات میں جنابِ اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم معاذ اللہ شیطان کے علم سے گھٹا ہو مسلمانو تم کو لازم ہے کہ ہم شبہ راہو جاؤ جس گروہ میں ایسے افراد ہوں اُس کے سایہ سے بچو۔ ایسے لوگوں کی کسی چوڑی دھواں دھار تقریر یا تحریر پر نہ آؤ میری تحریر کا منشا کوئی خاص عناد اس گروہ سے نہیں ہے میرے ان چند سطور کا مقصد کوئی ذاتی عداوت اس جماعت سے نہیں ہے۔ میں جو کچھ لکھ رہا ہوں اور آئندہ لکھوں گا۔ اس سے غرض ہمیشہ یہی ہوگی کہ عوام الناس سیدھے سادھے مسلمانانِ الہ کے دامن سے بچتے رہیں۔ اب میں اُسے چل کر اُس اشتہار کی نقل کرنا ہوں جو علمائے اُقرنی محض لکھتے ہیں اس



اس جماعت کے ہائے میں شائع کیا ہے اور اس خط کی بھی نقل کرتا ہوں جو مکہ معظمہ سے جناب مولانا مولوی مشتاق احمد صاحب مدرس مدرسہ صوفیہ مکہ معظمہ نے بنام منشی حاجی محمد لعل خان صاحب ارسال فرمایا ہے۔ اور جس میں اس گروہ کی صاف صاف لفظوں میں انہوں نے تکفیر کی ہے۔ علاوہ اس کے میرے پاس بہت سے سارٹیفکٹ حضرات دیوبند کے نام ایسے موجود ہیں جن میں علمائے ہند اور عرب نے ان کا سارا کچھ چٹھا کر دیا ہے اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ ان کو وقت فوقتاً شائع کر کے عوام پر ظاہر کروں گا کہ یہ حضرات فریب اور کمکاری میں کس قدر دست گاہ رکھتے ہیں۔

## نقل مضمون از اشتہار علمائے فرنگی محل لکھنؤ

ان کے بعد مرتبہ ان دہائیوں کا ہے جو غیر مقلد ہیں یہ انہ کو بڑا اہل جنت ہیں اور انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ اور اولیاء اللہ سے نفص و کینہ رکھتے ہیں اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ انہیں کے قریب وہ دہائی ہیں جو عقیدہ تو کرتے ہیں مگر عقائد میں دیوبند کے موافق ہیں۔ ان کی علامت سے یہ ہے کہ خدا کے بھوت بونے کے قائل ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ مانتے ہیں۔ آپ کے ذکر میلاد کو کنہیا کے جنم سے مشابہت دیتے ہیں۔ قیام تعظیمی کرنے والے کو مشرک جانتے ہیں۔ جماعت ثانیہ کو ہر حال میں برا سمجھتے ہیں۔ زیارت قبول اور استغداد اولیاء اللہ کو شرک مانتے ہیں۔ ان کے اثر سے کو بہت تصور کرتے ہیں۔ گیارہویں اور بارہویں کے فاتح ان کے نزدیک نام لیا ہندوؤں کے۔ میلے کے حکم میں ہوتے ہیں بلکہ بہت سی باتیں ہیں جو وہ عقائد مخالف سلف اعتقاد رکھتے ہیں اور ظاہر میں اتباع سنت کے مدعی اور بدعت کے دور کرنے والے اپنے کو نشانہ دیتے ہیں اور پھر وہ صاحب عقول و نقل کے کہتے ہیں عوام الناس ان کے کہنے میں ان کی ظاہری بات پر شرارت دیکھ لے جلدی آجاتے ہیں اور ملافہ کے طریقہ کو جس میں ہر قسم کی خیر و بکرت ہے

چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے بہت ڈرتے رہنا چاہیے اور جو کتابیں اردو کی ان کی تصنیف سے ہیں ان کے مطالعہ سے ہم سب کو بڑا چاہیے۔ قاعدہ یہ چھٹنا چاہیے کہ جو بات خلاف علمائے قدیم و کینہ میں یا سنیں کہ بدوں دریا فت کے قبول نہ کریں کہ وہ اکثر گمراہی کا باعث ہوتا ہے۔

## نقل خط جناب مولوی مشتاق احمد صاحب بن مولیٰ مولوی احمد حسن صاحب کانپوری مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اہل دیوبند کے ہائے میں دریافت فرمایا ہے اس کے ہائے میں میرا اور حضرت والد صاحب مرحوم و مغفور کا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص روحی فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے شیطان کے علم کو زیادہ کہے یا حضرت کے علم کو بہائم و حیوانات کے علم سے تشبیہ دیوے یا میلاد و شریف کے قیام کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ دیوے کا فرقہ خواہ اہل دیوبند ہوں یا غیر اہل دیوبند کسی شخص سے نہیں اگر اہل دیوبند ایسا کریں تو وہ بھی اس حکم سے علیحدہ نہیں ہیں جیسے خلیل احمد ایمٹھوی کی عبارت کے زیادتی علم شیطان کی حضرت کے علم سے صاف ظاہر ہوتی ہے۔ یا حفظ الایمان میں حضرت کے علم کو بہائم و حیوانات سے تشبیہ ہے۔ اشرف علی تھانوی نے ایسے ہی ایک فتویٰ میلاد کے ہائے میں نے دیکھا تھا۔ اس وقت مفتی کا نام محفوظ نہیں۔ اس میں میلاد کے قیام کو کنہیا کے جنم سے تشبیہ مفتی نے دی تھی۔ علاوہ ازیں جو بات کفر کی ہو اس کو اسلام کی بات میں شمار کرنا اور اس پر مسلمانوں کو ترغیب عمل کی دینا صریح کفر ہے۔ آپ نے سنیہ اسمعیل شہید مولوی نے اپنی کتاب "صراط مستقیم" میں لکھا ہے کہ نماز میں خیال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدیہا بدتر ہے۔ گاؤں و خر کے خیال سے نماز میں متفرق ہونے سے پس جب حضرت کا خیال نماز میں گائے اور گروہ کے خیال سے بدتر ہے تو پھر نماز کیسے ہماری ہو سکتی ہے کیونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور قرآن پاک کی کوئی ایسی آیت ہے جو حضرت پر



نازل نہ ہوتی ہوتا کہ اُس کی ولادت سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال نہ آئے اور جب قرآن میں کوئی ایسی آیت نہیں بلکہ پورا قرآن حضرت پر حضرت کی تصدیق کے لئے مجروح بنا کر آتا رہا تو قرآن پاک کے ہر کلمہ الفاظ سے حضرت کا خیال ضرور ہوگا۔ اور یہ خیال اسمعیل کے نزدیک گدھے اور گائے کے خیال سے نہیں ہو سکتا ہے اور جس علمائے دیوبند نے تقوینۃ الایمان پر ترغیب عمل کی دلائی اور اُس کی عمدہ و قابل عمل ہونے پر مہر و دستخط کی ہے۔ غرض کہ ان کی خرافات و ہذلیات کو لکھوں۔

راز مکہ معظمہ مشتاق احمد مدرس مدرسہ صولتیں ۱۵۔ جب ۱۳۳۷ھ

اب انھوں نے حضرت دیوبند سے عاجزا و التجاہ ہے کہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آجائیں۔ زمانہ روشن ہے۔ سستی کی ایک چمک بجلی کی طرح اُن کے تمام غریبوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دے گی۔ اور وہ وقت آچکا ہے کہ مقررہ حقیقت اُن کی تحریر سے لے چوڑے اُلجھے ہوئے حال کے پورے پورے اڑا دیگی۔ چھائی کی ہوا جب گہ سے جنبش کر چکی ہے۔ قریب ہے کہ اُن کے فریب کا دامن اُلٹ جائیگا۔ انکشاف حقیقت سے دنیا کی آنکھیں پر نور ہو جائیں گی۔ تعجب ہے کہ حضرات دیوبند فرماتے ہیں کہ ہماری تحریر غلام کی سمجھ میں نہیں آتی۔ ممکن ہے کہ علمائے فرنگی عمل لکھتے ہوئے ہندوستان کے سربراہان اور وہ اہل علم ہیں اُن کی سمجھ نے بھی قصور کیا ہوا اور انہوں نے اس طرح اپنے اشتہار میں لکھ مارا علاوہ اس کے میں نہیں کہہ سکتا کہ حضرات دیوبند کیسے یورپین آزد و کھتے ہیں جو جسز اُن کے کوئی ہندوستانی سمجھ نہیں سکتا۔ حضرات دیوبند اُس کا فیصلہ آپ ہی کریں۔ جب آپ کی تحریر کسی کی سمجھ میں نہ آئیگی تو کوئی اُس پر عمل کیسے کرے گا۔ مذہبی تحقیقات کا اظہار آپ ایسی ولایتی اُردو میں کیوں کریں جس کے عمل کرنے میں اقلیدس کی رُوح بھی گھبرا اُٹھے۔ کامل انجینیئر وہی ہے جو ایسا سیدھا راستہ بناتے جس میں چلنے والے کو راہبر کی ضرورت نہ ہو۔ تحریر کا منشا ہمیشہ ہی ہوتا ہے کہ پڑھنے والا سمجھو ایسا سمجھ جائے کہ شبہ باقی نہ رہے۔

تقریب کی غرض ہمیشہ ہی ہوتی ہے کہ حق والے مطالب سے پوری طرح واقف ہو جائے۔ حضرت دیوبند آپس کی تحریر اور تقریر دونوں اس قاعدے کے خلاف ہیں نہ ہایت افسوس ہے کہ آپ اپنے ناموں کو علماء کی فہرست میں درج کرتے ہیں اور دوسرا درو ایسی بھی نہیں لکھ سکتے جو غلام کی سمجھ میں کامل طور سے آجائے۔

المشتہ محمد یعقوب پختی والے ۲۳ رام موہن گھوس لین۔

مکتوب گرامی راس الفضل رئیس الحکماء مولانا حکیم سید برکات احمد  
لکھنؤ کی قدس سرہ العزیز

اما بعد۔ اصحاب دیوبند کے بعض مذاہب اب السنۃ والجماعت کے مخالف ہیں وہ یہ ہیں۔ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے (۲) اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیے (۳) اور سید نبی علیہ السلام امعاذ اللہ منہ اللہ کے سامنے چارے زیادہ ذلیل ہیں (۴) اور شیطان کا علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے شیطان کا علم محیط نص سے ثابت ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم محیط نص سے ثابت نہیں (۵) مولود شریف اور ذکر ولادت کو جمیع بدعات سے خالی ہو جائے نہیں۔ اور یا رسول اللہ کہنا مطلقاً ممنوع ہے۔ اسی طرح اور بھی ان کے عقائد فاسدہ ہیں۔ تین عقیدے اول کے مولوی اسماعیل صاحب نے "تقوینۃ الایمان" اور

ایضاح الحق میں لکھے ہیں۔ اور چونکہ مسئلہ مولوی خلیل احمد صاحب بہار پوری نے اپنی کتاب براہین فاطمہ میں درج کیا ہے۔ پانچواں مسئلہ مولوی رشید احمد صاحب فتنہاوی رشیدیہ میں لکھا ہے۔ یا رسول اللہ کہنے کو یہ لوگ مطلقاً منع کرتے ہیں۔ حالانکہ مطلقاً منع نہیں۔ تشہد میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ اٰلِہٖ وَسَلَّم بَصِیغۃً بذا و خطاب دار ہے اور نرمی کے کتاب الدعوات میں موجود کہ جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعمیٰ کو یہ دعا تعلیم فرمائی تھی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتُوْجِّہُ اِلَیْکَ بِمَدِیْنَتِکَ مُحَمَّدٍ رَّبِّیْ الْمَوْحِیۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتُوْجِّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِی حَاجَتِیْ طَلَبُ الْخَيْرِ جَمْعُہُ لَیْسَ اِلَیْکَ مِنْ جَمْعِہُ



سوال کرتا ہوں اور میری طرف توجہ کرتا ہوں بطریق تیرے بنی محمد مجسم رحمتی کے لئے جو بادشاہ کی  
 منوجہ ہوتا ہوں بذر بعیر آپ کے اپنے رب کے حضور میں اپنی حاجت برائی کے لئے جس میں صاف  
 لفظ یا تمہید موجود ہے یہ کہہ کر ناجائز ہو سکتا ہے اور اگر کوئی شخص اسلام میں ایک بار رسول اللہ یا نبی  
 خیال پڑے کہ ملائکہ اس مملوۃ کو ڈرو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش کرتے ہیں تو کیونکر  
 ناجائز ہوگا۔ غرض جس شخص کے یہ عقائد ہوں اسے مطلقاً توبہ کرائی جاوے۔ اور تا وقتیکہ ان  
 عقائد سے تائب نہ ہو۔ اس کے پیچھے ناز ناجائز ہوگی۔ اور مسلمانوں کو چاہیے کہ ایسے عقیدہ  
 والے سے احتیاط رکھیں۔ اس کے بیان کئے ہوئے مسائل پر عمل نہ کریں۔ تا وقتیکہ کسی حنفی  
 المذہب عالم متوسل العقائد سے دریافت نہ کریں۔

اور مسئلہ علم غیبیہ اس طرح عقیدہ رکھنا چاہیے کہ مسلم الخیرۃ الشہادۃ اللہ تعالیٰ  
 ہے اور علم غیب بالذات شخص ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہے اور اس نے جناب نبی کریم صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم اتنی مخیبات کا عطا فرمایا ہے کہ احاطہ بشری سے خارج ہے مسلم  
 ما کان وما یکنون (جو کچھ ہوا اور جو کچھ آئندہ ہوگا) اور علم لوح و قلم اور علم جنت و نار اور  
 علم قیامت کے یہ سب مخیبات ہیں۔ علم الی کا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا فرمایا  
 ہے مگر یہ سب علوم اللہ کے علم کے سامنے وہ نسبت بھی نہیں رکھتے کہ قطرہ یا نسبت دریا  
 کے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم متناہی  
 اللہ تبارک تعالیٰ کا علم علم غیب ہے اور یہ علم علم بالمخیبات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم بالذات  
 ہے اور یہ علم بالعرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ہے اور یہ علم حادث ہے غرض شرع میں  
 علم الغیب شخص ساتھ اللہ جل جلالہ کے ہے اور خاصہ پروردگار عالم ہے اور شرع اسکی  
 رخصت نہیں دیتی کہ علم الغیب یا عنافۃ بجز خداوند تعالیٰ کے اور کسی علم میں استعمال کیا جاوے  
 اسی وجہ سے پہنچے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو علم بالمخیبات کہا جائے نہ بطریق  
 غیب بالعرض کہا جائے۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم بالمخیبات ہے معلوم  
 اللہ اور معلومات الہی صلی اللہ علیہ وسلم مساوی نہیں ہے بعد علم اللہ کے۔ علم الہی صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کا مزہ ہے۔ جیسا کہ دیوبندی خیال کرتے ہیں کہ علم شیطان کا علم نبی اکرم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے اور نبی کریم کو علم پس دیوار نہیں ہے۔ العباد بالشر منہ سب  
 مسلمانوں کو عقیدہ علم غیب میں رکھنا چاہیے۔ واللہ اعلم بالصواب۔  
 نقل ہر (برکات احمد حنفی مذہبنا خیر آبادی تلمذ  
 ہر نگری بہاری و لانا التوکی نزیلا  
 المشرع عبد الرحمن مارواڑی نمبر ۱۵ کراس اسٹریٹ کلکتہ۔

## نقل عباد اجنب عالم باعل صوفی بدل حلقا اسی مولانا رضا علی صاحب

حنفی نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

بشیر المذہب التلمذ للشریخ حادرا و صلیبا سوال مولوی ساجد دہلوی و  
 دہلوی سخت دہلوی در عقائد چکودہ اندو مال تصانیف ایشان عن تقویۃ الایمان و مسائل الدین  
 حاتمہ مسائل و صراط المستقیم و توبہ العیسیٰ فی الاصلاح الحق و غیرہ چکودہ است موافق عقائد اہلسنت  
 دنیا خلاف آن بینوا التوحید و اہل جواب۔ احوال مولوی سخت دہلوی شہور بالہما جریہ ہے کہ انکی  
 ماتہ مسائل و مسائل اربعین جو تالیف ہوئی ہے اس میں اول تو آپس میں بابا مخالف ہے اور اکثر  
 مسائل ان دونوں کے خلاف عقائد اہل سنت و جماعت ہیں چنانچہ رد مسائل اربعین میرے پیرو  
 مرشد حضرت شاہ احمد سعید بن ابوسعید الدہلی نقشبندی المتطہری نے لکھا ہے وہ میرے پاس  
 وجود ہے۔ نام اس کا تحقیق الحق المسبب فی بوسۃ مسائل اربعین ہے۔ مدنیہ شریف میں میں نے اس  
 دیکھا ہے حضرت صاحب موصوف سے مجھ کو ملی ہے اور رمانہ مسائل بہت لوگوں نے لکھی ہے چنانچہ  
 ایک رد شاہچہان آباد میں ہوئی ہے اور مطبوع بھی ہوئی ہے اور ایک کتاب مسیحی متعلقہ مسائل و حاتمہ  
 مسائل میں چھپی ہے۔ اور مولوی مخصوص اللہ صاحب پسر مولوی رفیع الدین صاحب دہلوی برادر  
 مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ انہوں نے بھی ردائے مسائل اور عقاید کی لکھی ہے اور  
 رد تقویۃ الایمان مولوی ساجد دہلوی بھی لکھی ہے اور نام اس کا "میرۃ الایمان" رکھ ہے مجھ سے  
 مولوی مخصوص اللہ صاحب دہلی میں ملاقات ہوئی میں نے پوچھا کہ در باب مولوی ساجد دہلوی  
 آپ کیا فرماتے ہیں۔ کہا کہ اسکو ہم لوگوں نے بہت سمجھا یا نہیں مانا اور جتنا ہندوستان میں فتنہ  
 لے رہا ہے مولانا فضل رحیم دہلوی کی اس مکتوبہ کتاب ہے ۲



پھیلا ہے اسی کی ذات سے پھیلا ہے۔ انتہی اور کتاب تحقیق الحقیقت کہ اس کا نام تاریخی ہے۔ احوال میں مولوی اسماعیل اور مولوی اسحق دہلوی کی تالیف ہوئی ہے اور طبوع مطبع مجبونی ہے اس کے صفحہ (۱۳) میں یہ لکھا ہے۔ مولوی مخصوص الشرفہ کہ اس کا رسالہ تقویت الایمان عمل نامہ بڑی اور بکاڑ کا ہے اور بنانے والا فقہ کا ہے اور غمخوار غمخواری اور غمخواری ہے۔ حق اور سچ یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں یہ دو شخص مولوی اسماعیل اور مولوی اسحق ایسے پیدا ہوئے کہ دونوں کے امتیاز اور فرق نہیں ہوا۔ حیثیتوں کا اور اعتقادوں اور اقداروں کا اور نسبتوں اور اضافوں کا نہ رہا اللہ تعالیٰ کی بے پڑائی سے چٹن گیا تھا مانند قول مشہور۔ ح۔ کہ غمخوار شب و کئی زندگی۔

ایسے ہی زندگی ہو گئے۔ انتہی۔ اور اسی تحقیق الحقیقت کے صفحہ میں لکھا ہے کہ مولوی مخصوص الشرفہ کا کہ جسے عم بزرگوار میرے اخی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب نابینائی سے مخدوم ہو گئے تھے اسکو یعنی تقویت الایمان کو سنا فرمایا کہ اگر میں بیاباؤں سے محذور نہ ہوتا تو تحفہ اثنا عشریہ کا سا اس کا بھی رو لکھتا انتہی۔ اور بھی مادہ مسائل اور مسائل زمین میں بہت سی باتیں خلاف عقائد اہلسنت کے لکھے ہیں اور اکثر علماء کے دستخط اور ہر اوپر غلط اور تحریفات مسائل اربعین کے ہوئی ہیں۔ صفحہ ۲۳ تحقیق الحقیقت میں اسامی اُن علماء کے موجود ہیں۔ اخی مفتی صدر الدین صاحب مولوی مخصوص الشرفہ صاحب مولوی حضرت احمد سعید صاحب مجددی لفظ بندی و حکیم امام الدین خان صاحب مولوی سید محمد صاحب مدرس اول و مولوی دیدار بخش صاحب مولوی کریم اللہ صاحب مولوی سن الزمان صاحب قاضی محمد علی صاحب مولوی احمد الدین صاحب مولوی فرید الدین صاحب مولوی محمد عمر صاحب و مولوی عبدالرحمن صاحب غیر ہم اور دریا بے لوی اسماعیل دہلوی کے حضرت پیر شاد میر حضرت شاہ احمد سعید صاحب نے بھی رد تقویت الایمان لکھی ہے اور مولوی صدر الدین صاحب نے بھی لکھا ہے۔ "فتنی المقل" اور علماء بریلی نے بھی لکھا ہے اور رد تقویت الایمان کا۔ مسئلہ بہ تصحیح الایمان" اور علماء رامپور نے متعدد رد تقویت الایمان لکھی ہیں علماء کثرت و حیدر آباد و مدرس اس نے بھی رد لکھی ہے چنانچہ صفحہ ۱۱ تحقیق الحقیقت میں مذکور ہے اور مولوی سلطان

راہی افیاز و دیگران سے اللہ کے چہن بابا اور علم کو لکھنے کے سینہ سے اُٹھایا گئے انہی علماء سے لکھے گئے ملاقات ہوئی۔ اور مولوی خرم علی صاحب کا رسالہ نصیر المسلمین پر عمل کرنا بھی گمراہی ہے۔

کئی نے رد تقویت الایمان لکھی نام اس کا "تنبیہ الخیر" اور حاجی مولوی سید حکیم خسر الدین نے آبادی نے بھی بالفعل چند عرصہ ہوا کہ رد تقویت الایمان سبھی بہ "ازالۃ الشکوک" لکھا ہے اور مولوی فضل حق خیر آبادی نے مولوی اسماعیل کو کافر لکھا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جو اُن کو کافر نہ جانے وہ کافر ہے اس واسطے کہ یہ شخص بڑا ہے ادب ہے۔ دریا بے لوی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقویت الایمان میں لکھا جو کچھ لکھا انتہی۔

اور مولوی صدک علی صاحب تافوتی نے رد تقویت الایمان لکھا ہے اور نام اُس کا تقویت الایمان ساتھ فدک یعنی فوت کرنے والا ایمان کا۔ لکھا ہے اس واسطے کہ وقت تالیف کے مولف تقویت الایمان کی قلم سے مسودہ میں تقویت الایمان ساتھ فدک لکھی گئی و ہذا النقل مشہور و مرقوم فی الرسائل و حضرت پیر شاد صاحب سے میں نے دریا بے لوی اسماعیل دہلوی سے پوچھا۔ مدینہ شریف میں فرمایا کہ اُن کو کہیں نے اور تمام علماء نے نے جامع مسجد ملی میں قائل کیا۔ انہوں نے اقرار کیا کہ تقویت الایمان میں اصلاح دے دوں گا اور قائم تو نہ کیا میں حضرت فرماتے تھے کہ میرے حضرت پیر و مرشد کہا کرتے تھے کہ جس قدر بے دینی اور بد اعتقادی اور ضادین محمدی ہندوستان میں جو مولوی اسماعیل کی ذات سے ہوا۔ اور علماء حرمین نے اُن کے کفر پر اور بدحوالیاب نجدی کے کفر پر فتوے لکھے ہیں جو اکثر مطبوع ہو گئے ہیں۔ نقوڑی سی تحفہ محمدیہ شرح رد فرقہ مرتد بین طبوع ہنگوڑ اور بمبئی میں انگریز مندرج ہیں۔ اور بہت عقائد اُن کے باطلہ لکھے ہیں اور لکھا ہے اس میں اور اور کتب میں کہ عقائد مولوی اسماعیل دہلوی بڑا کتاب التوحید نجدی کے ہے اور تقویت الایمان ان کی لاقی انہل بالفعل کتاب التوحید نجدی ہے۔ اور فقیر کا تب حروف کا تجربہ ہے کہ جہاں تقویت الایمان کا چرچا پھیلا بس جوتی پیرا جلی خدا چلنے کس وقت منحوس میں تالیف ہوئی ہے اور نشان و ہامیہ کا اعتقاد تقویت الایمان اور صراط المستقیم اور تنویر العینین مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل اربعین اور ماتہ مسائل مولوی اسحق دہلوی ہے اُس کے سیر سے کارستانیوں اُن کی معلوم ہوتی ہیں اور تحقیق الحقیقت وغیرہ میں بہت احوال ان دونوں صاحبوں کے مندرج ہیں۔







علوم عربیہ کی تعلیم کے ساتھ ساتھ حفظ قرآن کے انتظام کی بھی ضرورت محسوس کی گئی۔ اور اس مقصد کے حصول کیلئے قریب کی ایک مسجد میں انتظام کیا گیا۔ اس خدمت کیلئے قبلہ استاذ العلماء کے ایک قلمی مرید جناب حافظ محمد اعظم صاحب کو مقرر کیا گیا۔ جامعہ کے مفادات اور تبلیغی سرگرمیوں میں گدو لوہ کے عجم و فخر پوری دلچسپی سے حصہ لیتے ہیں۔

**جامعہ کا تعمیری پروگرام**

برآمدے کے سوا کچھ زبانی اب خدا کے فضل و کرم سے جامعہ کی عظیم الشان بہترین عمارت ہے۔ ان تمام خدمات کا سہرا منظر استاذ العلماء الحاج صاحبزادہ محمد عبدالحق مدظلہ کے سر ہے جب کوئی مستقل آمدنی نہ ہو تو سالانہ محدود ہوں۔ تو ایسے وقت میں اعداد کی ویرش سے جو مسئلے ٹوٹ جاتے ہیں۔ مگر صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب کا حوصلہ قابلِ داد ہے کہ انہوں نے باوجود مصائب کی آندھیوں کے روفی بزم میں کئی آنے دی اور یہ انہی کے جینی جذبہ کا ثمرہ ہے کہ آج ہندیال کے دیگر اداروں میں علم کے حیرن گلاب کھل رہے ہیں۔

ہواقتی تند و تیز لیکن چراغ اپنا بخلا رہا تھا وہ مرد درویش جس کو حق نے یا تھا اندازہ خسرانہ اب تک جامعہ سے کثیر تعداد فضلہ فارغ ہو کر مشہور وظائف پر تدریسی اور تبلیغی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ یہاں سب کا ذکر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ان میں سے چند ایک کی فہرست پیش کی جاتی ہے۔

- (۱) الحاج صاحبزادہ محمد عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ امدادیہ مظہر بنیدیل شریف (۲) مولانا الحافظ ابو الفتح محمد الشہنشاہ صاحب مہتمم شمس العلوم مظفریہ ضویہ وال پچھال (۳) مولانا محمد شرف صاحب سیالوی (۴) مولانا حافظ غلام محمد صاحب تونسوی (۵) مولانا پیر محمد صاحب چترالوی مہتمم مدرسہ غوثیہ میمنیہ پشاور (۶) مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شرف لاہوری صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ اشاعت احیاء کمال (۷) مولانا عطاء محمد صاحب قادری (۸) مولانا محمد فضل سبحان صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ قادریہ بغدادیہ مردان (۹) مولانا ابوالوفا غلام رسول صاحب سیدی

صدر مدرس دارالعلوم جامعہ نعیمیہ لاہور (۱۰) مولانا غلام محمد صاحب خطیب سندھ قیصر (حیدر آباد) (۱۱) مولانا فارسی جان محمد صاحب مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور (۱۲) مولانا حافظ محمد رمضان خطیب گوجہ (۱۳) مولانا شیخ احمد صاحب چنیوٹ (۱۴) مولانا حافظ محمد حنیف صاحب خطیب بغدادی جامع مسجد قائد آباد (۱۵) مولانا عبداللہ صاحب (۱۶) مولانا محمد منظور احمد صاحب خطیب ہدر مر مدرس مدرسہ نور الاسلام حافظ آباد (۱۷) مولانا محمد شہباز خان صاحب مرحوم سابق صدر مدرس مدرسہ حسینیہ ضویہ شاہوالہ ضلع سرگودھا (۱۸) مولانا صاحبزادہ نور سلطان صاحب قادری مہتمم مدرسہ انوار باجوہ بکر (۱۹) حضرت صاحبزادہ سعید غلام حبیب صاحب مسجد نشین و ٹچہ شریف مولانا صاحبزادہ محمد جمال الدین صاحب کاشمی آستانہ عالیہ خواجہ آباد شریف (۲۰) مولانا حافظ شاہ محمد صاحب شادیہ (۲۱) مولانا حافظ محمد فیروز الدین صاحب خطیب مین مسجد کراچی (۲۲) مولانا محمد امام الدین خطیب اعظم منڈی چوٹرکانہ (۲۳) مولانا عطاء محمد متین مدرس جامعہ نظامیہ ضویہ لوہاری دروازہ لاہور۔ (۲۴) مولانا محمد رفیق مدرس مدرسہ حسینیہ ضویہ شاہوالہ۔ ضلع سرگودھا (۲۵) مولانا مقصود احمد صاحب خطیب جامع مسجد حکیمہ سادھوال لاہور (۲۶) مولانا صوفی احمد علی (۲۷) مولانا محمد شریف ضیائی (۲۸) مولانا محمد یوسف مدرس دربار پیر صلاح الدین (۲۹) مولانا محمد اکرم سیالوی (۳۰) مولانا محمد رفیق چشتی (۳۱) مولانا عبدالرشید قریشی (۳۲) مولانا محمد نواز (۳۳) مولانا محمد رفیق حسینی (۳۴) مولانا محمد یوسف وغیرہ۔

اس قلیل عرصہ میں اتنے فضلاء کرام پیدا کرنا اصل حضرت قبلہ فقیر العصر استاذ العلماء کا روحانی توجہ ہی کا نتیجہ ہے۔ ورنہ بغیر وسائل کے اتنے عظیم کام کا سر انجام پانا بڑا شہرہ معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ان میں حضرت استاذ العلماء علیہ الرحمۃ کے تلمیذ رشید حضرت اعلیٰ مولانا عطاء محمد صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ کی انتھک مساعی اور قابلِ قدر خدمات نیز حضرات صاحبزادگان کے قابلِ ستائش خلوص کا ثمرہ ہے۔



جس نے اس ریگزارِ فضا کو علمی گلابوں سے بہکا دیا ہے۔ جامعہ کے اس شخص اور تعبیری کام کی نظیر دہرے نہیں ملتی اس مقولے سے عرصہ میں جامعہ کی تدریسی زندگی نے اہل سندس کو بے شمار مدرسین عطا کئے کتب معنویات اور فنون عربیہ کی منتہی کتابوں کی تعلیم اب مدارس سے ناپید ہوئی جا رہی ہے۔ یہ افتخار صرف "دارالعلوم جامعہ امدادیہ مظہریہ" ہی کو حاصل ہے کہ اس میں معقول و منقول کی ہر باب میں علی و میرا کمال تعلیمی جاتی ہے اور اب دو سالہ حدیث شریف کا بھی اجرا کر دیا گیا ہے۔ اس تحریک فیض کی روح رواں اشدالاساتذہ حضرت علامہ مولانا عطاء محمد صاحب حشتی ہیں جو اندر تدریس میں عظیم المثال ہیں۔ ہر کتاب کو مطالعہ کر کے پڑھانا ان ہی کا حصہ ہے۔ حالانکہ کئی سال تدریس فرماتے ہوئے گذر چکے ہیں۔

اللہم متعنا بقیوضاته العالیۃ الی قیام الساعة۔

## منہ کا تیکلا

حضرت مولانا الحاج محمد شمس الدین صاحب قصودی فردوسِ نیریز مریدی کے (شیخوپورہ)  
مولانا محمد نور قادری تاجِ کتب دارالعلوم مظہریہ امدادیہ بنیال۔ (سرگودھا)  
مولانا غلام رسول سعیدی صدر مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو۔ (لاہور)  
مولانا صاحبزادہ ابوالعطا محمد ظہیر اللہ صاحب ناظم مکتبہ نعیمیہ بصیر پور  
رضوی مکتب خانہ۔ اردو بازار لاہور۔ (ساہیوال)  
مکتبہ حامدیہ۔ مکتبہ نبویہ گرج بخش روڈ لاہور۔  
جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ۔ لاہور۔  
مولانا محمد شمس الدین نقشبندی مجددی "المصطفیٰ" رضویہ شریٹ کلفٹن  
کالونی لاہور نمبر ۱۸۔

مکتبہ رضوانیہ حبیب مریدی کے (شیخوپورہ)



# مطبوعات مکتبہ رضویہ

102  
15  
87  
24

حاشیہ مولانا احمد حسن کانپوری علی حمد اللہ شرح سلم

۲۲۵

نام حق مع حاشیہ فضل حق از محمد عبد الحکیم شرف قادری

۲۶۰

الکافی شرح ایساغوجی از مولانا فضل حق رامپوری

۲۶۰

اقامة التیامہ از امام احمد رضا بریلوی

۲۶۰

الحجة الفائحة " " " " " "

۲۶۰

ایذان الاجر " " " " " "

۲۷۵

رادالقعط و الوباء " " " " " "

۲۹۰

النيرة الوضیہ " " " " " (زیر طبع)

۲۹۰

فیض عطا ، شرح کریمہ از مولانا محمد رفیق چشتی ( " )

( " )

سیف العجبار از مولانا فضل رسول بدایونی

۳۰۰



ملنے کا پتہ

مولانا محمد منشا تابش قصوری ، فردوس ٹینریز مرید کے (شیخو پورہ)

مکتبہ رضویہ ، محلہ اجنت گڑھ ، مکان نمبر ۱۱۱ - انجن شیڈ ، لاہور

طباعت سرورق دین پریس لیٹڈ ، لاہور